ننگِ دین
ننگِ وطن

4404

پروفیسر فیّاض کاوش

4404

برکاتی پبلشرز

ایم۔۳۹، اقبال کلاتھ مارکیٹ بولٹن مارکیٹ کراچی

Marfat.com

ننگِ دین
ننگِ وطن

از

پروفیسر فیاض کاوش

ناشر

برکاتی پبلشرز

ایم ۳۹۔ اقبال کلاتھ مارکیٹ بولٹن مارکیٹ کراچی ۲

Marfat.com

87729

اشاعت ۳۵

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ

نام کتاب ـــــــ ننگ دین
ننگ وطن

مصنف ـــــــ پروفیسر فیاض کاوش

ناشر ـــــــ برکاتی پبلشرز۔ کراچی

طابع ـــــــ ضیاء الدین پبلیکیشنز کراچی

طباعت ـــــــ بار اوّل اکتوبر ۱۹۸۷ء

قیمت ـــــــ 20/-

تقسیم کار

و مکتبہ قاسمیہ برکاتیہ
شارع مفتی خلیل خان حیدرآباد سندھ

و ضیاء الدین پبلیکیشنز
جی۔ کے ۷، ۱/۴، نزد شہید مسجد کھارادر کراچی ۲
فون :- ۲۳۰۳۹۵

Marfat.com

ذخیرہ
جلیل احمد شرقپوری نقشبندی ... لاہور پاکستان

ننگِ دین
ننگِ وطن

- سیّد احمد بریلوی اور
- مولوی محمّد اسمٰعیل دہلوی

کی سچّی تصویر غدّاری تاریخ کے آئینے میں
حقائق کی عکّاسی ——
"انگریز دوستی" اور "مسلم کشی" کی
خونچکاں داستان ۔

Marfat.com

فہرست مضامین

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۱	تعارف	۷
●	مسلمانوں کی یکجہتی کا سنہرہ دور	۱۱
●	انگریزوں کی سوداگری	۱۴
۲	سنیتوں کی سو فیصد اکثریت	۲۱
۳	تقویت الایمان کی ہلاکت خیزی	۲۴
۴	خلاصۂ کلام	۲۵
۵	دین فروش علماء سُو کی کج روی	۲۷
●	وہابیوں کے کمانڈر انچیف مولوی اسمٰعیل دہلوی	۲۹
۶	اسمٰعیل پر بزرگوں کا عتاب	۳۲
۷	اسمٰعیل کیخلاف علمائے ہند کا متحدہ محاذ	۳۵
۸	ایک سوال کا جواب الجواب	۳۷
۹	شکست ساز	۳۸
۱۰	لندن مشن کی کامیابی بدمعاونت وہابی	۴۰
۱۱	لندن مشن کا دوسرا مرحلہ	۴۲

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
•	وہابیوں کے پیر و مرشد سید احمد رائے بریلوی	۴۴
۱۲	سید احمد کی داستان غداری	۴۵
•	وہابی بے ایمان اور برٹش پلان	۴۸
۱۳	آغاز سفر — برائے — سقر	۵۱
۱۴	ہندی نجاست اور نجدی نجاست	۵۱
۱۵	عامۃ المسلمین سے بغاوت	۵۴
۱۶	سکھوں کے خلاف، جہاد کا جھانسہ	۵۷
۱۷	شیخ نجدی کا تازہ ایڈیشن "شیخ ہندی"	۶۲
۱۸	وہابی سٹیٹ کے قیام کی ضرورت	۶۵
۱۹	انگریزی گٹھ جوڑ سے انکار	۶۷
۲۰	اعتراف حقیقت	۷۰
•	ملت اسلامیہ سے غداری انگریزوں کی خدمت گزاری	۷۳
•	صلیب کی بھینٹ	۷۷
۲۱	مسلم کش "پادری" اور انگریز کی مہمان نوازی	۷۹
۲۲	ہندو راجہ کی مجاہد نوازی	۸۲
۲۳	بدھو کی عقلمندی	۸۴
۲۴	آپ کا غلام ہری رام	۸۴
•	پیری مریدی کا ڈھونگ۔ سرحد میں ہڑبونگ	۸۶
۲۵	سید صاحب کی امارت کا قیام	۸۹

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
۲۶	سید صاحب کی خلافت و امامت کا اعلان	۹۲
۲۷	سکھوں سے جہاد کا مکر۔ سرحد کے سنی مسلمانوں سے ٹکر	۹۶
●	وہابی مجاہدوں سے سرحدی پٹھنوں کی اعتقادی جنگ	۹۹
۲۸	مسلم کش جہاد میں ہندوؤں کی معاونت	۱۰۴
۲۹	شیعوں سے پیار	۱۰۹
۳۰	مسلمانوں کے خلاف وہابی جہاد	۱۱۰
۳۱	مسلمانوں کا مال سید صاحب کے لئے مال غنیمت تھا	۱۱۲
۳۲	سردار سلطان محمد خان سے جہاد	۱۱۲
۳۳	انگریزوں اور سکھوں کے مشترکہ دشمن	۱۱۳
۳۴	سکھوں سے زیادہ خطرناک سنی حنفی مسلمان	۱۱۷
۳۵	زبردستی نکاح بیوگاں	۱۲۰
۳۶	اپنی عورتوں کے سلسلے میں سید صاحب کی مصلحت کونسی	۱۲۴
●	مسلمانوں سے آخری جہاد	۱۲۶
۳۷	اسمٰعیلی جہاد کا خلاصہ کمال و زوال	۱۳۱
●	قدرت کی سید صاحب سے وعدہ خلافی	۱۳۴
●	انگریز جہاد کے خاطر خواہ نتائج	۱۳۸
●	وہابیت کی سدا بہار خباثت	۱۴۲
۳۸	۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں علماء اہلسنت کا کردار	۱۵۱
●	بے مہر صاحب کی تاریخی خیانت	۱۵۳
۳۹	ایک مغالطہ کا ازالہ	۱۵۸
●	تاریخ کا المیہ	۱۶۱
۴۰	مولانا فضل حق خیرآبادی	۱۶۵

Marfat.com

تعارف

فاضل مصنف پروفیسر فیاض احمد خاں کاوش پاکستان کے کہنہ مشق ادیب اور قلمکار ہیں، انہوں نے دینی، ادبی اور تاریخی موضوعات پر قلم اٹھایا ہے۔ ان کی کئی تصنیفات منظر عام پر آکر مقبول ہو چکی ہیں ——— ان کی نگارشات زبان و بیان کی چاشنی کے ساتھ ساتھ دلائل و براہین سے مزیّن ہوتی ہیں ——— ان کی تحریریں بے ساختگی اور بے باکی ہے۔ وہ اقبال کے اس مصرعے کے ترجمان ہیں ؎

ہزار خوف ہو لیکن زباں ہو دل کی رفیق

——— اُن کے یہاں منافقت نہیں، دو رنگی نہیں، مصلحتِ وقت نہیں ——— وہ چھپاتے نہیں برملا کہتے ہیں ——— وہ یک رنگ ہیں ؎

یک رنگی و آزادی اے ہمّتِ مردانہ

پیش نظر کتاب کا موضوع دو ایسی شخصیات ہیں جن کا گذشتہ پونے دو سو سال سے برابر تعاقب کیا جا رہا ہے یعنی ——— مولوی سیّد احمد بریلوی اور مولوی اسمٰعیل دہلوی ——— !

——— ان دونوں حضرات کو ہمارے مؤرخین نے ہیرو بنایا ہے ——— تاریخ پاک و ہند کا یہ عظیم المیہ ہے ——— ان دونوں حضرات کے افکار و خیالات نے عشق و محبّت کی دنیا ویران کی اور ان کی خون آشام تلوار

Marfat.com

نے خون مسلم سے ہولی کھیلی اور دہشت و بربریت کا ایسا ہولناک ماحول پیداکیا
کہ شہید تیغ قتیل پکار اٹھا۔

ہم تو کل قتل ہو چکے غمگیں
دیکھئے آج کس کی باری ہے

یہ ایک تاریخی حقیقت ہے جس کا ذکر نہیں کیا جاتا جس کو چھپایا جاتا ہے۔ اور ان دونوں کو تاریخ کی مقدس ترین ہستیاں بنا کر دکھایا جاتا ہے ــــــ سچ ہے مؤرخ کا قلم بڑا رازدار ہے جس کو چاہتا ہے چھپاتا ہے جس کو چاہتا ہے کچھ کا کچھ بنا کر دکھاتا ہے ــــــ کس کو معلوم نہیں کہ جس صوبہ سرحد میں ان دونوں نے مسلمانوں کا خون بہایا وہاں پاکستان کے حق میں رائے عامہ کو ہموار کرنے میں کتنی دشواریاں پیش آئیں لیکن مؤرخ کے قلم نے نہ جانے کیوں اس فساد کو جو ان دونوں نے صوبہ سرحد میں برپا کیا تھا "پاکستان کا پہلا جہاد" قرار دیا۔ اور تاریخ کو مسخ کر کے رکھدیا۔ ــــــ حقیقت یہ ہے دونوں حضرات نے جس فکر کی تشکیل کی اس کو اسلامی حکومت سے کوئی سروکار نہیں۔ اُس نے اُس قومی حکومت کے لیے راہ ہموار کی جس کا آج بھی بھارت علمبردار ہے ــــــ اس تاریخ سے جو بھی متاثر ہے۔ اس کے دل میں "مشرک ہند" اور "کافر فرنگ" کی جگہ ہے اور نہیں ہے تو عاشق مصطفےٰ کی جگہ نہیں! ــــــ اُن کی تلواریں آج بھی اِس کے خون کی پیاسی نظر آتی ہیں ــــــ بہرکیف وقت آگیا ہے کہ ملتِ اسلامیہ کو ان دونوں کی صحیح تصویر دکھائی جائے۔

فاضل مصنف پروفیسر فیاض احمد خاں کاوش نے ان دونوں حضرات کے چہروں سے نقاب الٹا ہے اور داغ دھبّوں کو دکھایا ہے جس کو دیکھ کر

Marfat.com

حیرت ہوتی ہے۔ اور جن مؤرخوں اور محققوں نے ان چہروں کو حسین بنا کر دکھایا ہے۔ اُن کی شرمناک جرأت پر تعجب ہوتا ہے ــــــ فاضل مصنّف نے دلائل و براہین کی روشنی میں حقائق بیان کئے ہیں اور اس پر مستزاد ان کا دلپذیر اور دلکش طرز بیان ہے۔ جس میں وہ منفرد نظر آتے ہیں ــــــ وہ بات کہتے ہی نہیں، دلوں میں اتار تے ہیں اور دلوں سے رگ رگ میں پیوست کر دیتے ہیں ــــــ ممکن ہے کہ بعض حضرات ان کے جلالِ تحریر کو اچھّا نہ سمجھیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ مولوی سیّد احمد بریلوی اور مولوی اسمٰعیل دھلوی نے جو کچھ لکھّا اور جو کچھ کیا ہے وہ ایسا خوں چکاں ہے کہ جس کے دل میں مصطفٰے کا عشق اور ملت کا درد ہے۔ وہ چیخے بغیر نہیں رہ سکتا۔ ؎

کیا کہوں تم سے بے قراری کی
بے قراری سی بے قراری ہے

ــــــ محبوب سے محبّت کا تقاضا ہے کہ گستاخ و بے ادب سے نفرت کی جائے ــــــ دل کی مسند پہ بیک وقت دونوں نہیں بیٹھ سکتے ــــــ یہاں رقیب روسیاہ کا کیا کام؟ ــــــ یہاں تو رب العلمین اور محبوب رب العٰلمین جلوہ فرما ہیں ــــــ یہاں تو روشنیاں ہیں، ظلمتوں کا کیا کام؟ ــــــ یہاں تو جنون و دیوانگی ہے ہوش و خرد کا کیا کام؟ ــــــ ہاں ؎

"نفس گم کردہ می آید جنید و بایزید ایں جا"

بعض حضرات اتحادِ اُمّت کی بات کرتے ہیں مگر ــــــ اتحادِ فکر کے بغیر اتحادِ اُمّت ــــــ ممکن نہیں ؎

"وائے تمنّائے خام وائے تمنّائے خام"

Marfat.com

جب چہروں سے نقاب اُلٹے جاتے ہیں اور رازہائے سربستہ طشت از بام کیے جاتے ہیں تو غلط کاریوں کو چھپانے کے لئے "اتحاد" کا نعرہ الاپا جاتا ہے ——— ایک اللہ - ایک کتاب، ایک رسول ——— اور نقاب الٹنے والوں کو فتنہ گر ثابت کیا جاتا ہے مگر وہ وقت بھلا دیا جاتا ہے جب اتحاد کا نعرہ لگانے والوں کی نظر میں نقاب اُلٹنے والے بھی کافر و مشرک تھے ——— اُس وقت نہ اللہ ایک نظر آیا، نہ کتاب ایک نظر آئی، اور نہ رسول ایک نظر آیا ——— سچ ہے جب جان پر بنتی ہے تو عقل ٹھکانے آجاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ فاضل مصنف کو اجرِ عظیم عطا فرمائے کہ انہوں نے فکر و نظر کی اصلاح کے لئے خوب محنت کی اور حقائق و واقعات کو مؤثر انداز میں بیان فرما کر آنکھیں کھول دیں۔ مولیٰ تعالیٰ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت سے ہمارے دلوں کو آباد رکھے اور ہم سب کو نعت مصطفےٰ میں رطب اللسان رکھے۔ آمین! ؎

مطرب خوشنوا بگو، تازہ بتازہ نو بنو
چپ نہ ہو ہائے چپ نہ ہو گائے جا گائے جا

Marfat.com

مُسلمانوں کی یکجہتی کا سُنہرہ دور

"وہ لوگ کیا ہوئے وہ زمانہ کدھر گیا"

Marfat.com

شروع شروع جب مسلمان ہندوستان میں آئے تو ان سب کا ـــــ "ایک عقیدہ" ـــــ "ایک مذہب" ـــــ اور ـــــ ایک مسلک تھا ـــــ !!!

طوطی ہند حضرت امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے کلام بلاغت نظام میں مسلمانوں کی اسی یک رنگی کا ذکر فرمایا ہے۔

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اپنی کتاب ـــــ "رد رفافض" ـــــ میں مسلمانوں کی اسی فکری و مذہبی ہم آہنگی کا ذکر کیا ہے اور اس کے جواز میں حضرت امیر کے اشعار پیش کئے ہیں اس کے بعد ایران سے شیعانِ علی کی آمد کا ذکر کیا ہے۔ ہندوستانی مسلمانوں میں ایک علیحدہ یہی پہلا نووارد گروہ تھا ورنہ باقی سارے کے سارے مسلمان ایک ہی عقیدے پر متحد تھے اور جماعت اہلسنت سے منسلک تھے۔ چنانچہ تاریخ گواہ ہے کہ حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کے زمانے سے ۱۲۴۰ھ/۱۸۲۴ء تک ہندوستان کے مسلمانوں میں صرف دو فرقے تھے۔

ایک تو ـــــ "اہلسنّت وجماعت" ـــــ اور دوسرا ـــــ "اہل تشیع" ـــــ !! بس ان کے علاوہ اور کوئی تیسرا فرقہ ہندوستان کے مسلمانوں میں تھا ہی نہیں۔ چنانچہ انگریزی عملداری سے پہلے پہلے تمام مسلمان زیارتِ قبور اور ایصالِ ثواب کے قائل تھے ـــــ عرس و عرائس اور مولود شریف کا اہتمام کیا کرتے تھے۔

Marfat.com

—— اکبر بادشاہ جیسے ملحد کے دور میں بھی عید میلاد النبی صلے اللہ علیہ وسلم وہ شان دار جشن عام ہوتا تھا کہ بس دیکھتے ہی رہیئے! شہر کی تمام سڑکوں کو دلہن کی طرح سجایا جاتا تھا —— بیچ میں دسترخوان نعمت بچھایا جاتا تھا —— جس پر ہر خاص و عام پر دعوت طعام کا اذن عام ہوتا تھا ——!

آخری مغل بادشاہ بہادر شاہ ظفر خود اہل سنّت وجماعت سے تعلق رکھتے تھے۔ عید میلاد النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے مبارک موقع پر بڑی دھوم دھام سے لال قلعے میں محفل میلاد شریف کا انعقاد ہوتا تھا۔ —— اور کیوں نہ ہوتا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات والاصفات ہی مسلمانوں کے لئے —— "مرکزِ اتحاد" —— ہے نہ صرف مرکزِ اتحاد ہے بلکہ —— "مرکزِ حیات" ہے! ؎

"قرآن تو ایمان بتاتا ہے انہیں،
ایمان یہ کہتا ہے مری جان ہیں یہ"

چنانچہ محبوب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شدید قسم کی محبت ہی ایمان باللہ کی قوی دلیل ہے ؎

محمد کی محبت دین حق کی شرط اوّل ہے
اسی میں ہو اگر خامی تو سب کچھ نامکمل ہے

اس نکتے کو غاصب انگریز نے خوب سمجھ لیا تھا! چنانچہ آئندہ اس ایک نکتۂ خاص ہی کے تحت عیار انگریز نے مسلمانوں کی یک جہتی کو پارہ پارہ کرنے کے لئے اپنی فسادی پالیسی ترتیب دی! اس سلسلے میں تاریخی حقائق اس طرح واضح اور وافر ہیں کہ کسی کو مجالِ انکار نہیں!

Marfat.com

انگریزوں کی سوداگری

دیارِ مصر میں دیکھا ہے میں نے دولت کو
ستم ظریف پیمبر خرید لیتی ہے

Marfat.com

چنانچہ انگریز جیسی زیرک قوم نے اس نفسیاتی حقیقت کو خوب اچھی طرح سمجھ لیا تھا کہ ــــــ مسلمانوں کی قوت و شوکت کو توڑنے کے لئے ضروری ہے کہ انہیں ان کے مرکزِ عقیدت یعنی ــــــ ذاتِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم سے برگشتہ کر دیا جائے تاکہ جمیعت مسلم از خود پارہ پارہ ہو جائے۔ اس طرح ھر لگے نہ پھٹکڑی ــــ رنگ چوکھا آئے۔

چنانچہ مسلمانوں کو زیرِ دام لانے کے لئے انگریز نے بقول علامہ اقبال یہ نسخہ تجویز کیا ؎

"وہ فاقہ کش کہ موت سے ڈرتا نہیں ذرا
روحِ محمد اس کے بدن سے نکال دو"

انگریز نے مسلمانوں کے دل سے عشقِ رسول اور عشقِ عظمتِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم نکالنے کے لئے ــــــ زرِ کثیر خرچ کر کے ــــــ "ضمیر فروش علمائے سوء" ــــــ کی خدماتِ خبیثہ حاصل کیں ــــــ اور پھر اس لکاؤ مال سے انگریز نے اقتدار کی منڈی میں اپنا فسادی کاروبار پھیلایا ــــ!

چنانچہ مسلمانوں کا شیرازہ بکھیرنے کے لئے ــــــ ان کے مرکزِ اتحاد کو توڑنے کے لئے اور ــــــ عشقِ رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کے تار و پود بکھیرنے کے لئے انگریز کے پٹھو مولویوں کی طرف سے ــــــ "امکانِ کذب" ــــــ "امتناعِ نظیر" ــــــ "علم غیب" ــــــ اور "حاضر و ناظر" ــــــ جیسے نئے نئے مسائل اٹھائے گئے۔ مزید یہ کہ مسلمانوں کو مشتعل کرنے کے لئے اِن لا یعنی مسائل کی اشاعت کے لئے زبانِ طعنہ و تشنیع استعمال کی گئی ــــــ اس طرح ــــــ عقائدِ اہلِ سنت ــــــ کے خلاف گستاخانہ لب و لہجہ کے تیر و نشتر چلائے گئے ــــــ اور

Marfat.com

مسلمانوں کے دلوں کو زخمی کیا گیا۔

—— انتہا یہ کہ "اہل سنّت" کو —— "اہل بدعت" کا لقب دیا گیا —— اس طرح "مسلک حقہ" پر شرک و بدعت کا لیبل لگایا گیا !!

اپنی اپنچ سے یہ نئے نئے مسائل گھڑنے والے گھٹیا ملاّ سارے کے سارے انگریز کے تنخواہ دار اور وظیفہ خوار تھے (جس کے ثبوت میں تاریخی حوالے آگے آرہے ہیں) اُن سب کے سرغنہ امام الوہابیہ —— "مولوی اسمٰعیل دہلوی —— تھے۔ جی ہاں ! —— یہ ایک حقیقت ہے —— —— تلخ حقیقت —— جسے قبول کئے بغیر چارہ نہیں ! ہندوستان میں یہی وہ پہلا شخص ہے جس کی علمی و عملی کوششوں سے —— "جماعت اہل سنّت" —— میں رخنہ پڑا —— مسلمانوں کے اتحاد کا شیرازہ بکھرا —— ! گستاخی و بے ادبی کا دروازہ کھلا —— !!! اس کے نتیجہ میں انگریزی پالیسی کا بول بالا ہوا —— دجل و فریب کا کالا منہ اور کالا ہوا۔ —— چنانچہ خارجی ذہنیت کے حامل لوگوں میں سے کوئی —— "غیر مقلد" —— بنا ! کوئی —— "وہابی" —— کہلایا ! —— کوئی دیوبندی ہُوا۔ نوبت یہاں تک پہنچی کہ ہر معمولی پڑھا لکھا آدمی —— "توحید" —— کے نام پر —— توہین رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم" کرنے لگا —— اولیاء کرام کی عظمت کے نورانی مینار گرانے لگا اور بندگان دین کے ادب و احترام کے پرخچے اڑانے لگا غرضکہ حقائق کی وہ دھول اڑائی گئی کہ ہر چیز دھندلا گئی ! —— یہ شیطانی آندھی اس زور و شور سے بڑھی چڑھی کہ سارے ہندوستان پر وہابیت کا گرد و غبار چھا گیا —— حاصل یہ کہ :-

Marfat.com

بستیوں کو بانٹنے والا جو خط کھنچا گیا
خط کشیدہ لوگ اس کو رہگذر کہنے لگے

لیکن اس دورِ پُر فتن میں ——— "جماعت اہلسنت حنفی بریلوی" ——— سے تعلق رکھنے والے عاشقانِ رسول، بہر حال اسلاف کی ——— "قدیم روش" پر قائم رہے ——— اسلام میں اس ——— "جدید روش" ——— کے خلاف ——— تصدیق و توثیق ایک ایسی ذات والا صفات نے کی ہے۔ کہ کسی کو مجالِ انکار نہیں ——— یعنی مورخ اسلام حضرت علامہ سید سلیمان ندوی صاحب اِس امر کی شہادت دیتے ہوئے لکھتے ہیں :-

تیسرا فریق وہ تھا جو شدت کے ساتھ اپنی ——— "قدیم روش" ——— پر قائم رہا اور اپنے کو ——— "اہل السنۃ" ——— کہتا رہا۔ اس گروہ کے پیشوا زیادہ تر ——— "بریلی" اور "بدایون" ——— کے علماء تھے ——— !"

(حیات شبلی از علامہ سید سلیمان ندوی ص۴۶)

گویا ——— بدایونی اور بریلوی علمائے اہلسنت" ——— ہی وہ دینی پیشوا تھے جو قرونِ اولیٰ کے علمائے اہل سنت کے پیروکار رہتے ہوئے اپنی ——— "قدیم روش" ——— پر قائم رہے اور انگریزوں کی ملی بھگت سے وہابیہ کے اٹھائے ہوئے ——— "نئے فتنوں" کی لپیٹ میں نہ آئے ! اسی کے ساتھ یہ بھی سب کو معلوم ہے کہ علمائے بریلوی و بدایونی کے سربراہ امام احمد رضا خاں صاحب

Marfat.com

بریلوی تھے۔ اپنے دور میں جنہوں نے جدید فتنوں کے خلاف قلمی جہاد کیا۔ چنانچہ علامہ سیّد سلیمان ندوی صاحب کے اس بیان سے مخالفین و منافقین کا یہ الزام بھی پورے طور پر رد ہوگیا کہ ــــ "بریلویت انگریزی دور کی پیداوار ہے"! ــــ بلکہ ثابت یہ ہوا کہ بریلویت تو سختی سے ــــ قدیم روش ــــ پر قائم رہنے والوں کی علامت ہے۔ ــــ سنیوں کی اس قدیم ترین تنظیم کا نام ــــ جماعت اہلسنت ــــ ہے، یہی اسلام کا ــــ سوادِ اعظم (یعنی بڑی جماعت) ہے۔ ــــ اسی کے سربراہ اپنے دور میں ــــ امام احمد رضا ــــ تھے ــــ"!

اس سے قطع نظر مورخ اسلام کے بیانات سے یہ حقیقت بھی کھل کر سامنے آگئی کہ ــــ جماعت اہلسنت ــــ کے بمقابل تمام جدید فرقے بعد کی چیز ہیں یعنی ــــ قادیانیت، ہنوت، نیچریت، پرویزیت، چکڑالویت وہابیت، دیوبندیت اور غیر مقلد (اہل حدیث) وغیرہ سب کے سب اٹھارھویں صدی کے بعد کی پیداوار ہیں اور ان میں سے بیشتر انگریز سرکار کی کاشت ہیں۔ ــــ جن کے خلاف امام اہل سنت نے قلمی جہاد کیا چنانچہ سارے ہندوستان بھر میں صرف اور صرف امام احمد رضا کی ذات تھی جس نے اسلام کے خلاف اٹھنے والی ہر باغیانہ تحریک کا منہ توڑ جواب دیا اور اس سختی سے اس کا رد کیا کہ اسلام کے نام نہاد ترقی پسند اور جدت پسند چیخ اٹھے ــــ اور کچھ نہ بن پڑا تو الٹا امام اہل سنت پہ بدعتی ہونے کا الزام لگا دیا۔ ــــ بدعتیوں کا امام قرار دے کر اس شدت سے ان کے خلاف پروپیگنڈہ کیا کہ اچھا خاصا پڑھا لکھا آدمی بدعت کا علمبردار

Marfat.com

خیال کرنے لگا حالانکہ امام احمد رضا کو بدعت سے دور کا واسطہ نہیں۔

؎ وہ بات سارے فسانے میں جس کا ذکر نہیں
وہ بات اُن کو بڑی ناگوار گذری ہے

امام احمد رضا تو قاطع بدعت تھے وہ تو بدعتیوں کا قلع قمع کر رہے تھے ——— یہ تاریخ کا حتمی فیصلہ ہے۔ مؤرخ اسلام علامہ سید سلیمان ندوی اس کی تصدیق فرما چکے ہیں۔ اور اب دوسرے مشہور مورخ شیخ محمد اکرم صاحب امام احمد رضا کی قدامت پسندی کی تائید کرتے ہوئے لکھتے ہیں :-

"انہوں (فاضل بریلوی امام احمد رضا خانصاحب)
نے نہایت شدت سے قدیم حنفی طریقوں" کی
حمایت کی" "(موج کوثر"——— طبع ہفتم ——— ص ، ۴۰)

اس سے امام احمد رضا کی بدعت دشمنی کی مزید تصدیق ہوگئی۔ غرضکہ امام احمد رضا کی قدامت پسندی کا اس تواتر سے اعتراف کیا گیا ہے کہ اردو ادب کے معروف محقق مالک رام جو ایک بے طرف قسم کی قطعی غیر جانب دار شخصیت ہیں انہیں بھی اپنی تحقیق سے یہی معلوم ہوا کہ چنانچہ وہ امام اہل سنت کے "سخت گیر قسم کے قدیم الخیال" ہونے کی تائید و توثیق کرتے ہوئے لکھتے ہیں :-

جیسا کہ سب کو معلوم ہے کہ بریلی مولانا احمد رضا
خان مرحوم کا وطن ہے وہ "بڑے سخت گیر قسم کے
قدیم الخیال عالم" تھے۔
(نذر عرشی۔ مطبوعہ دہلی ص ۱۳)

Marfat.com

کیا غضب ہے کہ سارے کے سارے مستند مؤرخین تو یہ کہیں کہ
—— "مولانا بریلوی قدیم حنفی طریقوں کی شدت سے حمایت کرتے تھے"
—— وہ بڑے سخت گیر قسم کے قدیم الخیال عالم تھے۔
—— لیکن آج کے باغی وہابی ذہن انہیں پھر بھی —— بدعتیوں کا امام —— ہونے کا الزام لگائیں۔

خرد کا نام جنوں پڑ گیا جنوں کا خرد
جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے

Marfat.com

سُنّیوں کی سو فیصد اکثریت

یہ ایک ناقابلِ تردید حقیقت ہے کہ ہندوستان میں شروع ہی سے سُنّیوں کی اکثریت رہی ہے۔ چنانچہ سنیوں کی سو فی صد اکثریت کا اعلان ایسی مستند ہستیوں نے کیا ہے۔ جن پر کسی مخالف کو مجال اعتراض نہیں ہو سکتی۔ چنانچہ اس سلسلے میں خود مخالفینِ اہلسنت کی معتبر شخصیت ابو الوفا مولوی ثناء اللہ امرتسری سنیوں کی سو فی صدی اکثریت کا اعتراف کرتے ہوئے خود لکھتے ہیں :-

"امرتسر میں مسلم آبادی، غیر مسلم آبادی (ہندو اور سکھ وغیرہ) کے مساوی ہے۔ اسّی سال قبل قریباً ——— "سب مسلمان" ——— اسی خیال کے تھے جن کو آج کل ——— "بریلوی حنفی" خیال کیا جاتا ہے ———"

("شمع توحید" صفحہ ۴۰ از مولوی ثناء اللہ امرتسری، مطبوعہ سرگودھا)

ابو الوفا کے وفادار ——— سُن لو ——— "بریلوی حنفی" ——— مسلمانوں کے علاوہ یہاں کوئی اور دوسرا فرقہ تھا ہی نہیں! یہ مشاہدہ بھی کسی "بریلوی" کا نہیں بلکہ یہ تصدیق ——— امام غیر مقلدین مولوی ثناء اللہ امرتسری نے ۱۹۳۷ء میں کی ہے ——— اور

Marfat.com

اسی کے ساتھ ساتھ اس حقیقت کو بھی ماننا پڑے گا کہ ۱۹۲۷ء سے ــــ اسّی سال پہلے ــــ "۱۸۵۷ء" ــــ تھا ــــ! اور یہ تو سب جانتے ہی ہیں کہ ــــ یہ وہی ۱۸۵۷ء ہے جس کے بعد انگریز نے بکمالِ غداری ہندوستان پر غاصبانہ قبضہ جمایا ــــ اور پھر بکمالِ عیاری ہندوستان کی اکثریتی جماعتوں میں فتنہ و فساد برپا کرا کے انہیں ٹکڑے ٹکڑے کرنے کا ذلیل منصوبہ بنایا ــــ!

جی ہاں! ــــ اس سلسلے میں خود ــــ "سر جان میلکم" ــــ کی رپورٹ ملاحظہ فرمایئے ــــ لکھتے ہیں:۔

"ہماری حکومت کی حفاظت اس پر منحصر ہے کہ جو ــــ بڑی جماعتیں ــــ ان کو تقسیم کر کے ہر جماعت کو مختلف طبقوں میں ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جائے تاکہ وہ جدا رہیں اور ہماری حکومت کو متزلزل نہ کر سکیں۔" (تفصیل کے لئے دیکھئے، ماہنامہ البلاغ کراچی فروری ۱۹۶۹ء۔ مضمون برصغیر کے اسلامی مدارس۔ از شمس الحق افغانی)

"سر جان میلکم" نے ہندوستان کی ــــ "بڑی جماعتوں" ــــ کو ٹکڑے ٹکڑے کرنے کی جو اسکیم پیش کی تھی ظاہر ہے کہ اس کی ساری زد مسلمانوں کی اکثریتی ــــ "جماعت اہلسنت" ــــ پر پڑ رہی تھی! ــــ کیونکہ ہندوستانی مسلمانوں میں ــــ "جماعت اہلسنت" ــــ سے بڑی اور کوئی جماعت تھی ہی نہیں؟ ــــ چنانچہ اسی کو پاش پاش کرنے کی یہ انگریزی سازش تھی ــــ جس کو عملی جامہ پہنانے کیلئے

87729

Marfat.com

کرائے کے ٹٹوؤں کو ایڑ لگا کر آگے بڑھایا گیا ـــــــــ ! اس طرح ایمان کے لیٹروں سے ـــــــــ "صراط مستقیم" ـــــــــ "فتاویٰ نذیریہ" ـــــــــ "ترک اسلام الشبہات" ـــــــــ "فتاویٰ حدیثیہ" ـــــــــ اور "تقویت الایمان" جیسی دشمن ایمان، دل آزار اور زہرہ گداز کتابیں لکھوائی گیئں ـــــــــ اور پھر ان کتب کی نشر و اشاعت کا سرکاری طور پر انتظام کر کے ان کی جگر خراش تحریروں کو انگریزی حکومت کے ذرائع و سائل سے ہندوستان میں عام کیا گیا ـــــــــ جی ہاں ! ــہ

تم کو خود حسن کا احساس نہیں ہے ورنہ
آئینہ سامنے رکھ دوں تو لپسینہ آجائے

چنانچہ آپ کو یہ سنکر حیرت ہو گی کہ :-

"انگریزوں نے کتاب ـــــــــ "تقویت الایمان" ـــــــــ بغیر قیمت کے تقسیم کی"۔

(العلامہ فضل حق خیر آبادی ص ۱۲۵ مقالہ ڈاکٹریٹ از ڈاکٹر قمر النساء عثمانیہ یونیورسٹی حیدر آباد دکن)

آپ کا مطلب ہے کہ انگریزوں نے ایمان کی تقویت کے لئے تقویت الایمان کو ہندوستان بھر میں مفت تقسیم کیا۔ !!

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اس قسم کی کتابوں کی مفت تقسیم سے کیا انگریزوں کو واقعی خدمت اسلام کرنا منظور تھی ـــــــــ ؟؟؟

نہیں ! ہرگز نہیں !!! ـــــــــ

بلکہ حقیقت یہ ہے کہ ایسی کتب کی فتنہ گری ہی کے سبب انگریزوں نے ان کی تشہیر و توسیع میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا ـــــــــ تاکہ ان شر انگیز

Marfat.com

تحریروں کو سب مسلمان پڑھ لیں۔ اور پھر اس کی فتنہ گری سے مستفیض ہو کر آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ دست بگریباں ہو جائیں۔ ——— اور ادھر غاصب انگریز ہندوستان میں بیٹھا چین کی بانسری بجاتا رہے! برٹش راج مضبوط سے مضبوط تر ہوتا رہے۔

اپنے اس "زرین مقصد" کو حاصل کرنے کے لئے انگریز نے اپنی خاص پالیسی کے تحت اس زہریلی کتاب کو اپنے خرچے سے ہندوستان کے گوشہ گوشہ میں پہنچانے کا شیطانی فریضہ ادا کیا تاکہ بھولے سے بھی کوئی بھولا بھالا مسلمان اس زہریلی کتاب کے شر و فساد سے محروم نہ رہ جائے، جی ہاں!

اتنی ارزاں تو نہ تھی درد کی دولت پہلے
جس طرف جایئے زخموں کے لگے ہیں انبار

تقویت الایمان کی ہلاکت خیزی

حضرت مولینا مخصوص اللہ صاحب دلپسر شاہ رفیع الدین رحمۃ اللہ علیہما تقویت الایمان کی فتنہ انگیزی ہی کے سبب اس کو ——— "تفویت الایمان" ——— کہا کرتے تھے۔ یعنی ——— "ایمان کو ھلاک کرنے والی"!!!

(تفصیل کے لئے دیکھئے: مولانا اسمٰعیل دہلوی اور تقویت الایمان ص۱۰۱)

اس کتاب کی ہلاکت خیزی کا اس سے اندازہ لگایئے کہ ———

——— وہابیوں ہی کے مایۂ ناز مؤرخ مولوی محمد جعفر تھانیسری اپنا ذاتی مشاہدہ بیان کرتے ہیں۔

میری موجودگی ہند کے وقت ۱۲۷۸ھ / ۱۸۶۱ء
شاید پنجاب بھر میں ——— "دُمِّ وہابی" ——— عقیدے

کے مسلمان بھی موجود نہ تھے اور اب ۱۲۹۶ھ/
۱۸۷۸ء میں دیکھتا ہوں کہ کوئی گاؤں اور شہر
ایسا نہیں ہے جہاں کے مسلمانوں میں کم سے کم
"چہارم حصہ" ــــــ "وہابی معتقد
محمد اسمٰعیل" ــــــ کے نہ ہوں" (تاریخ عجیبہ)

مولوی محمد اسمٰعیل کتاب تقویت الایمان کے مصنف ہیں۔ چنانچہ مولوی اسمٰعیل دہلوی کے معتقد وہابیوں کی تعداد میں جو اس تیزی سے اضافہ ہوا ــــــ یہ سب "تقویت الایمان" ــــــ کے مضر اثرات ہی کا نتیجہ تھا۔ جسے انگریز سرکار نے اپنے صرفہ خرچہ سے سارے ہندوستان میں پھیلایا تھا۔

"ہوئے تم دوست جس کے اس کا دشمن آسماں کیوں ہو"

خلاصۂ کلام

اک حرف اک طویل حکایت سے کم نہیں
اک بوند اک بحر کی وسعت سے کم نہیں

اب تک جو کچھ لکھا گیا اس کا اختصار یہ ہے کہ :-

★ ــــــ حضرت امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے زریں دور میں ہندوستان میں مسلمانوں کی مذہبی یک جہتی کا بیان کیا ــــــ !

★ ــــــ اس کے بعد حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ نے اپنے عہد میں ہندوستان میں ــــــ "شیعیت" ــــــ کی آمد کی خبر دی !!

Marfat.com

★ ـــــــ امام غیر مقلدین مولوی ثناء اللہ امرتسری نے ۱۸۵۷ء سے پہلے پہلے تک سنّو فی صد مسلمانوں کے عقائد ـــــ "بریلی حنفی" ـــــ ہونے کی تصدیق کی ـــــــ !!!

★ ـــــــ اس کے بعد مولوی محمد جعفر تھانیسری نے وہابیت کے روز افزوں بڑھتے ہوئے سیلاب بلا کی خبر دی ـــــــ !

★ ـــــــ وہابیت کے اس سیلاب بلا کے ساتھ ہی انگریز کی مرضی کے عین مطابق مسلمانوں کی یکجہتی و یک مذہبی کا جنازہ نکل گیا ـــــــ اور اس کے ساتھ ہی ہندوستان میں اسلامی مملکت کا نو سو سالہ سنہری دور تمام ہوا ـــــــ !

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن ۰

اشکوں کی زباں ہو گئی خاموش یہ کہکر
اب کوئی کرے عشق کا اظہار کہاں تک

Marfat.com

دین فروش علماءِ سُو کی کج روی

ایک پروانے کو بھی دادِ جنوں دے نہ سکی
شمع سب کچھ تھی مگر صاحبِ کردار نہ تھی

ہندوستان کے اندر اس پرآشوب دور میں ضرورت اس بات کی تھی کہ انگریز کے روز افزوں بڑھتے ہوئے خطرے کے سدِباب کے لیے رہنمایان قوم متفق و متحد ہو کر کوئی مؤثر تدبیر اختیار کرنے اس طرح ملک و ملت کی صحیح رہنمائی کر کے غاصب انگریز کے قدم جماتے ہوئے اقتدار کو جڑ سے اکھاڑ پھینکتے ——— اسی کے ساتھ مسلمانوں کی متزلزل حکومت کو سہارا دینے کے لئے مجاہدانہ اقدام کرتے جب کہ انگریزوں کی چیرہ دستیوں کو دیکھ دیکھ کر ملک و ملت کا درد رکھنے والے مسلمان اندر ہی اندر پیچ و تاب کھا رہے تھے اور دعائیں کر رہے تھے کہ ——— اے رب العالمین! کوئی مجاہد آئے جو مسلمانوں کا بیڑا پار کرائے! لیکن ؎

اب کوئی خوشبو نہ مانگے پھول سب مرجھا گئے
راکھ بھر دی ہے کسی نے زیست کے گلدان میں

چنانچہ اس دور کی بدبختی یہ تھی کہ ——— ہندوستان میں ہر جگہ ملت فروش مولوی برسرِ کار تھے جن کے سرغنہ سید احمد بریلوی اور مولوی اسمٰعیل دہلوی جیسے غدار تھے! یہ ایک تاریخی حقیقت ہے۔

Marfat.com

ے

جن دوستوں سے ہم کو توقع تھی وفا کی
وہ دوست دل سے نقشِ وفا ہی مٹا گئے

آگے چل کر سکھوں کی آڑ میں ——— "تحریکِ مجاہدین" ——— کے نام سے ہندستان میں جو کچھ فساد برپا ہُوا اس میں انگریز کے ان دونوں پٹھوؤں کی حیثیت لازم و ملزوم کی رہی ہے۔ اس فسادی تحریک کے عقلِ کل تو اگرچہ اسمٰعیل دہلوی ہی تھے مگر ظاہری سربراہ سیّد احمد بریلوی بنے رہے! ——— یہ بھی مہامکاری تھی جس کی مستند تفصیلات آگے آرہی ہیں۔

ے

اندر سے اصولوں کی طرح ٹوٹے ہوئے لوگ
بک جائیں تو دیکھو نہ تعجب کی نظر سے

Marfat.com

وہابیوں کے کمانڈر انچیف

مولوی اسمٰعیل دہلوی

ابھرا نہ ترا حسن خد و خال ابھی تک
تصویر تری قرض ہے تصویر گروں پر

Marfat.com

مولوی اسمٰعیل دہلوی۔ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ کے چھوٹے بیٹے شاہ عبدالغنی رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند تھے۔ ۱۱۹۳ھ میں پیدا ہوئے۔ ان کا خاندان ہندوستان کا سب سے بڑا علمی و مذہبی خاندان تھا۔ ان کے بزرگوں نے ان کو بہت سمجھایا کہ ــــــ تم کافروں کو کلمہ پڑھا کر مسلمان بناؤ ــــــ لیکن نذر و نیاز، عرس و اعراس اور فاتحہ درود کو شرک و بدعت کہہ کر مسلمانوں کو کافر نہ ٹھہراؤ ــــــ مگر محروم ازلی نے اپنے بزرگوں کی ایک نہ مانی ــــــ الٹا گستاخی و دریدہ دہنی کا مظاہرہ کیا۔ اور بزرگانِ دین کی بے ادبی پر اُتر آئے۔ اگر یقین نہ آئے تو خود پڑھ لیجئے:۔

اسمٰعیل پر بزرگوں کی ڈانٹ پھٹکار

"حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے چھوٹے بھائی شاہ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ سے کہا کہ ــــــ میاں تم اسمٰعیل کو سمجھا دو کہ "رفع یدین" نہ کرے۔ خواہ مخواہ فتنہ اٹھے گا۔ انہوں نے جواب دیا کہ ــــــ حضرت میں کہہ تو دوں مگر وہ مانے گا نہیں۔ اور حدیثیں پیش کرے گا۔ اور پھر شاہ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ نے مولانا محمد یعقوب کی معرفت مولوی اسمٰعیل کو کہلوایا کہ تم رفع یدین چھوڑ دو ــــــ خواہ مخواہ فتنہ برپا ہوگا۔ اس پر مولوی

Marfat.com

اسمٰعیل نے جواب دیا کہ اگر عوام کے فتنہ کا خیال
کیا جائے تو اس حدیث کے کیا معنی ہوں گے۔
من تمسك بسنتی عند فساد امتی فله
اجر مائة شهید ٥
جب یہ جواب شاہ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ
کو پہنچا تو انہوں نے کہا کہ: ـــــ بابا ہم تو
سمجھے تھے کہ اسمٰعیل عالم ہو گیا مگر وہ تو ایک حدیث
کے معنی بھی نہ سمجھا۔ یہ حکم تو اس وقت ہے جب کہ
سنت کے مقابلہ میں خلاف سنت ہو"۔

(تفصیلی حوالہ کے لئے دیکھئے:۔ (۱) ارواح ثلاثہ ـــ حکایت ۴۳،
امداد الغربا، سہارنپور ۱۳۷۵ھ (۲) مولانا اسمٰعیل اور تقویت الایمان
از حضرت زید ابوالحسن فاروقی۔

حضرت شاہ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کا مندرجہ بالا یہ بیان مولوی
اسمٰعیل کی عقل و فہم کا مرثیہ ہے۔ ـــــ ذرا سوچیئے تو سہی کہ شاہ
عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ موصوف کے شفیق چچا تھے ـــــ استاد تھے
ـــــ محترم بزرگ تھے، وہ اپنے برادر محترم شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی
رحمۃ اللہ علیہ سے اسمٰعیل کی کج فہمی کا دکھڑا روتے ہوئے کہتے ہیں:۔
"وہ مانے گا نہیں اور حدیثیں پیش کرے گا"
اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اسمٰعیل میں شروع ہی سے اپنے بزرگوں کے
مقابلے میں خود سری بھی تھی۔ اور کٹ حجتی بھی! ٥

Marfat.com

"اُس سے دنیا میں نہیں کوئی زیادہ بدبخت
جو نہ دانا ہو، نہ داناؤں کا مانے کہنا"

سر پھرے مولوی اسمٰعیل کو شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی اور شاہ عبدالقادر رحمہا اللہ تعالیٰ نے نصیحت کی تھی کہ ـــــ "رفع یدین چھوڑ دو خواہ مخواہ فتنہ برپا ہوگا" ـــــ مولوی اسمٰعیل نے اپنے بزرگوں کی نصیحت پر عمل کرنے کے بجائے ستم بالائے ستم یہ کیا کہ ـــــ "تقویت الایمان" ـــــ جیسی ایمان سوز کتاب لکھ کر مستقل فتنہ و فساد کا دروازہ کھول دیا ـــــ !!!

تقویت الایمان

ـــــ "تقویت الایمان" ـــــ ابن عبدالوہاب نجدی خارجی کی بدنام زمانہ ـــــ "کتاب التوحید" ـــــ کا چربہ ہے ـــــ ! اسمٰعیل دہلوی نے ـــــ "کتاب التوحید" ـــــ کو سامنے رکھ کر ہی اپنے باغیانہ عقائد و نظریات کو ترتیب دیا ہے ـــــ بالکل ابن عبدالوہاب نجدی کی نہج پر ـــــ ! حتّٰی کہ تقویت الایمان میں زبان و بیان کی یکسانیت سے لے کر عنوانات و مضامین کی ترتیب و تدوین بھی وہی ہے جو کتاب التوحید میں ہے (تفصیلات کے لئے دیکھئے ،۔ ـــــ "مولانا اسمٰعیل اور تقویت الایمان"۔ از حضرت زید ابوالحسن فاروقی)

ـــــ تقویت الایمان ـــــ میں شروع سے آخر تک بس دو ہی مضامین نظر آتے ہیں :

(۱) سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی تذلیل و توہین !
(۲) کفار و مشرکین کے حق میں نازل ہونے والی قرآنی آیات کو مسلمانوں پر

Marfat.com

چسپاں کر کے انہیں بے دریغ کافر و مشرک قرار دینا۔!

اس طرح تقویت الایمان میں تمام صالحین و بزرگان دین سے لے کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک کی مقدس ہستیوں اور نورانی شخصیتوں پر کیچڑ اچھالی گئی ہے۔

اس کتاب کی زہر میں بجھی ہوئی زبان و بیان کے نشتر سے اولیاء اللہ کی نورانی شخصیات کو زخمی کیا گیا ہے۔ ۵

ترے سلیقۂ ترتیب نو کا کیا کہنا
ہمیں تھے خرابۂ دل سے نکالنے کے لئے

(تفصیلات کے لئے دیکھئے — (نور و نار ڈاکٹر محمد مسعود احمد پی ایچ ڈی)

اسمٰعیل پر بزرگوں کا عتاب

غرضکہ صاحبزادے کی اس بے راہ روی اور خاندان سے بغاوت کا نتیجہ یہ ہوا کہ دونوں محترم چچا ناراض ہو گئے ——— بالآخر شاہ عبد القادر رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے بھتیجے کی بے باکیوں سے تنگ آکر اس گستاخ کو اپنی مجلس مبارک سے نکال باہر کیا (حوالہ کے لئے دیکھئے: نوادر النوادر — از مولوی اشرف علی تھانوی)

پس ثابت ہوا کہ صاحبزادے مولوی اسمٰعیل دہلوی کا اٹھان اچھا نہ تھا شروع ہی سے منہ پھٹ، دریدہ دہن اور گستاخ واقع ہوئے تھے ——— اسی لئے اپنے بزرگوں سے دھتکارے گئے۔ ۵

اب جدھر جائے مسافر یہ شعور اس کا ہے
راستے ایک سے ہیں شہرت و رسوائی کے

مولوی اسمٰعیل کے تایا زاد بھائی شاہ مخصوص اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے

Marfat.com

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی اس کتاب سے بیزاری کا ذکر ان الفاظ میں کیا ہے :-

"بڑے عم بزرگوار (یعنی حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ) کہ بینائی سے معذور ہوگئے تھے اس کتاب (تقویت الایمان) کو سُنا تو یہ فرمایا ——— اگر بیماریوں سے معذور نہ ہوتا تو "——— تحفہ اثنا عشریہ" ——— کا سا جواب اس رد بھی لکھتا"

(تفصیلات کے لئے دیکھئے :- انوار آفتاب صداقت از قاضی فضل احمد لدھیانوی مطبوعہ ۱۳۳۸ھ / ۱۹۲۰ء کریمی پریس لاہور)

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سارا خاندان ولی اللہی اس کتاب سے بیزار تھا چنانچہ حضرت مولانا مخصوص اللہ صاحب نے "تقویت الایمان" کے رد میں ——— "معید الایمان" ——— لکھی. اسی طرح ان کے دوسرے بھائی حضرت مولانا محمد موسیٰ صاحب نے بھی ——— حجۃ العمل فی اثبات الحیل" ——— کے نام سے تقویت الایمان کا رد لکھا

شاہ ولی اللہ کے گھر کے اندر تو اس کتاب کے خلاف یہ معرکہ ہوا ——— اور گھر سے باہر اس فتنہ کے خلاف علمائے وقت نے متحدہ محاذ بنالیا ——— ——— علمائے خیرآباد، علمائے بریلی، علمائے فرنگی محل اور علمائے دہلی نے اس کا بھرپور رد کیا (کہ یہی اس دور میں علم دین کے نورانی مراکز تھے۔ اس وقت تک تو دارالعلوم دیوبند نے جنم بھی نہ لیا تھا)

چنانچہ علامہ فضل حق خیرآبادی نے جب "تقویت الایمان" کے رد میں

Marfat.com

ہی ناقابل تردید شہرہ آفاق کتاب ــــــ "تحقیق الفتوٰی فی
ابطال الطغوٰی" ۱۸۲۵ء لکھی تو شاہ عبدالعزیز محدّث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے
تیرہ[14] نامی گرامی شاگردوں نے اس پر اپنی مہر تصدیق ثبت کی !
تفصیلات کے لئے دیکھئے " مولانا اسمٰعیل اور تقویت الایمان" از
حضرت زید ابوالحسن فاروقی)

اسمٰعیل کیخلاف علمائے ہند کا متحدہ محاذ

" اسمٰعیلی فتنہ کو فرو کرنے کے لئے ماہ
ربیع الاول ۱۲۴۰ھ کو اس دور کے جلیل القدر
علماء جامع مسجد دہلی میں جمع ہوئے اور بحث و مباحثہ
سے مولوی اسمٰعیل اور ان کے ہمنوا مولوی عبدالحئی
کا گھیراؤ کیا آخر اپنے علمی شکنجہ میں کس کر ان کو عاجز کر دیا
اور تمام علماء نے باتفاق تقویت الایمان کو رد کر
دیا۔ اس مجلس میں تو یہ علمائے وقت کے سامنے یہ ہر
دو نوجوان مولوی کچھ نہ بول سکے بس ہر سوال کے جواب
میں ــــــ ہاں جی ! ہاں جی !ــــ کہتے رہے

تفصیلات کے لئے دیکھئے: تحقیق الحقیقہ ص۲ مطبوعہ بمبئی ۱۲۶۶ھ +
انوار آفتاب صداقت)

مگر جامع مسجد سے باہر نکل کر مولوی اسمٰعیل نے پھر وہی بیہودہ وعظ
شروع کر دیا ــــــ چنانچہ عوام اہلسنت کے خلاف شرک و بدعت کے
گولے داغنے لگے ــــــ . بزرگان کی عقیدت و محبت کا مذاق

Marfat.com

اڑانے لگے ـــــــ اولیاء وانبیاء کی عظمت کے نورانی مینار گرا
لگے ـــــــ اور اس حد تک اترانے لگے کہ بذاتِ خود "فاسق و
غیرت" ـــــ کہلانے پر فخر فرمانے لگے ـــــ چنانچہ برملا کہتے تھے کہ
"چاہے فاسق دیدے غیرت ـــــ کہیں یا ـــــ
ـــــ وہابی بے ملت" ـــــ اپنے حق میں صیقل
نہ نگار ہے"۔

(قول مولوی اسمٰعیل بلفظہٖ از تقویت الایمان)

آج تک کسی بڑے سے بڑے گنا ہگار نے فاسق و فاجر کہلانے پر فخر نہ
کیا۔ لیکن اس نامراد نے کس ڈھٹائی سے اپنی بے توفیقی اور ازلی محرومی کا ثبوت
دیا ـــــ جبھی تو حضرت شاہ صاحب مخصوص اللہ رحمۃ اللہ علیہ فرمایا
کرتے تھے :۔

"ہمارے خاندان سے دو شخص (مولوی اسمٰعیل اور
مولوی عبدالحیٔ) ایسے پیدا ہوئے کہ دونوں کو امتیاز
اور فرق نیتوں کا اور حیثیتوں کا اعتقادوں اور نسبتوں
کا نہ رہا ـــــ اللہ تعالیٰ کی بے پرواہی سے
سب کچھ چھن گیا تھا ـــــ مانند قول مشہور
کے ـــــ "چوں حفظ مراتب نہ کنی زندیقی"
چنانچہ ایسے ہی ہو گئے :۔ ـــــ ! (ایضاً)

جی ہاں! واقعی ایسے ہی ہو گئے۔ جبھی تو عظمت اولیاء اور ناموس انبیاء
پر بڑھ چڑھ کر حملے کرنے لگے ـــــ اس سلسلے میں جس قدر انہیں روکا
ٹوکا جاتا اسی قدر بگڑتے بپھرتے اور دڑاتے ـــــ سچ ہے۔ سے

Marfat.com

"بے ادب محروم گشت از فضلِ رب"

ایک سوال کا جواب الجواب

آج کی عام روش یہ ہے کہ جب کہیں "تقویت الایمان" پر اعتراض کی بات ہوتی ہے تو جواب میں "وہابی دانشور" کہتے ہیں کہ ——— "جس وقت یہ کتاب لکھی گئی اس وقت ہندوستان بالخصوص دہلی میں شرک و بدعت کا بڑا شور تھا لوگ اپنی جہالت سے نبیوں ولیوں کو بڑھا چڑھا کر خدا بنا رہے تھے۔ ان کی اصلاح کے لئے مصنف اس انداز پر کتاب لکھنے کے لئے مجبور تھا !"

مگر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ——— اگر اس وقت کے مسلمان ایسے ہی گمراہ تھے کہ نبیوں ولیوں کو خدا بنا رہے تھے ——— تو اس جرم کی سزا کے طور پر ان مجرموں اور گمراہوں کی گردن مارنی چاہیئے تھی نہ کہ الٹا ولیوں اور نبیوں کی گردن پر گستاخی و بیباکی کا چھرا چلا ڈالا ——— بھلا یہ کہاں کا انصاف تھا کہ مولوی اسمٰعیل نے گمراہ مسلمانوں کے بجائے اولیاء و انبیاء کی حرمتوں کا قتلِ عام کیا! ——— ذرا سوچیئے تو سہی، بھلا یہ بھی کوئی اصلاح کا طریقہ ہے ——— ! اس طرح بے ادبی و گمراہی کا دروازہ تو کھلتا ہے، ——— راہِ راست کا پتہ نہیں چلتا ——— ! ۵

بس اک قدم اٹھا تھا غلط راہِ شوق میں
منزل تمام عمر ہمیں ڈھونڈتی رہی

Marfat.com

شکستِ ساز

جہانِ آرزو آواز ہی آواز ہوتا ہے
بڑی مشکل سے احساسِ شکستِ ساز ہوتا ہے

حقیقت یہ ہے کہ اسمٰعیل دہلوی نے ——— "تقویت الایمان" ——— میں جو کچھ لکھا وہ سب کچھ جان بوجھ کر لکھا ——— چنانچہ اپنی ——— اس باغیانہ ذہنیت اور گستاخانہ شدت کا مولوی موصوف کو خود بھی احساس تھا ——— مگر توفیق الٰہی سے محروم ہونے کے سبب اپنی اصلاح نہ کر سکا۔ ——— اس لئے تقویت الایمان کی سختی اور کرختگی کے سلسلے میں ——— عذرِ گناہ بدتر از گناہ ——— کے طور پر یہ یہ بات بنائی۔

"اس میں بعض جگہ ذرا تیز الفاظ بھی آ گئے ہیں اور بعض جگہ تشدد بھی ہو گیا ہے ...... گو اس سے شورش ہو گی مگر توقع ہے کہ لڑ بھڑ کر خود ٹھیک ہو جائے گا ———"!

(ارواح ثلاثہ کی حکایت ۵۹)

"اب آپ کس لئے اتنے ملول ہوتے ہیں
دیا تھا رنج تو کچھ سوچ کر دیا ہوتا"

بھلا یہ بھی ممکن ہے کہ دین کے نام پر شورش برپا کی جائے اور وہ

Marfat.com

خود بخود ٹھیک ہو جائے؟ ——— اسلاف کے نورانی عقائد پر کیچڑ اچھالی جائے اور عقیدت مند چپ سادھ جائیں ؟؟

ایسا کبھی نہیں ہو سکتا ! ——— اور ایسا واقعی نہیں ہوا ——— !!!

اس کتاب سے شورش برپا ہوئی اور خوب ہوئی اور یہ سلسلہ ——— تقویت الایمان ——— کی نشر و اشاعت کے ساتھ ساتھ آج بھی جاری وساری ہے اور یہ فریضۂ محبت نشر و اشاعت کے وہابی دیوبندی اور اشرفی ادارے بخیر و خوبی انجام دے رہے ہیں۔

ہر چند کہ کتاب کا لکھنے والا نہ رہا ——— کتاب لکھوانے والے بھی جا چکے ——— مگر انگریزی سازش کے تحت، دین و ایمان سے محروم سرزمین نجد سے لا کر ——— کتاب التوحید ——— کی جو زہریلی قلم، سرزمین ہند میں " تقویت الایمان " کے نام سے لگائی گئی تھی وہ آج بھی ——— "وہابیت" ——— کے کڑوے کسیلے پھل لا رہی ہے۔ اور ایمان و آگہی کے شیریں چشمے میں بے ادبی کا زہر ملا رہی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ ہندوستان میں گستاخی و بیباکی کی جو رسم بھی چلی اسی کتاب سے چلی ——— اسلام میں باغیانہ ذہنیت کی داغ بیل اسی کتاب سے پڑی ——— مشاہیر اسلام کے خلاف نفرت کی تحریکیں اس کتاب سے اٹھیں ——— اس طرح تاریخ عقائد میں یہ کتاب بس کی گانٹھ اور فساد کی جڑ ثابت ہوئی ——— !

لندن مشن کی کامیابی
بہ معاونتِ وہابی

انگریز نے "تقویت الایمان" کی بڑھتی چڑھتی فتنہ گری دیکھکر ہی اس کی نشرو اشاعت اور تقسیم و توسیع میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ چنانچہ یہ تاریخی حیثیت ثابت ہو چکی ہے کہ :۔

" انگریزوں نے کتاب تقویت الایمان بلغیر قیمت تقسیم کی"۔

(العلامہ فضل حق خیرآبادی از ڈاکٹر قمر النساء عثمانیہ یونیورسٹی حیدر آباد دکن)

انگریز اسے بغیر قیمت تقسیم کیوں نہ کرتا کہ ملتِ اسلامیہ میں انتشار و خلفشار پھیلانا ہی انگریزی مشن کا مقصد عین تھا جس کا ثبوت اس رپورٹ سے بھی ملتا ہے جو ۱۸۶۹ء میں وائٹ ہاؤس (لندن) کی منعقدہ کانفرنس میں ہندوستان میں متعین انگریز پادریوں نے پیش کی تھی چنانچہ انہوں نے لکھا تھا :۔

" ہم اس سے پہلے برصغیر کی تمام حکومتوں کو غدار تلاش کرنے کی حکمت عملی سے شکست دے چکے ہیں ـــــ وہ مرحلہ اور تھا ـــــ اس وقت فوجی نقطۂ نظر سے غداروں کی تلاش کی گئی تھی ـــــ لیکن اب جب کہ ہم برصغیر کے چپہ چپہ

Marfat.com

پر حکمران ہو چکے ہیں اور ہر طرف امن و امان بحال ہو گیا ہے۔ تو ان حالات میں ہمیں کسی ایسے منصوبے پر عمل کرنا چاہیئے جو یہاں کے باشندوں کے داخلی انتشار ــــــ کا باعث ہو"

(برٹش بڑے مسلمان۔ مقدمہ خالد محمود۔ مطبوعہ لاہور ۱۹۷۰ء صفحہ ۶)

۵ افکار سے ہشیار کہ یہ وقت کی موجیں
پیغام بدل دیتی ہیں خود لہجہ بدل کر

چنانچہ ہندوستانی مسلمانوں کے ــــــ داخلی انتشار ــــــ کے لئے وہ منصوبہ ــــــ تقویت الایمان ــــــ کی صورت میں بنا بنایا موجود تھا۔ جس کا تعارف کراتے ہوئے حضرت شاہ مخصوص اللہ رحمۃ اللہ علیہ (مولوی اسمٰعیل کے حقیقی تایازاد بھائی) نے فرمایا :-

"جس رسالے سے اور جس کے بنانے والے سے لوگوں میں برائی اور بگاڑ پھیلے اور خلاف انبیاء و اولیاء کے ہو، وہ گمراہ کرنے والا ہوگا۔ یا ہدایت کرنے والا ہوگا ــــــ ؟ میرے نزدیک اس رسالہ (تقویت الایمان) کا اعمال نامہ برائی اور بگاڑ کا ہے اور اس کا بنانے والا ــــــ "فتنہ گر" ــــــ مفسد ــــــ غاوی اور مغوی ہے۔"

(مخصوص اللہ تحقیق الحقیقہ بحوالہ مذکورہ صفحہ ۱۰۲)

چنانچہ اس "مفسد" اور "فتنہ گر" ــــــ اسمٰعیل دہلوی کو اپنی فسادی

Marfat.com

پالیسی کے عین مطابق پاکر انگریز نے اپنا ایجنٹ بنالیا اور پھر اس گستاخِ رسول سے خوب کام لیا ۔ ـــــ "لڑاؤ اور حکومت کرو" ـــــ کا فارمولا اس سرپھرے پر آزمایا ـــــ اس طرح مسلمانوں میں نہ ختم ہونے والے انتشار و خلفشار کی آگ کو بھڑکایا ۔

لندن مشن کا دوسرا مرحلہ لندن مشن کے دوسرے مرحلے کا "ہیرو" بھی انگریز نے اسی محروم ازلی کو بنایا ـــــ اور وہ اس طرح کہ اس غدار کے ذریعہ ہندوستان بھر کے سارے لڑاکو مسلمانوں کا ایک لشکر جرار تیار کرایا جو پنجاب کی سب سے بڑی طاقت ـــــ "سکھوں" سے بھی لڑے ـــــ اور سرحد کے جنگ جو "پٹھانوں" سے بھی بھڑے اور آخر دونوں سے لڑتے بھڑتے ہوئے خود بھی ختم ہو جائے ـــــ اس طرح ہر لگے نہ پھٹکڑی رنگ چوکھا آئے ـــــ لندن مشن پورا ہو جائے ـــــ مگر انگریز کا کچھ نہ جائے ـــــ یعنی لوہے سے لوہا کاٹا جائے ـــــ اس طرح ہندوستانی قوتوں کا خاتمہ بالخیر ہو جائے ـــــ اور انگریز ہندوستان میں بیٹھا چین کی بانسری بجائے !

شاطر بازی گر نے اپنے مشن کو انتہائی کامیاب بنانے کے لئے تقدس و پارسائی کا لبادہ اوڑھا کر اپنے ایک گرگے کو اسمٰعیل کے ساتھ آگے بڑھایا ـــــ انگریز کا وہ "وفادار مہرہ" تھا ـــــ "سیّد احمد رائے بریلوی" !

یہ حضرت وہ تھے جو پہلے ہی سے اپنی شاندار غدارانہ خدمات کے سبب ایسٹ انڈیا کمپنی کی ناک کا بال بنے ہوئے تھے ـــــ اب اور زیادہ وسیع پیمانے پر ملک و ملت کے مفادات کا سودا کر کے انگریز کے

Marfat.com

وفادار ایجنٹ بن گئے۔

"سر جھکائے ہوئے خاموش ہوں یوسف کی طرح
زندگی بیچ رہی ہے سرِ بازار مجھے"

حضرت جی کی شہرہ آفاق غداری کی داستان ملت فروش پڑھنے کے لئے آیئے تاریخ کی ورق گردانی کرتے ہیں۔

Marfat.com

وہابیوں کے پیرومرشد

سیّد احمد رائے بریلوی

بڑے نیک طنیت، بڑے پاک دامن
ریاض آپ کو کچھ ہمیں جانتے ہیں

Marfat.com

سیّد احمد ۱۲۲۴ھ/۱۸۰۹ء میں "مالوہ" کے نواب امیر خاں پنڈاری کی فوج میں سوار کی حیثیت سے ملازم ہوئے بہت جلد اپنی خدمات کے صلہ میں نواب کے باڈی گارڈ کے دستے کے افسر اعلےٰ بنا دیئے گئے۔ اس سے فائدہ اٹھاتے ہوئے رفتہ رفتہ نواب کا اعتماد اس حد تک حاصل کر لیا کہ نواب کے مشیر خاص مقرر ہوئے۔ انتہا یہ کہ نواب کوئی کام سید احمد کے مشورے کے بغیر نہیں کیا کرتا تھا۔

امیر خاں اس قدر بہادر اور جنگجو تھا کہ اس کے تابڑ توڑ حملوں سے جے پور، جودھپور اور دوسری ہندو ریاستوں پر ہیبت طاری تھی۔ دوسری طرف انگریزوں کا بھی ناک میں دم کر رکھا تھا۔ اس مصیبت سے نجات حاصل کرنے کے لئے انگریز نے اپنی روایتی عیاری سے کام لیتے ہوئے سازش کا جال پھیلایا۔ چنانچہ نواب کے معتمد خاص سید احمد سے ساز باز کرکے امیر خاں کو پھانسنے کی ترکیب نکالی۔ اس میں انگریز کو زیادہ دقت پیش نہ آئی۔ سید احمد تو بنے ہی غداری کے لئے تھے۔ چنانچہ انگریز کا آلہ کار بنکر اپنے آقا کے اعتماد سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے بڑی خوش اسلوبی سے اس ببھرے شیر کو برطانوی جال میں پھنسوا دیا۔ (تفصیلی حوالہ کے لئے دیکھئے: حیات طیبہ ص۱۳ھ)

سیّد احمد کی داستان غداری انکے مدّاح مرزا حیرت کی زبانی

۱۲۳۱ھ/۱۸۱۵ء تک سید احمد صاحب امیر خاں کی ملازمت میں رہے مگر ایک کام نام آوری کا یہ کیا کہ انگریز والا اور امیر خاں کی صلح کرا دی۔ سید احمد صاحب

Marfat.com

نے امیر خاں کو بڑی شکل سے شیشے میں اتارا۔ لارڈ
ہیسٹنگز، سید احمد کی بے نظیر کارگذاری سے بہت
خوش تھا۔۔۔۔۔۔ کیوں کہ امیر خاں نے ریاستوں
اور ان کے ساتھ انگریزوں کا بھی ناک میں دم کر
دیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔ سید صاحب نے اس حکمت سے
بپھرے ہوئے شیر کو پنجرے میں بند کر دیا۔"

(حیات طیبہ ص ۱۲۱)

سنا آپ نے؟ ـــــ سید احمد صاحب امیر خاں ایسے انگریز کے دشمن کو اپنی حکمت عملی سے انگریزی شکنجہ میں جکڑ دیا ـــــ ملت فروشی کا کیسا شاندار کارنامہ انجام دیا! ـــــ اسی لئے تو انگریز سرکار ان کی اس کارگذاری سے بہت خوش تھی اور کیوں نہ خوش ہوتی کہ ایسے ہی پٹھوؤں کی بدولت انگریزی عفریت ہندوستان کے جسم لاغر میں اپنے زہریلے پنجے گاڑنے میں کامیاب ہو رہی تھی۔

دیکھا جو تیر کھا کے کمیں گاہ کی طرف
اپنے ہی دوستوں سے ملاقات ہو گئی

غور کا مقام ہے کہ سید احمد کے دل میں آزادیٔ وطن کی اگر ذرا سی بھی تڑپ ہوتی اور دین اسلام سے ذرا سی بھی محبت ہوتی تو وہ امیر خاں کو انگریز کی غلامی پر رضامند کرنے کے بجائے اسے انگریز کے خلاف جہاد میں اور زیادہ تیزی اختیار کرنے کا مشورہ دیتا ـــــ امیر خاں کے پاس پچیس۲۵ تیس۳۰ ہزار لڑاکو مسلمانوں کا لشکر جرار موجود تھا۔ سید احمد اس میں مزید اضافے کی کوشش کرتا اور وطن عزیز سے انگریز کو نکلوا کر دم لیتا ـــــ لیکن

Marfat.com

اس نے اپنی عاقبت تباہ کرنے کے لئے غاصب ——— انگریز کا آلۂ کار بننا پسند کیا اور ناموس اسلام کا کچھ پاس نہ کیا بلکہ ناموس اسلام کو ملیامیٹ کرنے ہی کے لئے انگریز کا آلۂ کار بننا پسند کیا کیوں کہ وہابیت کا قارورہ انگریزیت سے ملتا ہے اس سے فائدہ اٹھاتے ہوئے انگریز کی حمایت کے ساتھ ساتھ سید احمد غدار نے وہابیت کا پرچار بھی شروع کر دیا چنانچہ

" اس مستعدی اور زبانی پند و نصائح کا عملی
شرعی معاشرت کے ساتھ یہ اثر ہوا کہ امیر خان
معہ اپنے کل بھائی بندوں اور اولاد کے سچا "محمدی"
(یعنی محمد بن عبد الوہاب نجدی کا پیرو کار) بن گیا۔"

(حیات طیبہ ص۱۲۵)

اس طرح "ملک و ملت" کا "قرض" ——— اور "دین و مذہب" کا "سودا" ساتھ ساتھ چکا دیا ——— اور زبانِ حال سے نعرہ لگایا

انگریز بہادر زندہ باد، وہابی مذہب پائندہ آباد ———!!

چنانچہ سیدھے سیچے سنی مجاہدین کا ایمان بگاڑنے کے بعد سید احمد نے بکمال چالاکی ان کے "جذبۂ جہاد" کو بھی کچل کر رکھدیا اور اس طرح انہیں ہمیشہ کے لئے انگریز کی غلامی کے شکنجے میں کس دیا۔ ——— ملک و ملت کے بہی خواہ بتائیں، کیا آزادی کے علمبردار مجاہدوں کا یہی کردار ہوتا ہے ؟ ——— ؟ ——— ؟

کیا ملک و ملت کی عظمت کا اسی طرح دفاع کیا جاتا ہے ——— ؟

کیا دینی غیرت و حمیت کا اسی طرح جنازہ نکالا جاتا ہے ؟؟؟

اے روح غلام رسول مہر جواب دے ——— !

Marfat.com

وہابی بے ایمان

اور

برٹش پلان

لوگ جو خاکِ وطن بیچ کے کھا جاتے ہیں
اپنے ہی قتل کا کرتے ہیں تماشا کیسے

Marfat.com

برٹش پلان کے عین مطابق انگریز اور غداران ملک وملت کے باہمی مشورے سے اب یہ طے پایا کہ (۱) ———— فی الفور سکھوں کے خلاف جہاد کا ڈھونگ رچایا جائے۔ (۲) ———— پنجابی مسلمانوں پر سکھّا شاہی کے مظالم کا ڈھنڈورا پیٹ کر ہندوستان بھر سے مسلم رضا کار بھرتی کرنے کا چکر چلایا جائے۔ (۳) ———— جہاد کے اخراجات کا جھانسہ دے کر مسلمانوں سے چندہ بٹورا جائے (۴) اور جب یہ سب کچھ ہو جائے تو صوبہ سرحد پہنچکر پہلے تو پٹھانوں کو سکھوں کے خلاف جہاد کی ترغیب دے کر ان کی مدد حاصل کی جائے (۵) ———— اس کے بعد پٹھانوں سے سید احمد کی امارت وامامت تسلیم کرائی جائے۔ اگر وہ سید احمد کو "امیرِ مطلق" اور "امامِ برحق" مان لیں تو ٹھیک ہے ———— ورنہ بصورتِ دیگر بزورِ شمشیر انہیں زیر کیا جائے۔ (۶) ———— اس طرح سکھوں اور پٹھانوں سے لڑبھڑ کر ان کے کچھ علاقے چھین لئے جائیں اور ان میں اپنی ایک ———— "ریاست وہابیہ" ———— قائم کی جائے جو عرب کی سعودی سلطنت کی طرح انگریز کے زیرِ سایہ دائم قائم رہے ———— !!!

صاف ظاہر ہے کہ اس منصوبے میں انگریز کی چاندی ہی چاندی تھی! ———— اور وہ اس طرح کہ :-

(۱) اگر ہندوستان میں ———— "وہابی سٹیٹ" ———— قائم ہو جاتی ہے تو عرب کی ———— "وہابی سلطنت" ———— کی طرح انگریز سرکار کی معاون ہو کر برٹش اقتدار کو مضبوط و مستحکم اور وسیع کر سکے گی۔

(۲) اسمٰعیلی لشکر کی یورش سے ہندوستان کی مارشل ملیشن (جنگجو سکھ قوم) ختم یا کمزور ہو کر بآسانی انگریز کے زیرنگیں آسکے گی۔

Marfat.com

(۳) سرحدی پٹھانوں کے خود سر آزاد قبائل جو کبھی کسی کے زیر نگیں نہ رہے وہ اس قدر کمزور ہو جائیں گے کہ انہیں کبھی انگریزی اقتدار کے خلاف سر اٹھانے کی جرأت نہ ہو سکے گی

(۴) بفرض محال اگر یہ سب کچھ نہ ہو سکے تو از کم ہندوستان بھر کے سارے مسلمانوں کی فوجی طاقت کو سرحد میں جمع ہو کر کٹ مرنے کا سنہرہ موقع تو مل ہی جائے گا ـــــ خس کم جہاں پاک ـــــ! غرضکہ اس منصوبے کی کامیابی کے بعد ہندوستان میں انگریز کا کوئی حریف زندہ باقی نہ رہ سکے گا۔ پھر کوئی آزادی کا راگ نہ الاپ سکے گا۔

انگریز کے لئے اس سے بڑھکر بھلا خوشی کی اور کیا بات ہو سکتی تھی کہ ـــــ سارے ہندوستان کی عسکری روح نکل جائے اس طرح اس کا کہیں کوئی مدمقابل ہی نہ رہے۔ پھر تو بڑی آسانی سے انگریزی عفریت ہندوستان کو سالم نگل جانے میں کامیاب ہو سکتی تھی۔

Marfat.com

آغازِ سفر —— برائے —— سقر

انگریز نے اپنے اس منصوبے کو عملی جامہ پہنانے کے لئے سب سے پہلے اپنے ان دونوں ایجنٹوں کو —— "سید احمد بریلوی" اور "اسمٰعیل دہلوی" —— کو خاص انگریزی پالیسی کے تحت عرب کا چکر لگوایا۔ ——

اس زمانے میں سفرِ حج کے لئے —— سورت اور بمبئی —— مروجہ ساحل تھے۔ مگر "انگریزی گرگوں" کا آغازِ سفر سورت یا بمبئی سے نہیں ہوا بلکہ یہ دونوں "بن مانس" —— الٹے "بانس بریلی" گئے۔ یعنی پہلے اچھلتے کودتے "کلکتہ" —— پہنچے۔ کیوں کہ کلکتہ اس وقت ایسٹ انڈیا کمپنی کا ہیڈ کوارٹر تھا۔ وہاں کمپنی کے افسروں سے رازدارانہ ملاقاتیں ہوئیں۔ دعوتیں ہوئیں، ضروری ہدایتیں دی گئیں —— یہ تمام امور طے پانے کے بعد —— جہاز پہ لدوائے گئے —— اس طرح ان کا یہ سفر طویل ہو گیا مگر دیگر حجاج کے برخلاف کلکتہ ہی سے شروع ہوا۔

ہندی خباثت اور نجدی نجاست

سوچنے والوں کے لئے مقامِ غور و فکر ہے کہ وہ کیا مقاصد تھے جن کی بجا آوری کے لئے یہ پاپڑ بیلے گئے ؟ —— تو سنئے! —— اس سفر سے انگریز کا مقصد ان دونوں —— ہندی گوریلوں —— کو —— شریر نجدیوں —— سے ملتِ اسلامیہ کے خلاف لشکر کشی کی —— "ٹریننگ" ——

Marfat.com

دلاناتھا۔ چنانچہ انگریز کے پٹھو نجدیوں نے ان " ناریوں" کو اپنے آزمائے ہوئے حربے سکھائے اور مذہب کی آڑ لے کر حکومت حاصل کرنے کے گُر ان گرگوں کو سکھائے ——— "نجدی درندے" انگریز کی معاونت سے " عثمانی خلافت " کے خلاف بغاوت میں کامیاب ہو چکے تھے ——— غداری اور بغاوت کا " ریفریشر کورس " کرانے کے لئے ان نجدیوں سے بہتر استاد بھلا اور کہاں مل سکتے تھے۔ چنانچہ انگریزی منصوبے کے مطابق جب یہ سازشی مکہ معظمہ پہنچے تو انگریز کے ساز باز نجدی سازندے پہلے ہی انگریزی بینڈ باجا لئے ان درباری میراثیوں کے استقبال کے لئے وہاں حاضر تھے۔ چنانچہ آگے کی رپورٹ خود ان کے اپنے مداح مرزا حیرت سے سُنئے:۔

" نجدی لوگ آ آ کر ملتے تھے اور اپنی لڑائیوں کا ترکوں کے ساتھ تذکرہ کرتے تھے۔"

(حیات طیبہ مطبع فاروقی دہلی)

ان ملاقاتوں کی تفصیل بتاتے ہوئے ان غداروں کے ولی نعمت ——— پادری ہوجیز لکھتا ہے:۔

" ابن عبد الوہاب کے جانشینوں نے وہابیت کے اصول سید احمد صاحب کو تعلیم کئے اور انہیں خوب سمجھا دیا کہ مذہبی روح لوگوں میں پھونکنے کے بعد ہی کامیابی ہوتی ہے اور یوں ملک کے ملک ہاتھ لگتے ہیں۔"

(ڈکشنری آف اسلام)

گویا مذہبی جوش و خروش کا استحصال کر کے ملکوں پر غاصبانہ قبضہ جمانے کے گُر نجدی گرد نے اُن گُرگوں کو یہاں سکھائے۔ ان گوریلوں کے

Marfat.com

دین و ایمان کا دیوالیہ پن دیکھیں کہ اس خباثت کے لئے حج جیسی پاکیزہ عبادت کو آڑ بنایا ——— سید احمد اور اسمٰعیل جیسے ذلیل ایجنٹوں سے ایسی ہی امید ہوسکتی تھی۔ ورنہ سوچنے کی بات ہے کہ حج کو تو سبھی جاتے ہیں مگر کسی حاجی کو نجدیوں نے ملک گیر اصول نہیں سکھائے ——— اور ملک کے ملک ہاتھ لگنے کے گر نہ بتائے ! تمام حاجیوں سے قطع نظر آخر یہ اہتمام خاص ان "پاجیوں" ہی کے لئے کیوں کیا گیا ——— ؟ انگریزوں کے آلۂ کار ——— نجدیوں کی نظر انتخاب آخر ان خانہ خراب ہندیوں ہی پر کیوں پڑی ——— ماننا پڑے گا یہ انگریزی سازش کا ثمرہ ، اور نجدیوں سے ملی بھگت کا نتیجہ تھا ——— عرب سے ترکی خلافت کو ختم کرنے کے ساتھ ساتھ ہندوستان سے مغل اقتدار کو نیست و نابود کرنے کے لئے انگریز کا یہ عظیم شاطرانہ منصوبہ تھا جس کو بڑی خاموشی سے عملی جامہ پہنایا جا رہا تھا ——— دراصل یہ برٹش حکومت کا ماسٹر پلان تھا ———

Marfat.com

عامۃ المسلمین سے بغاوت
یعنی
حرم کعبہ میں الگ جماعت

ان ہندی گرگوں نے نجدی تعلیمات پر فوری عمل تو یہ کیا کہ حرم کعبہ میں اپنی جماعت الگ کرنے لگے اس طرح ان باغیوں نے حرم پاک میں جماعت مسلمین سے رشتہ توڑا اور وہابیت وخارجیت سے رشتہ جوڑا۔ اس وقت تک حرم پاک میں اہلسنت کے چاروں مصلے بحال تھے۔ مگر ان غداروں نے مسلمانوں کے چاروں مسلکوں میں سے کسی ایک کی تقلید گوارہ نہ کی بلکہ حرم پاک میں انتشار وخلفشار پھیلانے کے لئے اپنی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد الگ بنائی چنانچہ :-

> " مشورے سے طے پایا کہ جب تک لوگ حرم میں تراویح پڑھیں گے آپ یہاں لوگوں کا قرآن سنیں شور بند ہونے کے بعد مطاف میں اپنی جماعت علیحدہ کی جائے۔"

(سیرت سید احمد ص ۲۶۶، سید احمد شہید ص ۲۷۲)

بھلا یہ کس نے مشورہ دیا تھا کہ آپ اپنی جماعت علیحدہ کرکے حرم پاک میں ایک نیا فتنہ کھڑا کریں؟ ——— سینکڑوں سال سے

Marfat.com

مقررہ مصلّوں میں سے کسی ایک کی بھی تقلید نہ کریں ـــــــ بلکہ علیحدہ جماعت کا شوشہ چھوڑ کر مسلمانوں میں انتشار وخلفشار کا دروازہ کھولیں اور اسلام امت مسلمہ کا شیرازہ بکھریں ـــــــ! ـــــــ مگر کیا کرتے یہاں بھی یہ بیچارے نفس کے مارے انگریزی سیاست کی خباثت سے مجبور تھے چنانچہ مسلمانوں کو ٹکڑے ٹکڑے کرنے کے منصوبے پر یہ "ٹکڑ گدھے،، عمل کر رہے تھے ورنہ جہانتک نماز باجماعت کا تعلق ہے تو یہ سب کو معلوم ہے کہ "جماعت اولیٰ،، کو ترک کرنا بڑے ثواب سے محروم ہوتا ہے اور پھر جان بوجھ کر ترک کرنا تو بدرجۂ اولیٰ گناہ ہے مگر گناہ کی کسے پرواہ ـــــــ!

ان "گرو گھنٹالوں،، نے تو اپنے وہابیانہ عقائد کے تحت انگریزی پالسی کی بجاآوری کے لئے یہی شیطانی راستہ اختیار کیا کیونکہ اس وقت تک حجاز مقدس پر ترکی خلفاء کی حکومت قائم تھی جو عقیدۃً ـــــــ "سنی حنفی،، تھے مگر یہ باغی ٹھہرے کٹر وہابی ـــــــ! اور اس پر طرہ یہ کہ انگریز کے پالتو ـــــــ کریلا اور نیم چڑھا ـــــــ چنانچہ اور بھی کڑوے کسیلے ہو گئے ـــــــ پھر بھلا حرم پاک میں خوش عقیدہ امام اہلسنت کی اقتدا کیسے قبول کر لیتے اور وہ امام حرم تھا بھی ترکی خلافت کا نمائندہ ـــــــ! اور ترکی خلافت انگریزوں کی آنکھ میں کانٹا بنکر کھٹک رہی تھی ـــــــ مگر اس وقت تک تو سارے ممالک اسلامیہ پر ـــــــ "سنی العقیدہ ترکوں،، ہی کا کنٹرول تھا ـــــــ پھر بھلا یہ انگریزی ٹٹو ـــــــ امام حرم کی پیروی کیسے کرتے ؟ ـــــــ اسی طرح انگریز خرکاروں کی نمک حلالی میں فرق نہ آجاتا ـــــــ کیونکہ یہ تو تھے ہی سرے سے اسلامی حکومت کے باغی! ـــــــ بڑے "غیر مقلد وہابی،، ـــــــ! چنانچہ بڑی ڈھٹائی سے کہا کرتے تھے :-

Marfat.com

چاروں فقہا کے مذہب میں سے کوئی مذہب
مجھے پسند نہیں ـــــــــ مشہور طریق اولیاء اللہ
میں کوئی طریقہ میرے طور پر نہیں،، ۱؎ ـــــــــ

(حیات سید احمد شہید ص ۱۵۳-۵۴)

ع ,, میرا مسلک بھی نیا راہِ طریقت بھی نئی
میرے قانون نئے میری شریعت بھی نئی،،

چونکہ ,,مشہور طریق اولیاء اللہ،، ـــــ میں سے ـــــ ,,کوئی طریقہ ـــــ،، انگریز سرکار کی خوشامد و غلامی کا درس نہیں دیتا تھا لہٰذا ! اولیاء اللہ کا کوئی طریقہ سید صاحب کے موافق کیسے ہوسکتا تھا ـــــــ یہاں تو خمیر میں نری غداری اور بغاوت کی کیچڑ بھری ہوئی تھی جس کی کوئی گنجائش چاروں فقہا میں سے کسی کے مسلک میں نہیں تھی تو پھر بھلا سید صاحب ان میں سے کسی کی تقلید کیسے کرتے ـــــــــ؟

خلاصۂ کلام یہ کہ مسلمانوں کی مرکزیت کو ختم کرنے کے لئے انگریزوں نے عرب میں جہاں ـــــ ,,وحشی بجدیوں،، ـــــ کو اپنا آلۂ کار بنایا، وہاں ہندوستان میں ان کے ہم مسلک ـــــ ,,وہابی گماشتوں،، ـــــ کے ذریعہ تخریب کاری کا چکر چلایا تاکہ ایمان وآگہی کے ساتھ ساتھ قومی غیرت وحمیت کا بھی جنازہ نکل جائے ـــــ مسلمانوں کا اتحاد پارہ پارہ ہو جائے ع

,, یارب متاعِ دیں کو کہاں تک کوئی بچائے
ملتے ہیں روز دشمن ایمان نئے نئے،،

۱؎: آج اگر ـــــ ,,عوام اہلسنت،، ـــــ ان سعودی عرب سے آئے ہوئے ـــــ

Marfat.com

سکھوں کے خلاف جہاد کا جھانسہ

سرحدی مسلمانوں کو جال میں پھانسا

بخس نجدیوں سے وہابیت کی ٹیڑھی ٹریننگ حاصل کر کے جب یہ شریر ہندوستان واپس آئے تو انگریز کے مجوزہ منصوبے کے مطابق ان غداروں نے اگلا قدم یہ اٹھایا کہ بڑی مکاری سے گلی گلی کوچے کوچے پھر کر سکھوں کے ظلم و ستم کا رونا رویا۔ ؎

"فریب پہلے بھی کھا چکا ہوں مگر یہ آنکھیں اور انمیں آنسو
نہ جانے کیوں دل یہ چاہتا ہے کہ آج پھر اعتبار کر لوں"

"غیر مقلد خارجی وہابی اماموں" ــــ کی اقتداء میں نماز ادا نہیں کرتے تو یہاں سارے کے سارے "غیر مقلد وہابی" اہلسنت کے پیچھے پڑ جاتے ہیں ــــ حکومت سے فریاد کرتے ہیں! ــــ اتحاد بین المسلمین کی دہائی دیتے ہیں غرضکہ ہر طرح کے الٹے سیدھے الزامات لگاتے ہیں اور اہلسنت ہی کو مجرم گردانتے ہیں! ــــ ہاں واقعی مجرم ہیں بڑا جرم یہ ہے کہ ــــ اہلسنت، وہابیت کے ڈھول کے پول سے واقف ہیں! ــــ انگریز خرکاروں کے ٹکڑ گدھوں کو پہچانتے ہیں! ــــ اہلسنت کے قاتلوں کے سامنے اپنی گردن نہیں جھکاتے؟ ــــ خونِ مسلم سے ہولی کھیلنے والوں کے رنگ میں نہیں رنگ جاتے؟ ؎

"اے روشنیٔ طبع تو بر من بلا شدی"

Marfat.com

غرضنکہ :۔ " حج کے بعد پھر وعظ و تبلیغ کا سلسلہ شروع ہو گیا مگر
اب کے اصل زور ــــــ جہاد و ہجرت ــــــ
پر تھا ــــــ ! "

(ہندوستان کی پہلی اسلامی تحریک ص۴۲)

مزید یہ کہ :۔ " سید احمد صاحب نے عام طور پر اپنے مریدوں کو
ہر شہر میں یہ اجازت دے دی کہ سکھوں پر جہاد کرنے
کے وعظ ہوں ــــــ اکثر شہروں میں وعظ شروع
ہوئے . . . . . . لوگوں کے دلوں میں تحریک پھیل
رہی تھی ــــــ اب عام طور پر ظاہر ہونے لگی
اور سید صاحب کے پاس مجاہدین جمع ہونے لگے "

(مرزا حیرت دہلوی ــــــ حیات طیبہ ص۱۴۱)

چنانچہ "سکھا شاہی" کے خلاف سارے مسلمانوں کے دلوں میں ہیجان برپا ہو گیا ــــــ اس طرح مسلمانوں کا روپیہ پیسہ بھی اور منچلا نوجوان بھی انگریزی پالیسی کے تراشے ہوئے "اسمٰعیلی جہاد" پر قربان ہونے کے لئے تیار ہو گیا۔ افسوس کوئی سمجھانے والا نہ تھا کہ ؎

اڑتے بادل کے تعاقب میں پھرو گے کب تک
درد کی دھوپ میں نکلا نہیں کرتے گھر سے

بہرحال :۔ " وہ دہلی سے آہستہ آہستہ کلکتہ کی طرف روانہ ہوئے
ــــــ پٹنہ میں کافی عرصہ قیام رہا ــــــ اور
اس دوران تحریک کو ــــــ "ایک باقاعدہ حکومت"
ــــــ کے نمونے پر "منظم" کیا گیا ہر ضلع میں ایک ایک

Marfat.com

"گماشتہ" مقرر کیا تاکہ وہ "مستقل افسروں کے ساتھ
لوگوں سے "ٹیکس" وصول کرنے کا بندوبست کرے
(اسمٰعیل شہید ص۹۴)

کچھ سنا آپ نے؟ ــــ مولوی اسمٰعیل کی ایک ــــ "باقاعدہ حکومت" ــــ اور وہ بھی ــــ "برٹش راج" ــــ کے اندر ــــ! ــــ کیسی عجیب بات ہے!!

انگریزی حکومت تو دجل وفریب سے عالم وجود میں آئی تھی اور عیاری و مکاری اور دغا بازی کی بنیادوں پر ہی قائم تھی پھر بھلا اس حکومت در حکومت کے کیا معنی؟

"انگریزی راج" میں تحریک جہاد کو ــــ "باقاعدہ حکومت" ــــ کے نمونے پر "منظم" کرنے کا کیا مطلب؟ ــــ بھلا کسی کمزور سے کمزور مملکت کے اندر بھی ایسی حکومت در حکومت ہوتی ہے اگر نہیں ــــ تو پھر بھلا ــــ ہر ضلع میں اسمٰعیل کے اپنے "گماشتوں" کو مقرر کرنیکا کیا جواز؟؟

انگریزی عملداری میں اسمٰعیل کے اپنے ــــ "مستقل افسروں" ــــ کے ذریعہ ٹیکس وصول کرنے کے کیا معنی؟؟؟ کوئی نکمی سے نکمی حکومت اس کو برداشت نہیں کرسکتی چہ جائیکہ انگریز جیسی جابر گورنمنٹ اسے برداشت کرے ــــ! اس کے جواب میں اگر یہ کہا جائے کہ ــــ عیار انگریز یہ سب کچھ ــــ اسلام دوستی ــــ کی خاطر برداشت کر رہا تھا ــــ

تو کوئی بڑا احمق ہی اس پر یقین کرسکتا ہے! اور اگر یہ کہا جائے کہ اس سے انگریز کو "اسلام کی بقا" اور "مسلمانوں کی فلاح" منظور تھی جبھی تو انگریز بہادر اسمٰعیلی جہاد کے لئے اپنی عملداری سے باقاعدہ روپیہ پیسہ اور آدمی سرحد کو پارسل کر رہا تھا ــــ

Marfat.com

تو یہ بات صرف اور صرف غلام رسول مہر اور اس کے چیلے چانٹوں کے بھس بھرے بھیجوں میں سما سکتی ہے ـــــــ ورنہ جس کی عقل فطور سے خالی ہے وہ بڑی آسانی سے اتنی سی بات سمجھ سکتا ہے کہ اس طرح شاطر انگریز بڑی خوبصورتی سے ـــــــ "اسمٰعیلی ٹیکس" اور جہادی چندوں کے ذریعہ مسلمانوں کے خزانے خالی کر رہا تھا اور ساتھ ہی ساتھ بڑی خوش اسلوبی سے لڑا کر مسلمانوں کو سرحد کے مذبح خانے کی طرف ہانک رہا تھا تاکہ ہندوستان کا میدان صاف ہو جائے جس میں انگریز بہادر آسانی سے گھڑ دوڑ کرے اور پولو کھیل سکے۔

اپنے اس منصوبے کو انگریز بڑی خاموشی سے عملی جامہ پہناتا رہا ـــــــ ہندوستان لڑاکو مسلمانوں سے خالی ہوتا رہا ـــــــ مسلمانوں کا روپیہ پیسہ بھی سرحد کو سرکتا رہا ـــــــ !!

شاطر انگریز نے بڑی ہوشیاری سے اپنے ـــــــ "اسمٰعیلی جہاد" ـــــــ کو کنڑول کرنے کے لئے مراکز ـــــــ "کلکتہ" صوبہ بنگال ـــــــ اور "پٹنہ" صوبہ بہار ـــــــ میں قائم کرائے ورنہ صوبہ یو۔ پی وغیرہ میں اسمٰعیل کی مزاحمت ہو جاتی کیونکہ مغلیہ سلطنت کے رہے سہے حکام و جاگیردار اور عام مسلمان اس تحریک کے آڑے آتے۔ اس خدشے کے پیش نظر ـــــــ "تحریک جہاد" ـــــــ کے مراکز انگریز نے اپنی قلمرو میں قائم کرائے تاکہ کام کی پوری پوری نگرانی بھی ہوتی رہے اور کسی قسم کے خطرے کا امکان بھی باقی نہ رہے۔ بقول سید عالم ندوی :۔

> "اس پوری مدت پٹنہ سازش کا مرکز تھا وہابی مبلغ ہندوستان اور قریب کے ملکوں میں اپنے مشن کی تبلیغ کر رہے تھے"

(ہندوستان کی پہلی اسلامی تحریک صفحہ ۱۳۰)

Marfat.com

بہرحال اس طرح انگریزی پالیسی کامیابی سے ہمکنار ہوتی رہی!۔۔۔۔۔ اور مسلمانوں کی طاقت وقوت اتحاد اور یک جہتی خلفشار کا شکار ہوتی رہی۔!! انگریز نے اپنی پالیسی کے مطابق بڑی رازداری سے کام لیا کہ آخر تک اپنے منصوبے کے راز کو فاش نہ ہونے دیا اس طرح مغلیہ سلطنت کا اختتام بڑی خاموشی سے کرتا رہا۔ ؎

ثبوت برق کی غارت گری کا کس سے ملے
کہ آشیاں تھا جہاں اب وہاں دھواں بھی نہیں

لیکن حقائق تو از خود بولتے ہیں اور وہ بھی مخالف کے قلم سے۔ چنانچہ:۔

"مشہور ہے کہ آپ نے انگریزوں سے مخالفت کا کوئی اعلان نہیں کیا بلکہ۔۔۔۔ کلکتہ۔۔۔۔ یا۔۔۔۔ پٹنہ۔۔۔۔ میں ان کے ساتھ تعاون کا اظہار کیا اور یہ بھی مشہور ہے کہ انگریزوں نے بعض موقعوں پر آپ کی امداد بھی کی"۔۔۔۔۔!

(مولینا منظور احمد نعمانی۔۔۔ الفرقان لکھنؤ۔۔۔ شہید نمبر ۵۵ ۱۳ھ ص۶)

بھلا انگریز کیوں نہ امداد کرتے؟۔۔۔۔۔ اسمٰعیلی جہاد۔۔۔۔۔ تھا ہی انگریزی پالیسی کا تراشیدہ!۔۔۔۔ اور اسمٰعیل و سید احمد تھے ہی انگریزوں کے پروردہ!!۔۔۔۔۔ پھر بھلا وہ کیوں نہ انگریز سے تعاون کا اظہار کرتے!!۔۔۔۔۔ اور انگریز کیوں نہ ان کی مدد کرتا۔۔۔۔۔!! اس۔۔۔۔ تعاون و مدد۔۔۔۔ کا خاطر خواہ نتیجہ انگریز کی عین مرضی کے مطابق نکلا چنانچہ:۔

"انہوں نے صرف وعظ پر اکتفا نہیں کیا بلکہ اپنے

Marfat.com

مریدوں کے ساتھ گھر بار چھوڑ کر ــــــ سرحد ــــــ
تشریف لے گئے ــــــ!"

(ہندوستان کی پہلی اسلامی تحریک ص۳۲)

ع
غیرت اہل چمن کو کیا ہوا
چھوڑ آئے آشیاں جلتا ہوا

خلاصۂ کلام یہ کہ:۔

پہلے تو سید احمد و اسمٰعیل نے سکھوں کے ظلم و ستم کی دہائی دے کر مسلمانوں کو جہاد کے لئے اکسایا ــــــ!

اس کے بعد ہندوستان کے مسلمانوں کی ساری فوجی طاقت کو اپنے ساتھ لے کر سرحد کا رخ کیا ــــــ!

اس طرح انگریز کو اپنی من مانی کرنے کے لیے ہندوستان کا میدان خالی چھوڑ دیا! ــــــ بھلا یہ کہاں کی دانائی تھی یہ کہاں کی اسلام دوستی اور حب الوطنی تھی؟ ع

"اتنا خرام تیز نہ کر اے نسیم صبح
بجھنے کو ہوں چراغ سحر میں ذرا ٹھہر"

"شیخ نجدی" کا تازہ ایڈیشن "شیخ ہندی"

آیا مری زباں پہ یکایک جوان کا نام
کس کس کے ہاتھ مرے گریباں تک آ گئے

ابن عبد الوہاب نجدی کی ــــ "تحریک وہابیت" ــــ اور ان دونوں

Marfat.com

ہندی مولویوں کی سیاسی اور مذہبی ـــــ "تحریک آزادی" ـــــ میں یکساں مناسبتیں نظر آتی ہیں۔

"شیخ نجدی" نے عرب میں ـــــ "امیر سعود" ـــــ سے ملکر مسلمانوں کا قتل عام کیا ـــــ ان کے مال و متاع کو مباح کہہ کر لوٹ لیا!!

ـــــ یہاں سید احمد بریلوی نے مولوی اسمٰعیل دہلوی (وہابی لشکر کے کمانڈر انچیف) سے ملکر ہندوستان میں وہی خونی ڈرامہ کھیلا جسے نجدیوں نے ڈائریکٹ کیا تھا۔

ہر عقلمند یہ ماننے پر مجبور ہو گا کہ یہ سازش انگریز اور صرف انگریز کی تیار کردہ تھی جس پر عمل کرانے کے لئے فرنگیوں کو دو کارندے ـــــ "نجد" میں بھی مل گئے تھے۔

ایک ـــــ "محمد بن عبدالوہاب نجدی" !

دوسرا ـــــ "امیر سعود" !!

گویا ـــــ ایک "امیر" ـــــ دوسرا "مشیر" ـــــ!!!

اسی طرح انگریزوں کو دو ایجنٹ ہند میں بھی میسر آ گئے۔

ایک ـــــ "سید احمد رائے بریلوی" ـــــ !

اور دوسرا ـــــ "مولوی اسمٰعیل دہلوی" ـــــ !!

ایک ـــــ "پیر" ـــــ دوسرا ـــــ "مرید" ـــــ!!!

یہاں بھی دو ـــــ وہاں بھی دو ـــــ!!!

یہ مماثلت بھی دیدنی ہے ـــــ!!!

ع "یہ سارے ہی حسین چہرے میری تسبیح کے دانے ہیں
نظر سے گرتے رہتے ہیں عبادت ہوتی رہتی ہے"

Marfat.com

دو کا ٹولہ جو ہنگامہ عرب میں ——— "شیخ نجدی" ——— نے بے ادبیٔ رسول کا برپا کیا تھا ——— وہی کارنامہ ——— "شیخ ہندی" ——— نے یہاں انجام دیا ! ———

شیخ نجدی نے ——— "کتاب التوحید" ——— لکھکر عظمتِ مصطفےٰ کے نورانی مینار گرائے ——— تو "شیخ ہندی" نے ——— "تقویت الایمان" ——— لکھکر توہینِ مصطفےٰ کے شیطانی ہتھیار سجائے!!!

دہاں عرب میں بھی ——— "نجدی شمشیر" ——— سے خون مسلم بے دریغ بہایا گیا ——— یہاں ہندوستان میں بھی مسلمانوں کی گردن پر ——— "اسمٰعیلی خنجر" ——— آزمایا گیا ——— !!

جس طرح ——— ابن عبدالوہاب نجدی ——— نے اقتدار وحکومت کے بل بوتے پر ——— "کتاب التوحید" ——— کا عملی نفاذ کیا۔ بالکل اسی طرح ——— مولوی اسمٰعیل ——— نے ——— "تقویت الایمان" ——— کے عملی اور حتمی نفاذ کے لئے اقتدار وحکومت کا سہارا لیا!

جس طرح ——— "ابن عبدالوہاب نجدی" ——— نے ان مسلمانوں کو قتل کیا جنہوں نے اس کی بدعقیدگی کو تسلیم نہیں کیا تھا ! ———

بالکل اسی طرح مولوی اسمٰعیل نے بھی اپنے وہابیانہ عقائد کے نفاذ کے مخالف مسلمانوں کا بے دریغ قتل عام کیا۔

جس طرح عرب میں برطانیہ کی سازش سے "ترکی خلافت کا زوال ہوا اور ——— "وہابی سعودی سلطنت" ——— مستحکم ہوئی۔ ———

بالکل اسی طرح ہندوستان میں برٹش پلان کے تحت "مغلیہ سلطنت" کا خاتمہ ہوا اور سرحد میں انگریز کے زیر سایہ ——— "وہابی سلطنت" ———

Marfat.com

قائم کرنے کی بھرپور کوشش کی گئی۔

وہابی سٹیٹ کے قیام کی ضرورت

انگریزوں کو سرحد میں ــــــ "وہابی سٹیٹ" ــــــ قائم کرنا ضروری ہوگئی تھی کیونکہ ہندوستان میں مار دھاڑ کرنے والے مرہٹوں کو مارنے اور شیر میسور ٹیپو سلطان کی شوکت و قوت کو توڑنے کے بعد پنجاب کے "جنگجو سکھوں" ــــــ کے علاوہ صوبہ سرحد کے ــــــ "غیور پٹھان" ــــــ ہی پورے ہندوستان پر انگریزوں کے مکمل قبضے کی راہ میں رکاوٹ بنے ہوئے تھے ان کو زیر دام لانے کے لئے "دانائے فرنگ نے یہ "دانا" ڈالا یعنی سرحد میں "وہابی اسٹیٹ" قائم کرنے کا منصوبہ بنایا کیونکہ:۔

"انگریزی حکومت نے ہندوستان کے تمام صوبوں
پر مضبوطی سے قبضہ کر رکھا تھا صرف پنجاب کشمیر اور
صوبہ سرحد ان کے اقتدار سے خالی تھا"

(شاہ اسمٰعیل شہید ص۱۸۵)

چنانچہ تحریک مجاہدین کا میدان کارزار صوبہ سرحد کے علاقے بنے جو ہندوستان میں انگریزوں کے مکمل کنٹرول کی راہ میں رکاوٹ بنے ہوئے تھے ــــــ مگر مشکل یہ تھی کہ سرحد میں ــــــ "سنی العقیدہ کٹر حنفی مسلمان" ــــــ رہتے تھے جو بڑے خود دار، حریت پسند اور سخت جان ہوتے ہیں۔

Marfat.com

ے " بری طرح کیا پھراؤ ہم پہ لوگوں نے
ہوا بھی کہتی ہے یہ لوگ مرنے والے نہیں

چنانچہ بقول سر سید احمد خاں سرحدی پٹھان وہابیانہ عقائد پر کسی طرح متفق نہ ہوئے۔

"ہندوستان کے گوشۂ شمال و مغرب کی سرحد پر جو پہاڑی قومیں رہتی ہیں وہ "سنی المذہب حنفی" ہیں چونکہ ان (سید احمد و اسمٰعیل) کے عقائد کی مخالف تھیں اس لئے وہ "وہابی" ان پہاڑیوں کو ہرگز اس بات پر راضی نہ کر سکے کہ وہ ان کے مسائل کو بھی اچھا سمجھتے ——"

(مقالات سرسید نہم ص: ۱۴۰-۱۳۹)

سرحد میں رہنے والے —— "سنی المذہب حنفی مسلمان" —— بھلا ان وہابیوں کے مسائل کو کیونکر اچھا سمجھتے —— بھلا کوئی ایسا ہے جو اپنے باپ کو گالی دے —— ! —— اپنے بزرگوں کے منہ پر تھوکے —— علماء کرام کی پگڑی اچھالے ! —— مشائخانِ عظام کا خرقہ پھاڑے ! —— صحابہ کرام کے مزارات اکھاڑے ! —— گنبد خضراء ڈھانے کے لئے نشانہ بنائے ! —— خانہ کعبہ کو اجاڑے ! —— غلاف کعبہ کو جلائے ! —— مجاہدانِ حرم کو خون میں نہلائے ! —— ایسے سفاک خونخوار نجدیوں کی خباثتوں پر عمل کرنے والے شریروں کو بھلا وہ پہاڑی کیسے اچھا سمجھتے ؟ —— ان کے مسائل خبیثہ کو بھلا وہ —— "خوش عقیدہ سنی المذہب حنفی پٹھان" —— کیسے قبول کرتے ؟؟؟

Marfat.com

چنانچہ انگریز کے فرستادہ ان وہابی ایجنٹوں کے خلاف سرحد کے علماء اہلسنت صف بستہ ہو گئے۔

بکھروں گا ایک بار تو نہ آسکوں گا ہاتھ
اے دوست احتیاط سے ٹھوکر لگا مجھے

انگریزی گٹھ جوڑ سے انکار

ابھی مشکل سے سمجھے گا زمانہ
نیا نغمہ نئی آواز ہوں میں

مولینا مودودی تجاہل عارفانہ سے کام لیتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"جس وقت یہ حضرات جہاد کے لئے اٹھے ہیں اس وقت کسی سے یہ بات چھپی ہوئی نہ تھی کہ ہندوستان میں اصل طاقت سکھوں کی نہیں انگریزوں کی ہے اور اسلامی انقلاب کی راہ میں سب سے بڑی مخالفت اگر ہو سکتی ہے تو انگریزوں کی ہو سکتی ہے پھر سمجھ میں نہیں آتا کہ کس طرح ان بزرگوں کی نگاہِ دوررس سے معاملہ کا یہ پہلو ہی اوجھل رہ گیا۔"

(تجدید احیائے دین ص۱۲۸)

مودودی صاحب کی سمجھ میں یہ معاملہ نہ آیا لیکن ان کے ——— "بزرگوں" ——— اور ——— انگریزوں ——— کے درمیان تو یہ معاملہ پہلے ہی طے ہو

Marfat.com

چکا تھا چنانچہ ان کے بزرگوں کی انگریزی پالیسی کا جوہر تو اس وقت کھلتا ہے جب وہ بزرگ اپنے سب سے پہلے جہاد کا اعلان "سرحدی مسلمانوں" کے خلاف کرتے ہیں جی ہاں جہاد اور وہ بھی مسلمانوں کے ساتھ! ؎

" رفوگری کا ہنر یوں تو عام ہے لیکن
یہ دیکھنا ہے کہ دامن ہوا رفو کس کا "

اب جو لوگ تاریخ کی آنکھوں میں دھول جھونکتے ہوئے یہ کہتے ہیں کہ ——— یہ جہاد انگریز کے خلاف تھا ——— ان سے ہاتھ جوڑ کر اتنا سا سوال ہے کہ ——— سچو کے بادشاہو، ذرا یہ تو بتاؤ کہ کبھی ایسا بھی ہوا ہے کہ حکومتیں اپنی عملداری میں اپنے خلاف اپنے مخالفوں کو فوجیں بنانے دیں؟ ——— اور اپنے خلاف جہاد کے لئے اپنے علاقے میں چندے بٹورنے دیں؟ ——— ذرا سوچئے تو سہی انگریز تو انگریز کوئی حکومت کیسی ہی گئی گزری کیوں نہ ہو، یہ حماقت نہیں کر سکتی چہ جائیکہ انگریز جیسی زیرک قوم اپنی عملداری میں ——— ان "باغیوں" کو ——— چندہ اسلحہ، اور آدمیوں کی فراہمی کی اجازت دے! ؎

" ایں خیال است و محال است و جنوں "

اور پھر جبکہ انگریز خود نو وارد تھے اور سر زمین ہند میں آہستہ آہستہ اپنے پیر جما رہے تھے بلکہ یہ کہنا چاہیئے کہ پھونک پھونک کر قدم رکھ رہے تھے ——— کیا گھاس کھا گئے تھے کہ اپنے علاقے میں اپنے مخالفین کی فوجیں کھلی آنکھوں جمع ہوتی دیکھتے رہے اور اف تک نہ کی! ——— یہ تک نہ پوچھا کہ بادشاہو۔ اتنا بڑا لشکر لے کر کہاں جا رہے ہو؟ ——— بلکہ طرفہ تماشہ یہ کہ "انگریز پاگلوں" نے انہیں سہولتیں

Marfat.com

فراہم کیں! ـــــ "بے وقوف انگریز حکام" نے لشکریوں کی دعوتیں کیں ـــــ!! ـــــ اور جب یہ لشکری اپنی منزل پر پہنچ گئے تو ان کی جو ہنڈیاں انگریزی علاقوں میں رہ گئی تھیں ان کی رقوم وصول کر کے "فرمانبردار انگریز حکام" نے مجاہدین کے پاس بحفاظت صحیح سلامت سرحد بھجوا دیں! حیرت ہے کہ ـــــ انگریز اپنے دشمنوں کے ساتھ ایسا مربیانہ سلوک کرے!! ـــــ تاریخ تو ایسے کسی واقعہ سے یکسر خالی ہے ـــــ ـــــ البتہ آج کے خود رو قسم کے مؤرخین نے تاریخ کی یہ تشنگی دور کر دی ہے جن کے سربراہ غلام رسول مہر ہیں انہوں نے اپنے قلم کی خرمستیوں سے یہ ثابت کر دکھایا ہے کہ یہ سب کچھ انگریز اپنی مخالفت میں ہنسی خوشی برداشت کر رہا تھا ؎

"ناطقہ سر بگریباں ہے اسے کیا کہیئے"

Marfat.com

اعترافِ حقیقت

حقیقت خود کو منوا لیتی ہے، مانی نہیں جاتی

"اس میں شک نہیں کہ اگر سرکار انگریزی اس وقت
سید صاحب کے خلاف ہوتی تو ہندوستان سے
سید صاحب کو کچھ بھی مدد نہ پہنچتی ــــــ مگر
سرکار انگریز اس وقت دل سے چاہتی تھی کہ
سکھوں کا زور کم ہو"

(مولینا محمد جعفر تھانیسری بسواخ احمدی ص۱۳۹)

مولینا تھانیسری نے تو حقیقت خود ہی آشکارا کر دی کہ ــــــ
انگریز اس وقت سکھوں کا زور کم کرنا چاہتے تھے اس لئے انگریز کے زیر سایہ سید صاحب سکھوں سے جہاد کے لئے رقم اسلحہ اور آدمی آزادانہ طور پر جمع کرتے رہے بلکہ:۔

"مشہور ہے کہ انگریزوں نے بعض موقعوں پر آپ
کی امداد بھی کی" ــــــ

(مولینا منظور احمد نعمانی۔ الفرقان لکھنؤ شہید نمبر ۱۳۵۵ ص۶۹)

یہ جادو وہ ہے جو وہابی مؤرخین کے سر پر چڑھ کر بول رہا ہے چنانچہ جب یہ مجاہدین سکھوں سے جہاد کے لئے سرحد گئے تو ان کی بیوی بچوں اور املاک کی انگریزوں نے پوری پوری حفاظت کی نیز ادھر سے مالی اور

Marfat.com

افرادی امداد بھی ہوتی رہی چنانچہ شیخ الحدیث دیوبند مولینا حسین احمد مدنی اس کی تصدیق فرماتے ہیں۔

"جب سید احمد صاحب کا ارادہ سکھوں سے جنگ کرنے کا ہوا تو انگریزوں نے اطمینان کا سانس لیا اور جنگی ضرورتوں کو مہیا کرنے میں سید صاحب کی مدد کی ——"

(نقش حیات جلد دوم ص۱۲)

ؔ "طواف گل کو بھلا کر چمن سے کی ہجرت
یہ تتلیوں کی روایات سے بغاوت تھی"

انگریز اطمینان کا سانس بھلا کیوں نہ لیتا اور سید صاحب کو اس کار خیر میں امداد بہم کیوں نہ پہنچاتا کہ اس طرح سید صاحب ہندوستان بھر کے سارے جنگجو مسلمانوں کے ریوڑ کو ہنکا کر پہاڑوں میں ذبح کرنے لئے جارہے تھے ان حضرات کی سنگدلی دیکھ کر حیرت ہوتی ہے"

ؔ "گرتا ہے اپنے آپ پہ دیوار کی طرح
اندر سے جب چٹختا ہے پتھر کا آدمی"

جیسا کہ سب کو معلوم ہے اس وقت ہندوستان میں دو ہی بڑی طاقتیں تھیں جو انگریزوں کے لئے درد سر بنی ہوئی تھیں —— ایک تو پنجاب کی (مارشل ریس) جنگجو سکھ قوم دوسرے سرحدی پٹھانوں کے آزاد قبائل۔! انگریزی سیاست نے بڑی عیاری سے ایک تیر میں دو شکار کیے چنانچہ سید صاحب کو آگے بڑھا کر دونوں مقامی طاقتوں کو آپس میں ٹکرا دیا —— اس طرح اگر ایک طاقت ختم ہو جاتی تو انگریز یکسوئی سے دوسری قوت

Marfat.com

کو زیر کر سکتا تھا ـــــــــــ اور اگر دونوں ہی کمزور ہوتیں تو بھی انگریز کی چاندی تھی!

کتنے برسوں کی مسافت کا یہ حاصل ٹھہرا
اپنے دامن میں بجز گردِ سفر کچھ بھی نہیں،،

Marfat.com

ملت اسلامیہ سے غداری
انگریز کی خدمت گذاری

کہا تم نے کہ جائز ہے فرنگی کی وفاداری
بتایا تم نے ہر اک عہد میں مذہب کو سرکاری

Marfat.com

وہابیہ نے ہر جگہ اور ہر دور میں انگریز کی اطاعت و فرمانبرداری کو اپنا فریضہ دینی جانا اس تلخ حقیقت کے ثبوت میں دلائل اس قدر قوی ہیں کہ کسی کو مجال انکار نہیں۔ چنانچہ وہابیہ کے معروف مؤرخین خود اعتراف کرتے ہوئے لکھتے چلے جاتے ہیں:۔

"دوران وعظ ایک شخص نے سوال کیا کہ ـــــ سرکار انگریزی کے خلاف جہاد کرنا درست ہے یا نہیں؟ اس کے جواب میں مولوی اسمٰعیل دہلوی نے فرمایا:۔

ایسی بے رو ریا اور غیر متعصب سرکار پر کسی طرح بھی جہاد کرنا درست نہیں بلکہ اگر کوئی ان پر حملہ آور ہو تو مسلمانوں پر فرض ہے کہ وہ اس سے لڑیں اور "اپنی گورنمنٹ" برطانیہ پر آنچ نہ آنے دیں"

(تواریخ عجیبہ صـ۷۳ـ۔ مذاہب اسلام صـ۶۶ـ۔ حیات طیبہ صـ۲۹۶ـ)

جی ہاں! ـــ "اپنی گورنمنٹ برطانیہ" ـــ پر آنچ نہ آنے دیں۔

چنانچہ:۔ "سید صاحب کی برابر یہ روش رہی کہ ایک طرف لوگوں کو "سکھوں کے مقابل آمادۂ جہاد" کرتے اور دوسری جانب حکومت "برطانیہ کی امن پسندی" جتا کر لوگوں کو اس کے مقابلے سے روکتے تھے"

(الدر المنثور صـ۲۵۲ـ از مولوی عبدالرحیم صادق پوری اہلحدیث)

بھلا کیوں نہ روکتے؟ ـــ اچھے لوگ جس کا کھاتے ہیں اسی کا گاتے ہیں ـــ آخر نمک حلالی بھی تو کوئی چیز ہے ـــ

Marfat.com

سید صاحب سے بھلا کیسے ممکن تھا کہ انگریزی تھالی میں کھاتے اسی میں چھید فرماتے لہٰذا :-

"سید صاحب کا سرکار انگریز سے جہاد کرنے کا ہرگز ارادہ نہیں تھا (بلکہ انگریز کی یاری پر ایسا ناز تھا کہ) وہ اس آزاد عملداری کو "اپنی ہی" عملداری سمجھتے تھے"

(تواریخ عجیبہ مصنفہ منشی محمد جعفر تھانیسری مطبوعہ فاروقی دہلی ۱۸۹۱ء)

"اپنی سرکار" ——— اپنی عملداری ——— کتنے خوبصورت الفاظ ہیں انگریز سے کس قدر اظہار محبت ہو رہا ہے ——— انگریز کے قدموں پر والہانہ قربان ہوئے جا رہے ہیں حالانکہ ہندوستان بھر کے مسلمان اس وقت دل سے غاصب انگریز سے متنفر اور ان سے آمادۂ جہاد تھے لیکن سید صاحب بڑی خوبصورتی سے انگریزوں کی امن پسندی کا یقین دلا کر لوگوں کی نفرت کا دھارا سکھوں کی طرف موڑ رہے تھے ؎

دشمنوں سے تو بچ گئے لیکن
دوستوں کے کرم نے مار دیا

چنانچہ اسمٰعیلی جہاد سے انگریزوں کو فوری فائدہ تو یہ ہوا کہ مسلمانوں کی بھی اور سکھوں کی بھی توجہ غاصب انگریز سے ہٹ کر ایک دوسرے پر لگ گئی اس طرح انگریزوں کو سرزمین ہند پر پیر جمانے کا سنہرہ موقعہ ہاتھ آیا ——— اور یہ موقع انہی غداران ملک و ملت نے انگریزوں کو بہم پہنچایا ——— پھر بھی غلام رسول مہر کی طرح تاریخ پر ستم ڈھلاتے ہوئے جو لوگ آج "اسمٰعیل جہاد" کو انگریز کے خلاف ثابت کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں وہ دراصل حقیقت کا منہ چڑا رہے ہیں اور

Marfat.com

تاریخ کے منہ پر کالک لگا رہے ہیں۔

تاریخ کا حلیہ بگاڑنے والوں سے ہاتھ جوڑ کر التماس ہے کہ اگر ان میں ذرا سی بھی شرم و حیا باقی ہے تو زیادہ نہیں صرف ایک آدھ ہی بیان سید احمد یا اسمٰعیل دہلوی کا اپنی تائید میں، انگریز کے خلاف دکھا دیں جبکہ ہم نے ان "غداروں" کی "انگریز دوستی" کے حوالوں کی بھرمار کر دی ہے اور وہ سارے حوالے انہی کے مداح مؤرخوں کی کتب سے نقل کئے گئے ہیں ــــــ لیکن ان تمام حقائق سے قطع نظر غلام رسول "بے مہر" کا اپنا "سینہ گزٹ" ــــــ وہابیوں کے لئے ہر تاریخی ماخذ کا باوا آدم بنا ہوا ہے، جس کا غیر شائع شدہ ــــــ دفینہ نمبر ــــــ اس کے اور اس کے ہم خیال افراد کے "سینہ پر کینہ" میں ممی کی طرح حنوط شدہ موجود ہے جس کی ایک خود ساختہ مختصر سی فہرست اپنی کتاب ــــــ "سید احمد شہید" ــــــ کے شروع میں بھی دے دی ہے اس طرح دن دھاڑے تاریخ کی آنکھوں میں دھول جھونکی ہے۔

لعنۃ اللہ علی الکاذبین

"بھٹک گیا ہے کہاں قافلہ خدا جانے
کہ منزلوں پہ فقط گرد کارواں پہنچی"

Marfat.com

صلیب کی بھینٹ

مار کرتے تھے جو چھپ چھپ کے کمیں گاہوں سے
آئے نزدیک تو سب دوست ہمارے نکلے

Marfat.com

حقیقت یہ ہے کہ اپنی خود کی حقیقت تک رسائی حاصل کرنے کے لئے اہلسنت کی رہنمائی کے واسطے وہابی دانشوروں نے بڑی آسانیاں فراہم کر دی ہیں ——— سوچ اور فکر کی صحیح راہ متعین کرنے کے لئے ان کے اقراری بیانات اعتراف جرم کی حیثیت رکھتے ہیں ——— چنانچہ مشہور متعصب وہابی مصنف مسعود عالم ندوی یہ کڑوا نوالہ نگل کر زہر کا گھونٹ پیتے ہوئے لکھتے ہیں :۔

"انگریز مؤرخ "ہنٹر" ایک جگہ لکھتا ہے کہ ——— بعض کارخانوں کے مسلمان ملازم اپنے انگریز مالکوں سے چھٹی لیکر جہاد کو جایا کرتے تھے"

جی ہاں ——— جہاد کو جایا کرتے تھے ——— مسلمانوں سے جہاد کرنے کے لئے ——— صلیب کی بھینٹ چڑھنے کے لئے ——— انگریزی پالیسی کے تراشیدہ جہاد نما فساد کی قربان گاہ کی زینت بننے کے لئے جبھی تو جہادیوں کی امدادی رقمیں غاصب ہندو مہاجنوں سے واگذار کرا کے ——— "کمشنر دہلی" ——— اور ——— "ہائی کورٹ الٰہ آباد" ——— کے فیصلوں کے عین مطابق "انگریز سرکار" ——— اپنے خاص ذرائع سے سرحد بھیجنے کا انتظام فرمایا کرتی تھی۔

(مزید تفصیل کے لئے دیکھئے "ہندوستان کی پہلی اسلامی تحریک ص ۱۲۵-۱۴۰")

بھلا انگریز سرکار ایسا کیوں نہ کرتی ؟ ——— قربان کرنے سے پہلے اپنے جانوروں کو سبھی دانہ پانی دکھایا کرتے ہیں۔

چنانچہ برٹش گورنمنٹ کی انتظامیہ ——— سول سروس ———

Marfat.com

اور انگریز کارخانہ دار ـــــ تک، سب جانتے پہچانتے اور مانتے تھے کہ ـــــ مولوی اسمٰعیل غدار اور ان کا سید احمد شریر سردار بمعہ اپنے تمام مریدانِ نابکار کے ساتھ ـــــ "برٹش سرکار" کے ناہنجار مشن کی تکمیل میں لگے ہوئے تھے۔ لہٰذا انگریز سرکار اور اس کے تمام اہلکار ان فسادیوں کی مدد کرنا اپنا فرضِ عین سمجھتے تھے۔

انتہا یہ ہے کہ ـــ

مسلم کش "پادری" اور انگریز کی مہمان نوازی

انگریزی ـــــ حکام منزل بمنزل وہابی مجاہدین کی دعوت طعام کا اہتمام کرتے تھے ـــــ

جی ہاں! اس سلسلے میں خود سید صاحب کے سگے بھانجے پھوٹ پڑے۔

> "جب عشاء کی نماز ہو چکی اس وقت دیدبانوں نے عرض کی کہ کچھ مشعلیں ہماری طرف آرہی ہیں اسی گفتگو کے دوران کیا دیکھتے ہیں کہ ایک انگریز گھوڑے پر سوار مختلف قسم کے کھانے لے کر کشتی کے قریب کھڑا ہے اور پوچھتا ہے کہ:۔ پادری صاحب کہاں ہے؟ سید صاحب نے کشتی سے جواب دیا:۔ "میں یہاں موجود ہوں"! انگریز فوراً گھوڑے سے اترا اور (تعظیماً) اپنی ٹوپی سر سے اتار کر کشتی میں سید صاحب کے پاس حاضر ہوا مزاج پرسی کے بعد عرض کیا کہ ـــــ میں نے اپنے نوکروں کو قافلے کی اطلاع کے لیے متعین کر رکھا تھا آج خبر ملی کہ آپ مع قافلے کے اس طرف آرہے ہیں

Marfat.com

—— یہ خوش خبری سنکر میں نے ما حضر
تیار کیا اور خدمت میں حاضر ہو گیا ۔

(سوانح احمدی از مولوی محمد جعفر تھانیسری ص۴۹)

سبحان اللہ! —— مسلمان پادری اور انگریز کی "اسلام نوازی"
! کیا عجب تماشا تھا —— !

—— "کفر و اسلام" کا یہ کیسا خوبصورت سنگم تھا —— !
عیسائی سردار سر سے ٹوپی اتار کر مجاہدین کی تعظیم کے لئے جھکے ——
خندہ پیشانی سے ان کا استقبال کرے —— لذت کام و دہن کے لئے
انہیں ما حضر پیش کرے —— آج تک دشمنانِ اسلام کی طرف
سے اس حسنِ اخلاق کی مثال پیش کرنے سے تاریخ عاجز ہے —— مگر
تاریخ کی یہ تشنگی مشہور وہابی مؤرخ سید ابوالحسن ندوی نے دور کر دی چنانچہ
انگریز سرکار کی ایسی بہت سی لذیذ دعوتوں کی چٹ پٹی یادوں کو بڑے مزے
لے لے کر بیان کیا ہے چنانچہ "مسلمان پادری" کے "انگریزی کھانوں" کا
اگر آپ بھی چٹخارہ لینا چاہیں تو دیکھیں ۔

(سیرت سید احمد شہید ص۲۱۷-۱۸)

لیکن یہ سوچ لیجئے کہ در اصل یہ سرحدی مسلمانوں کے خونِ ناحق کا معاوضہ
تھا بالفاظ دیگر یہ دستر خوان، مسلمانوں کے خونِ جگر اور لختِ جگر سے سجایا
گیا تھا —— ! —— کیا واقعی آپ اس قدر بھوکے ہیں کہ پیٹ کا جہنم بھرنے
کے لئے یہ حنظل زہر مار کریں گے ؟ —— بہر حال آپ پسند کریں یا
نہ کریں وہابی مجاہدین نے مزے لے لے کر یہ سب کچھ نوشِ جاں فرما لیا
اور ڈکار تک نہ لی —— کھانے سے پہلے یہ تک نہ پوچھا کہ آخر اس حرام

Marfat.com

طعام کا اہتمام کس نے کرایا ہے اور کیوں کرایا ہے ؟ ؟ ____ اس
انگریز حاکم کو مجاہدین کی آمد کی خوش خبری کس ایجنسی نے بہم پہنچائی ؟
____ اور پھر سید صاحب کے حضور حاضر ہوکر، ٹوپی اتار کر، سر
جھکا کر، وہابی سردار کا شایانِ شان استقبال کرنے کی ترغیب کس نے دی ؟
____ وہابی مجاہدین کے قافلے کے پہنچنے سے پہلے پہلے ان کی
خاطر تواضع کی ہدایات کہاں سے موصول ہوئیں ؟
سید صاحب کے ____ "روحانی تصرفات" ____ سے یہ کسی ____
"اسلامی خبر رساں ایجنسی" ____ کی کارکردگی تو ہو نہیں سکتی کیونکہ ____
"سید اینڈ کمپنی" ____ تو سرے سے روحانیت ہی کی قائل نہ تھی ! اس لئے
ماننا پڑے گا کہ یہ تو نری ____ "انگریز کی جاسوسی مشین" ____ کی کرشمہ
سازی تھی کہ ____ "وہابیہ کے غول بیابانی" ____ کی خوراک رسانی
کا منزل بمنزل شیطانی انتظام کیا جا رہا تھا ____ "کالے پادری" ____
کی تن پروری کے لئے وہیں سے ____ "ابلیسی احکامات" ____
صادر ہو رہے تھے ____ یقیناً یہ انگریز کی دعوت تھی کوئی قدرتی
"من و سلویٰ" تو نہ تھا کہ یونہی آسمان سے نازل ہو گیا ! ۔
ماننا پڑے گا کہ درپردہ ایک ____ "مسلم کش پادری" ____
کے لئے ____ "اسلام دشمن انگریز" ____ کا یہ چڑھاوا تھا !
نصاریٰ کے ٹکڑوں سے پلنے والے ____ "مسلم کش پادری کیا ..
____ "اسلام کی نشاۃ ثانیہ" ____ کرنے جا رہے تھے ؟ ____
بھلا یہ کیسی ____ "خلافتِ اسلامیہ" ____ تھی جسکی
بنیاد ____ اسلام دشمن انگریزوں ____ کی مدد سے رکھی جا رہی

Marfat.com

تھی؟ ــــ دراصل یہ تو بزی ــــ "خلافت شیطانی" ــــ ہی تھی جو ــــ "انگریز دشمن مسلمانوں" ــــ سے جنگ کرنا سکھاتی ہے! ــــ جو مسلمانوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے مختلف فرقوں میں بانٹتی ہے! ــــ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت و الفت کو دلوں سے مٹاتی ہے۔ اور آدمی کو اپنے بزرگوں کے حق میں دلیر و گستاخ بناتی ہے! ــــ لیکن انگریز سرکار کا فرمانبردار و جان نثار ہونے پر فخر کرنا سکھاتی ہے ــــ

ہندو راجہ کی مجاھد نوازی

"برٹش پالیٹکس کی فعال مشنری" ــــ کا یہ کارنامہ تھا کہ "دشمنانِ اسلام" کی جانب سے ــــ "وہابی وِرندوں" ــــ کو راتب برابر ملتا رہا۔ چنانچہ:۔

"گوالیار میں مہاراجہ کی طرف سے مہانداری کا پورا انتظام تھا ــــ کئی مرتبہ ہندو راؤ نے دعوتیں کیں۔

ایک دعوت کی تفصیل راویوں نے یوں بیان کی ہے کہ ــــ مرہٹی کھانا بھی پکوایا ــــ شیر مال ــــ پراٹھے ــــ پلاؤ ــــ متنجن ــــ قلیہ ــــ فیرینی ــــ یاقوتی ــــ کباب ــــ پسندے ــــ مرغ بریاں وغیرہ بھی تیار کرائے بعض بلند پایہ ساتھیوں کے ہاتھ ہندو راؤ نے خود دھلوائے۔

کھانے کے بعد جو پان پیش کئے وہ سب ورق طلا میں ملفوف تھے ــــ بہت سے تحائف خوانوں میں

Marfat.com

لگا کر نذر کے لیئے لائے گئے ان میں موتیوں کا
ایک بیش بہا ہار اور دو چغے بھی تھے جن پر زری کا
نہایت عمدہ کام تھا"

دیکھا آپ نے؟ ——— "ہندو راؤ" نے بعض بلند پایہ مجاہدوں کے ہاتھ خود دھلوائے! ——— جی ہاں! ——— مجاہد تو خود اپنی زندگی سے ہاتھ دھوئے بیٹھے تھے۔ بھلا ان کے ہاتھ مہاراجہ کیوں نہ دھلواتا! ——— وہ ہندو راؤ تھا کھلی آنکھوں دیکھ رہا تھا کہ ——— "وہابی بکرے" ——— "صلیب کی بھینٹ" ——— چڑھنے جا رہے ہیں! ——— جس قدر ہو سکے انہیں چراؤ چگاؤ اس طرح انگریز کی خوشنودی حاصل کرے ——— "ہندو چراگاہوں" ——— کو ——— "انگریز کے ٹڈی دل" ——— سے بچاؤ ——— اسی لئے ہندو راؤ نے ——— ان ——— "چغدوں" ——— کو چغے پہنائے ——— "وہابی گلہ بانوں" ——— کے گلے میں موتیوں کے ہار ڈالے۔ ——— کیونکہ وہابی اپنے گلے میں انگریز کی غلامی کا لعنتی طوق ڈالے ہوئے تھے ہندو راؤ نے دیکھ لیا تھا! ——— اور خوب سمجھ لیا تھا! ——— ! ——— ! لیکن سیدھے سچے مسلمانوں کی سمجھ میں آج تک یہ بات نہ آسکی! ———
البتہ ہندو تو گھاگ ہوتا ہے اس نے جہاد سے پہلے ہی کرائے کے ٹٹوؤں کو بھانپ لیا تھا ——— اگر یہ محض الزام ہے تو پھر بتائیے کہ ان ٹکڑ گدھوں کو چرانے سے ہندوؤں کا اپنا بھی تو کوئی مقصد ہوگا ورنہ ہندو جیسی چالاک اور سود خور قوم اتنا کچھ خرچ کرے اور وہ بھی زوال پذیر مسلمانوں کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیئے ناممکن قطعی ناممکن!

Marfat.com

جہاں تک غلام رسول مہر نہ ہوتے تو ان سے یہ سوال کیا جا سکتا تھا۔ آخر ہندو رجا نے کس ——— "سلام دوستی" ——— اور جون میں ——— تا سلامی جہاد ——— کی خوشی میں اس خوان یغما کا ... نے ... کے لئے انتظام کیا تھا؟ ہندو کو جہاد... سے بھلا کیا نسبت؟ تاریخ کو مسخ کرنے والے بھلا اس کا کیا جواب دیں گے بہرحال

ے
عیاں را چہ بیاں!

بدھو کی عقامندی | اسمٰعیلی لشکر کی راہ میں انگریزی سیاست کا یہ حسن انتظام دیکھ کر ہی ——— بدھ رام ——— یعنی "بدھو" کو بھی عقل آگئی ——— اور یہ روایت عقل کے مارے غلام رسول مہر نے بیان کی۔ چنانچہ لکھتا ہے:۔

"پشاور میں بدھ رام نام کا ایک مشہور سیٹھ تھا (جہاد تھا) وہ سید صاحب کی خدمت میں آیا تو نقد روپے کے علاوہ انگور۔ انار۔ پستہ۔ بادام۔ ناشپاتی اور بہی کی "ٹوکریاں اور تھیلے لایا"۔

(سید احمد شہید ص۲۵۵ از غلام رسول مہر)

——— تاکہ اسمٰعیل کے لشکری پستے بادام کھائیں اور اپنی جان بنائیں! ——— آخر سرحدی پٹھانوں سے انہیں جہاد کرنا تھا اور پھر ان کی لڑکیوں سے زبردستی نکاح ثانی کا فریضہ بھی تو ادا کرنا تھا ——— اسی لئے یہ سب ضیافتیں اور انگریزی پالیسی کی سوغاتیں تھیں!۔!۔!

آپ کا غلام ہری رام | "ہری رام کشمیری کادیاں (غازی آباد میں) تحصیل دار تھا۔۔۔۔

Marfat.com

...... نیازمندانہ حاضر ہوا ______
اور شیرینی کے علاوہ کچھ روپیہ بھی بطور نذر پیش کیا"
(سید احمد شہید ص۱۲۶)

کیوں نہ پیش کرتا! ______ آخر وہ انگریز سرکار کا ایک ذمہ دار تحصیلدار تھا ______ اپنی ذمہ داری کا اسے پورا پورا احساس تھا اور انگریز سرکار کی خوشنودی کا بھی پاس تھا! ______!! اسی لئے "نیازمندانہ" سید صاحب کے حضور حاضر ہوا۔

اس طرح جب ہندو اہلکار انگریز سرکار کی خوشنودی حاصل کرنے میں لگے ہوئے تھے تو پھر انگریزی چھاؤنی میں گوشت سپلائی کرنے والا مسلمان ٹھیکیدار بھلا کیوں پیچھے رہتا ______ چنانچہ :-

"محمد تقی قصاب نے جو انگریزی فوجوں میں گوشت کا بڑا ٹھیکیدار تھا ______ شیرینی پارچہ جات اور نقد کے کئی کئی خوان نذر پیش کیئے"
(سید احمد شہید ص۱۹۲)

انگریزی فوجوں میں گوشت کا ٹھیکیدار یہ گرانقدر نذر سید صاحب کو بھلا کیوں نہ پیش کرتا آخر ٹھیکیدار ٹھیکیدار کو پہچان گیا وہ جان گیا کہ انگریزوں سے سید صاحب نے خونِ مسلم بہانے کا ٹھیکہ لیا ہوا ہے!
چنانچہ یہ سب کچھ خونِ مسلم ہی کا معاوضہ تھا جو ادا کیا جارہا تھا!۔

Marfat.com

پیری مریدی کا ڈھونگ

*

سرحد میں ہڑبونگ

ذخیرہ

زباں پہ حرفِ خلوص اور دل میں زہرِ نفاق
یہ دوستی ہے تو پھر اور دشمنی کیا ہے

Marfat.com

مشہور بات ہے کہ سرحد میں خوش عقیدہ سُنی مسلمان رہتے ہیں جو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے بے پناہ عقیدت ومحبت رکھتے ہیں ــــ اس نسبت سے سادات کرام اور پیرانِ عظام کی بڑی قدر ومنزلت کرتے ہیں۔

اسی امید میں ہر موج ہوا کو چوما!
چھو کے شاید مرے یاروں کی قبا آئی ہے

پٹھانوں کی شاید اسی خوش عقیدگی سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے انگریزی گماشتوں نے بڑی عیاری سے کام لیا ــــ اور پیری مریدی کا جال پھیلایا ــــ چنانچہ سید احمد نے بڑی مکاری سے خود تو "پیر ومرشد" کا روپ دھارا ــــ مولوی اسمٰعیل اور دیگر حواریوں کو ــــ اپنا ــــ "مرید" ــــ کہلانے کا سوانگ رچایا ــــ اس طرح انگریزی پالیسی کے تحت ــــ "وہابی گرو گھنٹال" ــــ پیری مریدی کا چکر چلاتے ہوئے سرحد میں داخل ہو گئے ــــ!

حالانکہ وہابی تو سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم تک کو اپنا پیر ومرشد نہیں مانتے ــــ بلکہ محض اپنا جیسا ــــ "بشر" ــــ جانتے ہیں ــــ بہت سے بہت اپنا "بڑا بھائی" ــــ گردانتے ہیں ــــ اور عقیدہ رکھتے ہیں کہ ــــ حضور مٹی میں مل کر مٹی ہو گئے ــــ! (اگر یقین نہ آئے تو دیکھئے خود اسمٰعیل دہلوی کی کتاب تقویۃ الایمان صفحہ ۲۳)

ان کے بڑوں کا عقیدہ تھا کہ :۔

Marfat.com

"ہمارے ہاتھ کا عصا ـــــ محمد ـــــ سے بہتر ہے کہ اس سے کتے بلے کو تو مار سکتے ہیں ـــــ لیکن حضور تو مر گئے اب ان سے کوئی فیض نہیں ـــــ!"

(تفصیلی حوالہ کے لئے دیکھئے الدرر سنیۃ + شہاب ثاقب)

وہابیوں میں بدعقیدگی کا جہاں یہ عالم ہو وہاں پیرومرشد کی روحانی عظمت اور فیض رسانی کا بھلا کون قائل ہوگا ـــــ یہ تو سب انگریزی پالیسی کا چکر تھا۔ جس نے سب کو مکرم بنا دیا تھا۔

بہرحال یہ جادو خوب چلا۔

چنانچہ اس سلسلے میں تاریخ ہزارہ بتاتی ہے۔ کہ:۔

"۱۲۴۲ھ میں قندھار اور پشاور کی طرف سے علاقہ یوسف زئی میں آئے اور تورڈھیر میں ڈیرہ ہوا ...... اس وقت اس ملک میں ان کی شہرت یہ ہوئی کہ خلیفہ سید احمد ایک شخص عرب سے آیا ہے اور خرق عادت عجائب اس سے ظاہر ہوتے ہیں اور ...... اکثر لوگ اسی روز اور کچھ لوگ دوسرے تیسرے روز آ کر اس سے مرید ہوئے اور کسی نے کوئی عجائب چیز خرق عادت کی ان سے نہ چاہی۔ گویا اس کی شکل ہی کو خرق عادت تصور کر لیا ـــــ اور ایک ہفتہ کے اندر ہی تمام لوگ جاہل، عالم، غنی، فقیر سب مرید ہو گئے۔ اس وقت اخوند صاحب

Marfat.com

سوات والا اور ملاں کوٹھ والے بھی مرید
ہوئے (تواریخ ہزارہ تالیف محمد اعظم
بیگ مطبوعہ لاہور ۱۸۷۴ء جلد دوم ص ۲۲-۲۳)

بہار آتے ہی خوش ہو چلے تھے دیوانے
یہ نامراد ہواؤں کا رخ نہ پہچانے

سید صاحب کی امارت کا قیام

"تم سادہ مزاجی سے مٹے پھرتے ہو جس پر
وہ شخص تو دنیا میں کسی کا بھی نہیں ہے"

منافقت کا یہ رنگ بھی چشم فلک نے دیکھا کہ تقیہ باز سید احمد اینڈ کمپنی نے پٹھانوں کی سادگی اور خوش عقیدگی سے بھرپور فائدہ اٹھاتے ہوتے یہاں بھی بڑے زور و شور سے سکھوں کے خلاف جہاد کا پروپیگنڈہ شروع کر دیا۔ —— پٹھان تو تھے ہی سکھوں کے کٹر دشمن —— نعرۂ جہاد سن کر آمنا صدقنا کہتے ہوئے سید صاحب کی طرف لپکے اور سکھوں سے جہاد کے نام پر ان کی بیعت کرنے لگے۔ اس طرح سید صاحب ازخود —— "امیر المؤمنین" —— بن گئے۔ ——!

ان سیدھے سادے مسلمانوں کو بھلا کیا معلوم تھا کہ —— یہ سنہرے دعوے اور خوش نما نعرے لگانے والے اندر سے دراصل —— "کٹر وہابی" —— ہیں۔ اور انگریزوں کی مدد سے اس علاقے

Marfat.com

میں ـــــــ "ریاست وہابیہ" ـــــ قائم کرنے آئے ہیں ــــ

"اتنا تو دل نریب نہ تھا دامِ زندگی
لے آئے اعتبار کے سانچے میں ڈھال کر"

سرحدی مسلمانوں نے ان نوواردوں کو پکا سچّا مسلمان جاکر ان پر کامل اعتماد کرلیا۔ چنانچہ اس طرح جذبۂ جہاد سے سرشار ہوکر انہوں نے متفقہ طور پر سیّد صاحب کو اپنا ـــــ "امیر مطلق" ـــــ بنا لیا ـــــ!

(مزید تفصیلات کے لئے دیکھئے "شاہ ولی اللہ اور ان کی سیاسی تحریک" ازمولوی عبید اللہ سندھی)

"اک والہانہ شوق سے بڑھتے چلے گئے
ہم امتیاز ساحل وطوفاں نہ کر سکے"

اس بڑھتی چڑھتی ہوئی کامیابی نے "امیر مطلق" کو "مطلق العنان" بنادیا چنانچہ آپے سے باہر ہوکر ـــــ اس نے درویشی ومسکینی کا مصنوعی لبادہ اتار پھینکا اور ننگے وہابی کی صورت میں پبلک کے سامنے آگئے اور کھل کر وہابی عقائد کی کیچڑ اچھالنے لگے۔ آخران کا یہ "سٹری پن" اس قدر رنجاور کہ گیا کہ ہر جگہ سرحد میں وہابیت کی نجاست بکھرنے لگی ـــــ کھلے عام بزرگان دین کی توہین وتضحیک کرنے لگے !! اولیائے کرام کو ملحد ومشرک ٹھہرانے لگے !! الغرض اہل سنّت کے نورانی مینار گرانے لگے !!!

"کس کو معلوم تھا کہ عہدِ وفا
اس قدر جلد ٹوٹ جائے گا"

چنانچہ:۔ جب اختلاف مذاہبی میں بحث شروع کی تو حضرت

Marfat.com

امام اعظم ابو حنیفہ سے لے کر جس قدر امام اور اولیاء
اللہ خاندان قادریہ چشتیہ نقشبندیہ اور سہروردیہ
وغیرہ میں گذرے ہیں ان کو ملحد اور مشرک اور بدعتی
"آمین بالجہر" کی طرح پکار کر کہنا شروع کر دیا۔"
(فریاد مسلمین ۱۳۱۱ھ از منشی محمد حسین محمود مطبع ریاض ہند امرتسر)

"پرانی شاخوں کے سائے بھی بوجھ کہلائے
شجر گرے نہیں تو کاٹ کر گرائے گئے"

انتہا یہ کہ بے لگام ہو کر اپنی خود سرفرعونیت کا ثبوت دیتے ہوئے
عشر کی آمدنی کو شرعی طریقے پر خرچ کرنے کے بجائے اپنی دھابیانہ صف
بندی پر بے دریغ خرچ کرنے لگے۔

کسے خبر تھی ہمیں راہبر ہی لوٹیں گے
بڑے خلوص سے ہم کارواں کیساتھ رہے

اور ساتھ ہی ساتھ مجبور کرنے لگے کہ:-

"سب لوگ حقیقی معنی میں مسلمان بن جائیں ــــ
اسی صورت میں اطاعتِ امام کی حقیقت سے آگاہ
ہو سکتے ہیں ــــ اسی صورت میں بدعات و منکرات
اور معصیت سے پاک ہو کر خدا اور رسول اور اولی الامر
کی فرمانبرداری کا حق ادا کر سکتے ہیں۔"
(حقائق بالاکوٹ از شاہ حسین گردیزی)

لو بھئی! سکھوں سے جہاد کرنا تو بھول گئے ــــ یہاں ــــ سرحدی
مسلمانوں کو ــــ حقیقی معنی میں مسلمان ــــ بنانے کا فریضہ بڑ۔

Marfat.com

شمشیر ادا فرمانے لگے ـــــــ اس طرح وہابیت کا خوں آشام دور شروع ہوا۔ ؎

وہ لوگ جن کی رفاقت پہ ناز تھا ہم کو
وہ لوگ ایک قدم بھی تو ساتھ دے نہ سکے

آخر کار عوام میں وہابی مجاہدین کے خلاف نفرت و حقارت اور طرح طرح کی بدگمانیاں پھیلنا لازمی تھیں۔ چنانچہ لوگ سوچنے لگے :۔

" شاید یہ انگریزوں کے مشورے سے واسطے فتح اس ملک کے آیا ہے ـــــــ جہاد کا نام فرضی مقرر کیا ہے ۔"

(تفصیلات کے لئے دیکھئے ، تواریخ عجیبہ ص ۲۳ تا ۲۵)

سیّد صاحب کی خلافت و امامت کا اعلان

سیّد صاحب نے لوگوں کو جب برگشتہ ہوتے دیکھا تو اپنے ہمزادوں سے صلاح مشورہ کیا جو کچھ طے پایا اس کے مطابق آخری پانسہ پھینکا ! چنانچہ خود کو ـــــــ " امام برحق ـــــــ مامور من اللہ " ـــــــ اور " مہدی زماں " ہونے کا دعویٰ ٹھونک دیا ! ؎

شوق بزم احمد، ذوق شہادت ہے مجھے
جلد " مومن " لے پہنچ اس مہد دوراں تلک

اس نعرہ کو انہوں نے اپنے آخری حربہ کے طور پر استعمال کیا اس

Marfat.com

لئے اسے تسلیم کرنا اور نہ کرنا ــــــ اسلام اور کفر قرار دے دیا یعنی سید صاحب کو جو نہ مانے وہ کھلا کافر اور قابل قتل۔ ؎

"اپنے تیور تو سنبھالو کہ کوئی یہ نہ کہے
دل بدلتے ہیں تو چہرے بھی بدل جاتے ہیں"

واقعی اس طرح دل کی سیاہی مکروہ چہرے پر ابھر آئی ــــــ!

اچنانچہ نادر شاہی اعلان ہوا کہ:۔

"میرے ساتھی جنہوں نے اس منصب کا اقرار کیا ہے عزت اور وجاہت کے منصب پائیں گے اور مخالفین جنہوں نے میرے اس منصب کا انکار کیا ہے ہلاکت اور ذلت میں ڈالے جائیں گے۔ میرے مخالف کا ساتھی بلاشبہ کفار و منافقین اور یزید شقی کے ٹولے سے ہے۔" (مکاتیب سید احمد شہید مرتبہ مولانا غلام حسین ساہووالہ ضلع سیالکوٹ لاہور ۱۹۰۵ء ورق، ۴، ۵۔ ۱۰۸)

؎
جن پتھروں کو ہم نے عطا کی تھیں دھڑکنیں
ان کو زباں ملی تو ہمیں پر برس پڑے

بہرحال سید احمد بریلوی نے جو یہ مصرعہ طرح دیا تو ان کے وہابی لشکر کے کمانڈر انچیف اسمٰعیل دہلوی نے گرہ لگائی:۔

"جو شخص آں جناب کی امامت ابتداء ہی سے قبول نہ کرے ــــــ یا قبول کرنے کے بعد اس سے انکار کرے وہ ایسا باغی ہے کہ ــــــ اس کا خون بہانا حلال ہے ــــــ اس کا قتل کرنا کافروں کے قتل

Marfat.com

کی طرح عین جہاد ہے ـــــــ کیوں کہ احادیث
متواترہ کے حکم سے ـــــــ ایسے لوگ کتے کی چال
چلنے والے ملعونین اشرار ہیں ـــــــ اعتراضات
کرنے والے کے اعتراضات کا جواب تلوار کی مار ہے"
(مکتوبات سید احمد شہید ص ۱۲۹ مکتوبات ۳۱)

۵ رعنائیاں چمن کی تو پہلے بھی کم نہ تھیں
اب کے مگر سجائی گئی شاخِ دار بھی

الاماں والحفیظ! ـــــ اس ایک بیان سے خونخوار دہابی کی خوفناک تصویر ابھر کر سامنے آتی ہے۔

ذرا ان لفظوں کی سختی، درشتی اور کرختگی تو ملاحظہ فرمایئے ـــــ جو حضرت کی امامت کے منکرین کے لئے وہابی لشکر کے کمانڈر انچیف کی جانب سے استعمال کئے گئے تھے کہ ـــــ "ایسے لوگ کتے کی چال چلنے والے ملعونین اشرار ہیں" ـــــ "ان کا قتل کرنا کافروں کے قتل کی طرح عین جہاد ہے" ـــــ معلوم نہیں کہ ظالم نے کن ـــ "احادیث متواترہ" سے یہ سب کچھ جائز قرار دے دیا۔ ـــــ حوالہ تو ایک حدیث کا بھی نہ دیا ـــــ بس معترض کا علاج تلوار کی مار تجویز کیا۔ یہ سب کچھ بالکل اسی طرح سے ہوا جس طرح اس سے پہلے ان کے پیش رو ابن عبدالوہاب نجدی نے سرزمین عرب میں اپنی تلوار لہرا کر اعلان کیا تھا کہ:

"انی ادعوکم الی الدین وجمیع ما ھو تحت السبع الطباق مشرك علی الاطلاق ومن قتل مشرکا فله الجنة"

ترجمہ:۔ میں تمہیں دین کی دعوت دیتا ہوں اور جو مخلوق ہفت آسمان

Marfat.com

کے نیچے ہے وہ سب کی سب مشرک ہے اور جس نے مشرک کو قتل کیا اس کے لئے جنت ہے)

بس پھر کیا تھا۔

"اس عقیدہ کی وجہ سے وہابیوں نے ——— اہلسنت ——— اور ان کے علماء کا قتل مباح کیا ہے"

(فقہ حنفیہ کی بنیادی کتاب ——— "ردالمحتار" ——— کے حاشیہ درمختار ——— میں عالم اسلام کے متبحر عالم علامہ شامی کا بیان)

بالکل اسی طرح اسمٰعیل دہلوی نے ——— سید احمد ——— کو ——— امام برحق "مامور من اللہ" ——— ٹھہرا کر ان کی امامت کے منکر کو "واجب القتل" قرار دے دیا ——— اچھ سمجھ میں نہیں آتا کہ اس طرح انہوں نے ——— "رافضیوں" ——— کے مسلک کو لیا یا "خارجیوں" کا طریقہ کار اپنایا ——— کیوں کہ ——— امامت ——— کا مسئلہ تو ——— "رافضیوں" ——— کا ہے ——— اور ——— گناہ کبیرہ ——— کے مرتکب کا خون بہانا "خارجیوں" کا مسلک ہے۔! اہلسنت ان دونوں فتنوں سے بری الذمہ ہیں۔ چنانچہ اہل سنت وجماعت نے نہ کبھی "امامت" کا مسئلہ کھڑا کیا اور نہ گناہ کبیرہ کے مرتکب کو واجب القتل قرار دیا۔ بلکہ اہل سنت کا ایمان ہے کہ ——— اسلام میں کسی قسم کے دعوی کو چاہے وہ دعویٰ مجددیت یا مہدی ہونے کا ہو اگر اس شرط کے ساتھ مشروط کر دیا جائے کہ اس دعویٰ کو تسلیم کرنے والا ——— "مسلمان" ——— اور تسلیم نہ کرنے والا ——— "کافر" ہوگا ——— تو ایسا کرنے والا اسلام کے نزدیک خود کافر ہو جاتا ہے۔ مگر

Marfat.com

مقاماتِ فکر و نظر کون سمجھے
یہاں لوگ نقشِ قدم دیکھتے ہیں

وہابی درندے اور سرحدی بھیڑیں

غرضکہ مولوی اسمٰعیل دہلوی نے پہلے تو سید احمد کو پٹھانوں میں بکمال عیاری پیر و مرشد کی حیثیت سے متعارف کرایا —— پھر "امیر المومنین" —— قرار دے کر جہاد کے نام پر پٹھانوں سے ان کی بیعت لی —— اس طریقہ سے بھی ہوس اقتدار نہ بجھی تو پھر سید صاحب کو —— "مامور من اللہ" —— قرار دے کر تمام مسلمانوں کا —— "امام برحق" بناڈالا۔ اور غضب یہ کیا کہ ان خرافات پر ایمان نہ لانے والوں کے حق میں فتوٰۂ قتل جڑ دیا۔

وہابی لشکر جرار کے کمانڈر انچیف مولوی اسمٰعیل کا یہ نادر شاہی اعلان عام ہوتا تھا کہ —— مسلم آبادیوں پر خونخوار وہابی درندے ٹوٹ پڑے —— ہر طرف سنیوں کا قتل عام شروع ہو گیا۔ —— ہائے افسوس!

تم نے تو یہ کہا تھا اجالا کرینگے ہم
تم نے تو سب چراغ گھروں کے بجھا دیئے

سکھوں سے جہاد کا چکر —— سرحد کے سُنّی مسلمانوں سے ٹکر

یہ کس کافر نے لی انگڑائیاں صحن گلستاں میں
قیامت چھپتی پھرتی ہے گلوں کے چاک داماں میں

Marfat.com

مختصر یہ کہ ۷ ارجنوری ۱۸۲۶ء کو مولوی اسمٰعیل دہلوی اپنے پیر و مرشد سید احمد رائے بریلی اور مجاہدین کے لشکر جرّار کے ساتھ ——— گوالیار اجمیر، سندھ، بلوچستان، قندھار، غزنی، کابل، چار باغ، جلال آباد، اور پشاور ہوتے ہوئے علاقہ "ہشت نگر" پہنچے تھے جہاں سید صاحب کے "مامور من اللہ" ——— "امام برحق" ——— ہونے کا دعوٰی کیا گیا۔ بس یہیں سے مسلمانوں کے خلاف جہاد کا آغاز ہوا۔ کیا تماشہ ہے کہ ——— سکھوں کے سارے مرکزی مقامات ——— امرت سر اور لاہور وغیرہ کو چھوڑ کر، بلکہ پورے پنجاب کو نظر انداز کر کے ——— صوبہ سرحد ——— جا کر جہاد کا فریضہ ادا کیا جو "صحیح العقیدہ سُنّی حنفی" مسلمانوں کا گڑھ ہے ——— جہاں کے پٹھان کٹر مسلمان ہوتے ہیں۔ اور فرنگیوں کے ازلی دشمن ہیں ——— کیا غضب ہے کہ یہ وہابی جلّاد انہیں سادہ لوح مسلمانوں سے جا ٹکرائے ——— راستے بھر نہ انہیں کوئی ہندو ملا، نہ انگریز نظر آئے اور نہ ہی یہیں وہ سکھوں کے مقابل آئے !!!

تم آسمان کی بیٹی ہو اے سمن پیکر

مری زمین پہ کس مصلحت سے آئی ہو؟

اگر وہ سچے مجاہد تھے تو ——— سکھوں کا قریبی مرکز "امرت سر" تو سامنے ہی تھا ——— یہیں جہاد کا فریضہ ادا فرمایا ہوتا ——— مگر لطف کی بات یہ ہے کہ مجاہدین کے لشکر کی راہ میں تو اتنا بڑا صوبہ پنجاب بھی حائل نہ ہوا جہاں سکھوں کی باقاعدہ حکومت قائم تھی مگر وہابیوں کی عیاری کہ بکمال ہوشیاری سکھوں کے معروف مرکزی مقامات کا باہر ہی باہر

Marfat.com

چکر لگایا طواف فرمایا آخرکار سرحد میں آکر "صحیح العقیدہ سُنّی مسلمانوں" پر اپنی تیغوں کو آزمایا۔ ——— ! واقعی اس طرح فریضۂ جہاد ادا کرنے کے لئے انہوں نے "صحیح مقام" اور "صحیح لوگوں" کا انتخاب فرمایا۔ بھلا ایسا کیوں نہ کرتے کہ اس طرح وہابیوں کو انگریزوں کی وفاداری اور ہندوؤں کی خدمت گذاری کا بھی تو کچھ حق ادا کرنا تھا ——— !

"نظر کے سامنے ہیں گلشنِ عالم کی تاریخیں
وہیں بجلی گری ہے جس گلستاں پر بہار آئی"

Marfat.com

وہابی مجاہدوں سے سرحدی سُنّیوں

کی

اعتقادی جنگ

تجھ سے میں کس طرح اظہارِ عقیدت کرتا
لفظ سُوجھے تو معانی نے بغاوت کر دی

Marfat.com

سر سید احمد خاں نے "وہابیوں کے مسائل کو اچھا نہ سمجھنے" کے جواز میں، ـــــ سُنّی المذہب ـــــ حنفی پٹھانوں کے عقیدے کی پختگی" کا جو اعلان کیا تھا آپ کی نظر سے پہلے ہی گذر چکا ہے۔ اب اعتقادی اختلاف میں علمائے اہلسنت کو حق بجانب قرار دیتے ہوئے شیخ محمد اکرم اعتراف کرتے ہیں :۔

"بعض "مخلص" قدیم الخیال ہستیوں کو بھی سید صاحب کے بعض ساتھیوں کے طور طریق بلکہ "عقائد" بھی کھٹکتے تھے۔ نتیجہ یہ ہُوا کہ سرداران پشاور اور "علما" کا مجاہدین کے خلاف ایک متحدہ محاذ قائم ہو گیا ـــــ مجاہدین کے خارج از اسلام اور واجب القتل ہونے کے فتوے دئے گئے۔"

٥

ایسا نہ ہو کہ درد بنے درد لا دوا
ایسا نہ ہو کہ تم بھی مداوا نہ کر سکو

(موج کوثر صـ ۳۲)

مؤرخ دیوبند کی اس عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ مجاہدین کے واجب القتل ہونے کے فتوے ـــــ اعتقادی اختلاف کی بنا پر دئے گئے تھے ـــــ آخر ـــــ "مخلص اور قدیم الخیال ہستیوں" ـــــ کو نام نہاد مجاہدوں کے عقائد کیوں کھٹکے ؟ ضرور کچھ گڑبڑ گھٹالا اور دال میں کالا تھا ـــــ یہ تو کچھ زیادہ ہی سنگین نوعیت کا معاملہ تھا ـــــ! ورنہ "واجب القتل" ہونے کا فتوے بڑی اہمیت رکھتا ہے ـــــ اور اسے

Marfat.com

آخری حربہ کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے

سرحدی علمائے کرام میں مجاہدین کی مخالفت کا مرکزی کردار حضرت شیخ عبدالغفور اخوند سواتی نے ادا کیا :-

" اخوند صاحب سوات کے بہت بڑے پیر
اور ملا تھے۔ حضرت سید احمد بریلوی کے حلقۂ ارادت
میں داخل ہو گئے تھے لیکن جب ان کے خلاف وہابیت
کا الزام لگایا گیا تو یہ نہ صرف ان سے علیحدہ ہو گئے
بلکہ عام روایت کے مطابق ان کی مخالفت میں سکھوں
اور پٹھانوں سے مل گئے ۔" (مولوی محمد علی قصوری
مشاہدات کابل و یاغستان ص۲۶)

یعنی اخوند صاحب نے وہابیت کی مخالفت میں سکھوں اور پٹھانوں سے اتحاد کر لیا تھا حالانکہ وہ ابتداء میں سیّد صاحب سے وابستہ تھے لیکن جب یہ سربستہ راز کھلا اور قصہ وہابیت کا چھڑا تو اخوند صاحب نہ صرف الگ ہوئے بلکہ پرزور مخالفت کی غرضکہ آپ کی مخالفت کی وجہ سے مریدین، علماء خوانین اور عوام بھی مکمل کر وہابیت کے مقابل آ گئے ۔

بے ثمر پیڑوں کو چومیں گے صبا کے سبز لب
دیکھ لینا یہ خزاں بے دست و پا رہ جائیگی

چنانچہ ایک پکے مسلمان خادی خان نے سیّد صاحب نے جو "جہاد" کیا تھا اس کی کڑی بھی "اخوند صاحب" سے ملتی ہے :-

" خادی خان شہید حضرت مولانا اخوند عبدالغفور
قدس سرہ کے مخلص مرید تھے ۔"

Marfat.com

(تذکرہ اکابر اہلسنت از عبدالحکیم شرف قادری ص۲۴۸)

خود مورخ دیوبند بھی اعتراف کرتا ہے :۔

" زہد و ریاضت کی وجہ سے خادی خان کو بھی اخوند
عبدالغفور کے ساتھ عقیدت تھی "

(سید احمد شہید ـــ از غلام رسول مہر ـــ ص۴۸۶)

چنانچہ خادی خان نے وہابی مجاہدین سے جنگ کی اور اس معرکہ میں
اپنی جان مسلک اہل سنت کی بقا کے لئے قربان کر دی۔ ؎

قفس ہے دام ہے بھڑکی ہوئی ہے آتش گل بھی
اسی ماحول میں اندازہ پرواز ہوتا ہے

اسی طرح پٹھانوں کے دوسرے مشہور و معروف سردار سلطان محمد خان
کی جب وہابی مجاہدین سے جنگ ہوئی تو اس نے بھی اس وہابیانہ اعتقادی
اختلاف کو دو ٹوک لفظوں میں یوں بیان کیا :۔

" جہاد کی باتیں ابلہ فریبی کا کرشمہ ہیں۔ تم لوگوں
کا ـــ عقیدہ برا ـــ اور ـــ نیت
فاسدہ ـــ ہے۔ بظاہر فقیر بنے بیٹھے ہو ـــ
دل میں امارت کی ہوس ہے۔"

(سید احمد شہید۔ از غلام رسول مہر ص۶۱۴)

پس ثابت ہوا کہ سرحدی مسلمان وہابی مجاہدین کی مخالفت ان کی اعتقادی
جدت اور مسلمانوں کو کافر و مشرک کہنے کی جرأت کی وجہ سے کرتے تھے۔
اسمٰعیل دہلوی کی سرحدی مسلمانوں سے اعتقادی جنگ تھی ـــ سرحد
کے علماء اور عوام اسمٰعیلی جہاد اور مجاہدین کی وہابیانہ سرگرمیوں سے شدید

Marfat.com

متنفر تھے۔ بالفرض محال اگر سید احمد اور مولوی اسمٰعیل دہلوی کے عقائد و نظریات کو صحیح مان بھی لیا جائے تو اس طرح ہندوستان و پاکستان ہی نہیں بلکہ سارے عالم اسلام کے مسلمانوں کی اکثریت کو کافر و مشرک قرار دے کر واجب القتل ٹھہرانا پڑے گا لیکن ——— آج کی دنیا میں کوئی ہوشمند تو ایسا سوچ بھی نہیں سکتا ——— اور نہ ہی کوئی "قدیم الخیال" مسلمان ایسی جسارت کر سکتا ہے جس کے سامنے پہلے ہی سے یہ قانون شریعت موجود ہے کہ :۔

"چاروں برحق اماموں کا زمانہ قرون ثلاثہ رہا ہے جس کی خیریت اور خوبی کی خبر سردار دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہے ——— ان حضرات کو اللہ تعالیٰ نے مقبولیت عطا کی ——— بارہ سو سال سے تمام دنیا کے مسلمان ان کی پیروی کر رہے ہیں۔ ——— اس عرصہ میں ہزارہا علماء اسلام اُن حضرات کے بیان کردہ ہر ہر مسئلے کو بار بار پرکھ چکے ہیں۔ اور اس پر مہر تصدیق لگا چکے ہیں۔ ——— ان حضرات کو چھوڑنا اور آٹھویں یا بارھویں صدی کے کسی فرد کو اپنا مقتدا بنانا ——— کہاں کی دانشمندی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تاکید فرمائی ہے۔ کہ "سواد اعظم" کا ساتھ دو ——— بلکہ آپ نے یہ ارشاد فرمایا ہے :۔

"میری امت گمراہی پر اتفاق نہیں کرے گی"

(زید ابوالحسن فاروقی : مولانا اسمٰعیل دہلوی اور تقویۃ الایمان، مطبوعہ دھلی ۱۹۸۴ء، صہ ۶)

لیکن وہابیہ کے نزدیک :۔

"ان انگلیوں کو چومنا بھی بدعت میں شمار ہو
وہ جن سے خاک پہ نمو کی آیتیں لکھی گئیں"

Marfat.com

مسلم کش جہاد میں ہندوؤں کی معاونت

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے خارجیوں کے بارے میں فرمایا تھا:

"یقتلون اہل الاسلام و یدعون اہل الاوثان"

وہ مسلمانوں کو قتل کریں گے اور مشرکوں کو چھوڑیں گے

(صحیح بخاری بروایت حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ)

چشم فلک نے یہ منظر بھی دیکھا کہ عرب میں خارجیوں نے نجدیوں اور وہابیوں نے "بت پرستوں" کو نظر انداز کر کے ــــ "اہل اسلام" ــــ کو قتل کیا ــــ مگر "ہندی وہابیوں" نے اس سے بھی پانچ جوتے آگے بڑھ کر قدم رکھا ــــ یعنی خون مسلم بہانے کے لئے ــــ کافروں، مشرکوں اور بت پرستوں سے مدد لی۔

جی ہاں یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ:۔

"مولوی اسمٰعیل دہلوی کا پرسنل سیکرٹری منشی "ہیرا لعل" تھا۔ اور ایک ہندو سپاہی ــــ "راجا رام" ان کا معتمد خاص تھا ــــ جو توپ خانہ کا انچارج ہوا ــــ اس نے اس پھرتی سے گولہ اندازی کی کہ (مسلمان پٹھان) دُرّانیوں کے پاؤں اُکھڑ گئے"۔

(تفصیلی حوالہ کے لئے دیکھئے ــــ حیات طیبہ ص ۴۲-۴۳)

یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ ــــ "ہیرا لعل" ــــ اور "راجہ رام" ــــ جیسے کافر و مشرک، دشمنانِ اسلام ہندو، جس کے سیکرٹری

Marfat.com

اور معتمد خاص تھے وہ کافر نواز مجاہد۔ بھلا کس کے خلاف جہاد کرنے

چلا تھا ——— ؟

توپ خانہ کے انچارج ——— راجہ رام ——— نے بھلا اس

پھرتی سے کس کے خلاف گولہ اندازی کی ——— ؟؟

شاید اسمٰعیل دہلوی صاحب درانیوں ہی کو سکھ سمجھ بیٹھے تھے ———

نیز "ہیرا لعل" اور راجہ رام "کو سید صاحب پکا سچا مومن مسلمان تصور

کرتے تھے ! ———

اے آسمان ٹوٹ پڑ ——— اے زمین پھٹ جا ———!

کہ اسلامی جہاد کے نام پر مسلمانوں کا ایسا قتلِ عام تو کبھی نہ ہوا تھا

——— !! ——— تاریخ آج تک ایسی مثال پیش کرنے سے عاجز ہے

اس خباثت کا کوئی جواب نہیں ——— ! دوسری بات یہ ہے کہ

——— اگر سکھوں سے جہاد کرنا مقصود تھا تو پنجاب کا رخ کیا ہوتا

——— بھلا سرحد میں یہ درندے کیوں در آئے ؟

صرف اور صرف غیور مسلم پٹھانوں کے خون ناحق سے اپنی تلواروں کی

پیاس بجھانے کے لئے ——— اور وہ بھی ہندو سپاہیوں اور

مہاجنوں کی پشت پناہی کے ساتھ ——— !!! جی ہاں ! ——— اس

انتظام اور تیاری کے ساتھ کہ ان مسلم کش سورما مجاہدین تک ———

"ترسیل زر" ——— کا سارا نظام ہی ہندو بنیا گیری کے بل بوتے پر چل

رہا تھا ——— !

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ وہ کون سے مبارک محاسن تھے

جنہیں ظاہر کر کے ہندو مہاجنوں کی ہمدردیاں حاصل کی گئی تھیں جبکہ

Marfat.com

ہندوؤں کو ــــــ "سکھا شاہی" ــــــ سے تو کچھ پرخاش بھی نہ تھی۔!!؟؟

پھر بھلا کافر مہاجنوں نے اس ــــــ "جہاد اسلام" ــــــ میں سید صاحب کی معیشت بحال رکھنے کا بیڑا کیوں اٹھایا ــــــ ؟؟؟ جسے آخر آخر وقت تک بڑی خوش اسلوبی سے بنھایا ــــــ !!! تاریخ کے مسخ کرنے والوں سے یہ تاریخ ہی کے محیر العقول سوالات ہیں جو آج تک تشنۂ جواب ہیں۔

لیجئے خود وہابی محقق و مؤرخ [1] سے اس کی تفصیل سنئے :۔

"یہ دونوں کام "ترسیل زر" کی زنجیر کی مضبوط کڑیاں تھے اور یہ امر قابل توجہ ہے ــــــ "ہندو مہاجنوں" ــــــ کے ذریعہ یہ انتظامات ہوئے تھے۔ پٹنہ کے رام کشن، فتح چند، اور منوہر داس ــــــ دہلی کے جگن ناتھ اور مکوند لال ــــــ بنارس

حاشیہ [1] :۔ مولینا غلام رسول مہر وہابیہ کے مایہ ناز مؤرخ سمجھے جاتے ہیں انہوں نے بڑی عیاری سے تاریخ کو غلط رنگ دیتے ہوئے ہزاروں صفحے رنگ ڈالے مگر ان سوالات کا جواب مہیا نہ کر سکے اس ــــــ مولینا ــــــ کی تاریخی بددیانتی کا یہ گھناؤنا پہلو بھی سامنے آیا کہ اس زمانے کی سب سے زیادہ مستند ــــــ تاریخ تناولیاں ــــــ سے مجرمانہ اغماض برتا ــــــ باوجود یاددہانی کے اسے نظر انداز کیا۔ اور عذر یہ پیش کیا کہ عنقا ہے حالانکہ مرنے کے بعد مولینا بے مہر کے کتب خانے سے یہ تاریخ برآمد ہوئی اور آج بھی ہر جگہ دستیاب ہے ــــــ (مقدمہ تاریخ تناولیاں)

Marfat.com

کے لال چند کرم سنگھ، سامنت رائے اور شیو بخش
اور منورا ـــــــ سرحد کے سنتو اور موتی کے
نام موجود ہیں ـــــــ پٹنہ سے ایک لاکھ کی رقم صرف
ایک مہاجن منوہر رام کی معرفت بھیجی گئی تھی "
("ہندوستان میں وہابی تحریک" - از ڈاکٹر قیام الدین احمد ص۱۹۱)

سوچنے کی بات یہ ہے کہ ـــــــ اگر یہ جہاد اسلامی تھا تو اس مہم جوئی میں ہندوؤں سے کیوں مدد مانگی گئی؟ ـــــــ اور بت پرستوں کو اسلامی لشکر کے بڑے بڑے عہدوں پر کیوں فائز کیا گیا ـــــــ ؟؟ مولوی حسین احمد مدنی اس کا جواب دیتے ہیں :-

"سید صاحب کا ہندو ریاستوں کی مدد اور شرکت
جنگ کی دعوت دینا ـــــــ اور اپنے توپ
خانے کا افسر اعلیٰ راجہ رام راجپوت کو مقرر کرنا خود
اس کی دلیل ہے کہ ـــــــ آپ ہندوؤں کو اپنا
محکوم نہیں بلکہ شریکِ حکومت بنانا چاہتے تھے۔
(حسین احمد مدنی نقش حیات ج: ۲ مطبوعہ کراچی ص۴۲۲)

دیکھا آپ نے ؟ ے
"خود آج اپنے دام میں صیاد آگیا"

ـــــــ سید صاحب کے شریک حکومت ہندو ـــــــ اور اس کے لئے جہاد کیا گیا مسلمانوں سے ؟ مسلمانوں ! ـــــــ للہ ذرا سوچو تو سہی کہ یہ کس قسم کا جہاد تھا ـــــــ یہ تو سراسر فساد تھا ـــــــ حسین احمد مدنی کا بیان آپ کے سامنے ہے تو پھر اگر یہ جہاد ہندوؤں

Marfat.com

اور وہابیوں کی مشترکہ حکومت قائم کرنے ہی کے لیے تھا ——— تو بھلا پھر "اسلام" بچارے کو بیچ میں کیوں رگید اگیا ——— ؟ ———
ذرا سوچو تو سہی کہ اس کے بعد سید صاحب کے ——— "اسلامی حکومت" ——— قائم کرنے کے دعوے کی کیا حیثیت رہ جاتی ہے ؟
اور اس کے حصول کے لئے اپنی ——— "امامت و خلافت" ——— کا جو چکر چلایا ——— اسے سوائے "فراڈ" کے اور کیا کہا جائے گا ——— ؟

غرض کہ اس نام نہاد جہاد کے سلسلے میں ایسی متضاد باتیں سامنے آتی ہیں جنہیں پڑھ کر اچھے خاصے مسلمان کو وحشت ہونے لگتی ہے کہ بھلا یہ کیسا جہاد تھا جو انگریزوں کی پشت پناہی سے اور ہندوؤں کی امداد کے سہارے چل رہا تھا لیکن آج کے دور کا المیہ یہ ہے کہ یہ جھوٹ ہی فروغ پا رہا ہے اسی فریب کے تحت آج کے اسکولوں کالجوں اور کلیات و جامعات کے نصاب اسی "فراڈ" کے مطابق مدون ہوئے ہیں جو نئی نسل کو گمراہ کر رہے ہیں ——— اس تلخ حقیقت کو سب سے پہلے مشہور مؤرخ ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی نے محسوس کیا اور ایک اجلاس میں برملا اعتراف کیا :-

> "اب تک جو تاریخ لکھی گئی ہے وہ سب یکطرفہ ہے"
> ان کی مراد پاک و ہند کی اس تاریخ سے تھی جو سید احمد بریلوی اور اسمٰعیل دہلوی اور بعض دیگر علماء کے حوالے سے لکھی گئی۔

Marfat.com

میں تو چپ تھا مگر اب موج صبا کے ہاتھوں
پھیلی جاتی ہے ترے حسن کی خوشبو ہر سو

شیعوں سے پیار

ہندوؤں سے تو ان وہابی مجاہدین کی ملی بھگت کا احوال تو پڑھ لیا اب ذرا آپ ان کی ـــــ شیعوں ـــــ کے ساتھ عقیدت مندی کی داستان بھی سن لیجئے :-

"شیعوں سے کچھ پرخاش تو تھی ہی نہیں کہ خواہ مخواہ انہیں ستاتے اور ان پر حملے کرتے ـــــ پیارے شہید تو اکثر اپنے وعظ میں شیعوں اور شیعی مذہب کا ادب سے ذکر کرتے تھے"

بس دشمنی تھی تو حنفی المذہب اہلسنت سے تھی ورنہ ـــــ "پیارے شہید" ـــــ کو "شیعوں" کا ادب ملحوظ خاطر تھا اور "ہندوؤں" سے تو ربط خاص تھا ـــــ اور "انگریز" تو تھے ہی ان کے مربی و مہربان آقا ـ!

"ساری دنیا کے ہیں وہ میرے سوا
میں نے دنیا چھوڑ دی جن کے لئے"

چنانچہ سید اینڈ کمپنی کی انگریزوں سے، ہندوؤں سے اور شیعوں سے غرض کہ سب سے الفت و محبت اور دوستی کے رشتے ناطے تھے بس تھی تو صرف اور صرف سنی مسلمانوں سے پرخاش تھی۔

Marfat.com

چنانچہ ہماری حیرت کی انتہا نہیں رہتی جب وہ سرحد پہنچ کر ابھی خون آشام تلوار نیام سے باہر نکال کر لہراتے ہیں اور ـــــ سنی مسلمانوں ـــــ کے خلاف اپنے پہلے جہاد کا اعلان فرماتے ہیں۔

مُسلمانوں کیخلاف وہابی جہاد

پھول بننے کی خوشی میں مسکراتی تھی کلی
کیا خبر تھی یہ تغیر موت کا پیغام ہے

فقیہہ اعظم دیوبند ارشاد فرماتے ہیں:۔

"سید صاحب نے پہلا جہاد ـــــ مسمی یار محمد خاں ـــــ حاکم یاغستان سے کیا تھا"

(تذکرۃ الرشید ج: ۲ ص: ۲۷۰)

اور یہ تو سر سید احمد خاں کے بیان سے پہلے ہی ثابت ہو چکا ہے کہ ـــــ "حاکم یاغستان ـــــ سنی المذہب حنفی مسلمانوں کا نمائندہ تھا"، پھر سمجھ میں نہیں آتا کہ ـــــ "فقیہہ اعظم دیوبند" ـــــ نے اس پر ـــــ "جہاد" ـــــ کا اطلاق کیسے کر دیا؟ ـــــ "جہاد" تو غیر مسلموں سے ہوتا ہے بہر حال ؎

"جو چاہے آپ کا حسنِ کرشمہ ساز کرے"

مسلمانوں کے خلاف لفظ "جہاد" کا استعمال اگر ـــــ "فقیہہ اعظم دیوبند" ـــــ کے قلم سے نہ ہوگا تو پھر کسی ـــــ ہندو یا انگریز ـــــ

Marfat.com

"مسلم کش کے قلم سے ہوگا ——— اور جہاد بھی کیسا؟ "کامیاب جہاد" ——— !!! جس کی مبارک تفصیلات بیان کرتے کبھی نہیں تھکتے ——— کچھ آپ بھی سنیئے :-

"مولانا شہید نے فوراً وہ دونوں توپیں درانیوں
کی طرف پھیر کر فیر کرنے شروع کیئے ———
——— ایک وفادار ہندو جو مولانا شہید پر فریفتہ
تھا گولہ اندازی پر مقرر ہوا اس نے اس پھرتی سے
گولہ اندازی کی کہ درانیوں کے پاؤں اکھڑ گئے ———
——— ادھر مولانا شہید ان پر ٹوٹ پڑے جتنے
درانی (مسلمان) مارے گئے ان کی تعداد ٹھیک معلوم
نہیں ——— ہاں جن مردوں کو وہ میدان میں
چھوڑ گئے تھے وہ چارسو سے زیادہ تعداد میں تھے"

(حیات طیبہ صـ ۳۲۱-۳۲۲)

فخر یزید کا جوش جہاد ملاحظہ فرمایا کہ ہندوؤں سے مسلمانوں کو قتل کرایا ——— اس طرح نہ اسلام گیا، نہ ایمان پر حرف آیا ——— بھلا کوئی بتائے کہ ان چارسو سے زیادہ مسلمانوں کا خون ناحق کس کی گردن پر آیا ——— ؟؟؟

بہرحال اگر کسی کے دل میں ذرا سی بھی غیرتِ ایمانی موجود ہے تو وہ مسلمانوں کے خلاف سید صاحب کا جذبہ جہاد ملاحظہ کرے :-

"خود توپ کھینچ کر ایک اونچی جگہ پر لائے ———
خود شست باندھی ——— پہلے ہی گولہ میں دوسو اڑ گئے"
(سید احمد شہید از غلام رسول مہر صـ ۲۵۲)

Marfat.com

ایک ایک وار میں دو دو سو مسلمانوں کو اڑانے والا ــــــ قاتل اسلامیان ــــــ بھلا کس طرح ــــــ خادمِ اسلام ــــــ ہو سکتا ہے؟ جس نے مسلمانوں پر ایک دو بار نہیں بلکہ نو بار اس قسم کی چڑھائی کی۔ اس طرح سید صاحب اسلام کی ــــــ "نشاۃ ثانیہ" ــــــ فرماتے رہے ــــــ اور اس کے صلہ میں مسلمانوں کے مال و اموال لوٹتے رہے۔ ؎

بہاریں بھی نہیں کوئی شاخِ گل محفوظ
چمن کا حسن ہے مفلس کی آبرو کی طرح

مسلمانوں کا مال سید صاحب کے لئے "مال غنیمت" تھا

جی ہاں! سنئے:-

"مولانا نے ــــــ "مال غنیمت" ــــــ جمع کرایا "مال غنیمت" میں یار محمد خاں کے کچھ کاغذات بھی ملے"

(سید احمد شہید ص ۵۲۷-۲۹-۳۰)

اسلام نے تو مسلمان کا مال مسلمان پر حرام کر دیا ہے ــــــ مگر یہ کیسا مجاہد ہے جو مسلمانوں کے مال و اموال کو اپنے لئے ــــــ مال غنیمت ــــــ سمجھتا ہے۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ ۰

سردار سلطان محمد خاں سے جہاد

ہم کبھی نہ چھوڑیں گے بات برملا کہنا
ہاں نہیں شعار اپنا درد کو دوا کہنا

Marfat.com

۱۶ ربیع الاول ۱۸۲۹ء کو حاکم پشاور سلطان محمد خان کے نام ایک اطلاع نامہ بھیجا اس کے جواب میں سردار موصوف نے دوٹوک جواب دیا۔

"تم لوگوں کا ——— عقیدہ برا ——— اور ——— نیت فاسدہ ——— ہے۔ بظاہر فقیر بنے بیٹھے ہو دل میں امارت کی ہوس ہے"

("سید احمد شہید" از غلام رسول مہر ص۲۱۴)

سلطان محمد خاں کے اندیشے صحیح ثابت ہوئے چنانچہ ۱۸۳۰ء میں سید احمد نے سلطان محمد خاں کی عملداری ——— پشاور اور کوہاٹ پر چڑھائی کر دی ——— اس مہم میں دو ہزار مسلمانوں کو وہابیوں نے شہید کیا اور ایک ہزار مسلمان مجروح ہوئے آخر کار سلطان محمد خاں کو شکست فاش ہوئی!

(تفصیلی حوالہ کے لئے دیکھئے: تواریخ عجیبہ ص۱۴۹، جعفر تھانیسری)

انگریزوں اور سکھوں کے مشترکہ دشمن

سردار پائندہ خاں کے ساتھ جہاد

انگریزوں کی پشت پناہی اور ہندوؤں کی سرپرستی سے "جب یہ مسلم کش جہاد"، کامیابی سے ہمکنار ہوا تو "خونخوار وہابیوں" کے حوصلے اس قدر بلند ہو گئے کہ وہ یک بعد دیگرے مسلم آبادیوں کو تہس نہس کرنے لگے۔

Marfat.com

حاکم یاغستان کے بعد مجاہدوں کا دوسرا شکار ـــــــ سردار
پائندہ خان ـــــــ تھا "تاریخ تناولیاں" میں ہے۔

"لشکر سکھاں نام پائندہ خاں سے مانند بید
تھرتھراتے تھے" (صفحہ ۹۴)

کیا ستم ہے کہ سردار پائندہ خاں جیسے سکھوں کے جانی دشمن
کو محض اس لئے کافر قرار دے کر قابل گردن زدنی ٹھہرایا گیا کہ اس
وہابیت کے نام پر بیعت نہ کی تھی ـــــــ جی ہاں! سید صاحب کی بیعت
نہ کرنے کی یہ سزا کہ پورے قبیلے کو تہ تیغ کر دو اور پھر طرفہ یہ کہ مسلمانوں
کے اس قتلِ عام کو جہاد کا زریں نام دے دو۔

یہ عجیب ماجرا ہے کہ بروز عیدِ قربان
وہی ذبح بھی کرے ہے وہی لے ثواب الٹا

اسلام کے نام پر اس سے بڑھ کر عیاری مکاری اور فریب کاری بھلا
کیا ہوگی کہ صرف بیعت نہ کرنے کے قصور میں دشمنِ کفار، مسلم سردار پائندہ
خاں سے جنگ کی ـــــــ اس کے علاقہ کو تاراج کیا ـــــــ اس پر غاصبانہ
قبضہ جمایا ـــــــ اور اس تمام کاروائی کو عین اسلام قرار دیا جی ہاں!
اگر یقین نہ آئے تو اس زمانہ کی سب سے زیادہ "مستند" تاریخ تناولیاں
پڑھئے اور سر دھنئے۔ چنانچہ تاریخ کے اپنے الفاظ ہیں:۔

"بنظرِ مصلحت خلیفہ موصوف بمعہ اسمٰعیل بمقام موضع
عشرہ، پائندہ خاں سے ملاقی ہوا اور وقت ملاقات
خلیفہ نے کمالِ چرب زبانی وشیریں بیانی سے تذکرہ
بیعت کا چھیڑا مگر سردار موصوف نے سوائے لعت ولعل

Marfat.com

جواب صاف نہ دیا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ القصہ پھر تو
خلیفہ نے نسبت پائندہ خاں نسوی کفر کا دیکہ مع
مولوی محمد اسمٰعیل لشکر نمازیاں برہموی سربلند خاں
و مددو خاں، عزم جنگ" پائندہ خاں ،، پر مستعد ہوئے

(تاریخ تناولیاں صفحہ ۹۰-۸۹)

اس طرح سکھوں سے جہاد کرنے کے بجائے وہابی مجاہدین، سنی مسلمانوں کے خلاف مشق جہاد فرمانے لگے ـــــ اگر اس جوشِ جہاد یعنی شوق فساد کے خلاف کوئی سر اٹھاتا تو اس کا سر کچل دیا جاتا. چنانچہ اگر کسی پٹھان سردار نے سنی پٹھانوں پر اس ظلم و تشدد کے خلاف ذرا سا احتجاج کیا تو خونخوار وہابی مجاہد اس پر ٹوٹ پڑے اور اس پٹھان سردار کے پورے قبیلے کو گاجر مولی کی طرح کاٹ کر رکھ دیا۔

یہی نیرنگ عالم ہے تو پھر اک دن اندھیرا ہے
زمیں میں کیسے کیسے چاند پنہاں ہوتے جاتے ہیں

چنانچہ بڑی ارزانی سے پانی کی طرح خونِ مسلم بہایا گیا! ـــــ مسلمانوں کی املاک کو لوٹا گیا! ـــــ مسلم خواتین کی عزت و ناموس کو سرِعام نیلام کیا اور ستم یہ کہ یہ سب کچھ نفاذ اسلام کے نام پر ہوا ـــــ!!!

سید صاحب جو بزعم خود وہابیوں کے ـــــ "امیر المومنین" بنے بیٹھے تھے ـــــ مسلمانوں سے جنگ کو ـــــ جہاد فی سبیل اللہ ـــــ قرار دیتے تھے. اور اس میں حاصل شدہ مال کو ـــــ "مالِ غنیمت" گردانتے تھے کیونکہ وہ سرحدی مسلمانوں کو حقیقی کافر و مشرک جانتے تھے ورنہ ـــــ "مالِ غنیمت" ـــــ کی اصطلاح استعمال نہ کرتے

Marfat.com

کیونکہ اسلام نے تو مسلمانوں پر مسلمانوں کی عزت و آبرو و مال و دولت اور خون کو حرام کر دیا ہے مگر سید صاحب کو سرحدی مسلمانوں کا خون بہا کر الٹی خوشی ہوتی تھی۔ انتہا یہ ہے کہ سید صاحب سکھوں کی شکست سے اسقدر خوش نہیں ہوتے تھے جس قدر مسلمانوں کی تباہی سے مسرور ہوئے تھے ـــــ مسرت کی انتہا دیکھئے کہ مسلمانوں کی تباہی پر دوگانہ شکر ادا کیا ـــــ جی ہاں! ـــــ جب سکھوں کو جنگ اکھوڑہ میں شکست ہوئی تو سید صاحب نے نماز شکرانہ ادا نہ کی مگر اس کے برعکس ـــــ "جنگ زیدہ" ـــــ میں سرحدی مسلمانوں کو شکست ہوئی تو :۔

"پنجتار پہنچے ہی سید صاحب نے سب سے پہلے مسجد میں جاکر دوگانۂ شکر ادا کیا"

(سید احمد شہید ص۴۵۳)

یہ وہی سید صاحب ہیں نا ـــــ جنہیں سکھوں سے جہاد کرنے کا خدا کی طرف سے "الہام" ہوا تھا ـــــ لیکن اب حالت یہ ہے کہ وہ مسلمانوں کے کامیاب قتلِ عام پر نماز شکرانہ ادا فرما رہے ہیں ـــــ! معلوم ہوتا ہے کہ سید صاحب کو "امیر المؤمنین" کہنے والوں کی مت ماری گئی ہے کہ وہ سید صاحب کی ہر حرکت کو ادائے دلبری قرار دے رہے ہیں ـــــ خباثت کو بھی کرامت کہہ رہے ہیں اور اب تک یہ عالم ہے کہ

تمازتِ آفتاب زندگی سے ہو گئی رخصت
ابھی تک لوگ زیر سایۂ دیوار بیٹھے ہیں

Marfat.com

سکھوں سے زیادہ خطرناک سُنی حنفی مسلمان

منجدھار تک پہنچنا تو ہمت کی بات تھی
ساحل کے آس پاس ہی طوفان بن گئے

اس سلسلے میں یہ عجب فلسفہ پیش کیا کہ پہلے مسلمانوں کو تہ تیغ کیا جائے پھر سکھوں سے نبٹا جائے گویا کہ سکھوں سے زیادہ خطرناک دشمن ـــــ سنی حنفی مسلمان ـــــ ٹھہرے ـــــ پہلے انہیں ٹھکانے لگایا جائے ـــــ بھلا برادر کشی کی اس سے بدتر اور کیا مثال ہو سکتی ہے۔

”وہیں پر برق گرتی ہے جہاں اپنا نشیمن ہو
کہاں تک اب بھلا ہم روز شاخِ آشیاں بدلیں

انوکھا سیّد بھلا یہ کیسا سید تھا جو سید السادات صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف عمل کرتا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو کبھی کسی کافر و مشرک پر بڑھ کر حملہ نہ کیا مگر یہ جب بھی کرتا تھا سچے پکے مسلمانوں پر چڑھائی کرتا تھا ـــــ مسلم آبادیوں پر سوتے میں شب خون مارنا اس کا پسندیدہ مشغلہ تھا ـــــ کرحنفی مسلمانوں کا خون بہا کر بڑا خوش ہوتا تھا ـــــ سنی مسلمانوں کی شکست پر سجدۂ شکر ادا کیا کرتا تھا ـــــ ان کی املاک کو مالِ غنیمت قرار دے کر لوٹتا تھا ـــــ ان کی مجبور مسلم خواتین پر قبضہ جما کر ان پر تصرف بے جا کرتا تھا ـــــ

”دلوانے اس بہار کو کیا نام دیں کہ جب
صحرا تمام خون کا دریا دکھائی دے۔“

Marfat.com

اسمٰعیل کی دہشت گردی

مسلمانوں کی پر امن بستیوں میں اس خونخوار درندے نے جو تباہی مچا رکھی تھی اس کی وجہ سے :-

"اس کا ایسا خوف چھایا ہوا تھا کہ درانیوں کی عورتیں اپنے بچوں کو اسمٰعیل کے نام سے ڈراتی تھیں"

(تاریخ تناولیاں)

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تو شفقت و محبت کا یہ عالم کہ وہ کافروں اور مشرکوں کے بچوں کو گود میں لے کر چومیں، پیار کریں اور اپنے سینے سے لگائیں ——— اس کے برعکس اس ظالم خونی بلا کے نام سے مسلم خواتین اپنے معصوم بچوں کو ڈرائیں اس سے زیادہ حیرت ناک بات یہ ہے کہ ——— اکابرین دیوبند پھر بھی اس خونخوار عفریت کے خونی کارناموں کو سراہیں! ——— مسلمانوں کے قاتل کو "موحد اعظم" کا سنہرہ تاج پہنائیں اس کے اعزاز میں جلسے کرائیں ——— اسے خراج تحسین پیش کرنے کے لئے سیمینار سجائیں ——— اور خدا اور رسول سے ذرا نہ شرمائیں)

بہر حال حکومت کے زور پر سنی پٹھانوں کو وہابیت قبول کرنے پر مجبور کیا جا رہا تھا مگر سنی پٹھان کسی طرح عقائد اہلسنت سے انحراف پر آمادہ نظر نہ آتے تھے

ٹوک دیتے ہیں تجھے ہر کرم بے جا پر
تیری محفل میں گنہگار تک آ پہنچے ہیں

یہ دیکھ کر کہ پٹھان ان کے آگے سر نہیں جھکاتے، وہابی عاملوں نے ان پر ظلم و تشدد کے پہاڑ توڑنا شروع کر دیئے اس سلسلے میں مورخ وہابیہ

Marfat.com

شیخ محمد اکرم کی تصدیق ملاحظہ فرمایئے :-

"ایک موقع پر مذکورہ جماعت کے ایک قاضی
سید محمد جہاں کے اس ارشاد پر کہ ــــــ جو
اہل رسوم، خدا اور رسول کے خلاف، باپ دادا
کی ریت پر چلتے ہیں وہ عملاً ــــــ کافر
ہیں ــــــ (اس ارشاد
پر) کسی نے کہہ دیا کہ ــــــ "منیۃ المصلی"
میں اہل رسوم کو کافر نہیں کہا گیا ــــــ
تو اس کا جواب گھونسوں سے دیا گیا اور قاضی موصوف
نے اس وقت تک معترض کو نہ چھوڑا جب تک
اس نے دوبارہ کلمہ نہ پڑھ لیا ــــــ
بالفاظ دیگر اسے مسلمان نہ بنا لیا گیا۔"

(موج کوثر ص ۳۱)

" اور دنیا سے بھلائی کا صلہ کیا ملتا
آئینہ میں تے دکھایا تھا کہ بہتر سے۔"

Marfat.com

زبردستی نکاحِ بیوگاں

اس طرح دیتے ہیں دادِ حُسنِ گل
توڑ کر رکھتے ہیں گُلدانوں میں لوگ

Marfat.com

"نو ساختہ اسلام" کی "خود ساختہ شریعت" ــــ کو نافذ کرنے والے وہابیوں نے جس طرح راسخ العقیدہ سُنی حنفی مسلمانوں کے ــــ "قتل عام" کو "جہاد فی سبیل اللہ" قرار دیا تھا بالکل اسی طرح پٹھانوں کی نوجوان لڑکیوں کو گھروں سے راستوں سے اٹھا کر لے گئے اور ایک طرفہ طور پر ان سے "نکاح کر کے وصل کا شوق پورا" فرمالیا ــــ اور اس جرم قبیح کو احیائے سنت کا مقدس نام عطا فرما دیا ــــ اور لطف یہ کہ بڑے خشوع وخضوع سے علمائے دیوبند نے اس شیطانی فعل پر اپنی زریں مہر تصدیق بھی ثبت فرمادی۔ ــــ بھلا اس ڈھٹائی کا کیا کہنا! لاحول ولاقوۃ الا باللہ

حالانکہ شریعت کی رو سے ــــ انعقاد نکاح کے لئے ــــ "طرفین کی رضامندی" ــــ اور ــــ "گواہوں کے روبرو" ــــ "بلا جبر واکراہ" ــــ "ایجاب وقبول" ــــ شرط ہے!!! لیکن وہابی مجاہدین نے تو کھلم کھلا اس اصول شرع کے خلاف بغاوت کردی۔ اپنی شریعت خبیثہ کا بالجبر اعلان کرتے ہوئے وہابی شہد سے مسلمان دوشیزاؤں کی عفت وعصمت کا سرعام پردہ چاک کر رہے تھے اور خدا اور رسول سے ذرا نہیں ڈر رہے تھے ــــ جی ہاں!

"دیکھا گیا کہ عام طور پہ دو تین دوشیزہ لڑکیاں جا رہی ہیں۔ مجاہدین میں سے کسی شخص نے انہیں پکڑا اور مسجد میں لے جا کر نکاح پڑھا لیا۔"

(حیات طیبہ صـ ۲۸۲۔ مرزا حیرت دھلوی)

مفتیانِ دیوبند بتائیں کہ ــــ اگر یہ نکاح ہے تو پھر ــــ

Marfat.com

"زنا بالجبر" کسے کہتے ؟ ــــــ

شہوت و بربریت سے بلے قابو مجاہدین معصوم دوشیزاؤں پہ اپنی جبر و تشدد کا خوفناک مظاہرہ کر رہے تھے۔ اس سلسلے میں مجبور والدین کو ڈراتے دھمکاتے اور اپنے نفس کی آگ بجھانے کے لئے بزور شمشیر بیچاری لڑکی کو کھینچ کھانچ کر مسجد میں لے جاتے اور وہاں جاکر خود ہی یکطرفہ طور پر اعلان فرما دیتے کہ ــــــ مابدولت نے اس مسکین دوشیزہ کو اپنی زوجیت میں قبول فرما لیا ہے بالفاظ دیگر اپنی ہوس کاری کا نشانہ بنا کر زنا بالجبر کا شوق پورا کر لیا ہے ــــــ اس فعل بد کی بیہودہ تفصیلات بتاتے ہوئے ان کے اپنے مداح مؤرخ مرزا حیرت بغیر کسی حیرت کے لکھتے چلے جاتے ہیں :ـ

"ایک نوجوان خاتون نہیں چاہتی کہ میرا نکاح ثانی ہو
ــــــ مگر مجاہد صاحب زور دے رہے ہیں کہ
نہیں ــــــ ہونا چاہیئے ــــــ آخر
ماں باپ اپنی نوجوان لڑکی کو حوالہ مجاہد کرتے تھے
اس کے سوا ان کو چارہ نہ تھا ــــــ !"

(حیات طیبہ صـ ۲۵۵)

وہابی مؤرخ کی اس مختصر سی عبارت میں مجبور لڑکیوں کی کس قدر ــــــ "دردناک داستانیں" ــــــ اور وہابی مجاہدین کی کتنی ــــــ "شرمناک رودادیں" ــــــ پوشیدہ ہیں ــــــ ! ــــــ !! ــــــ !!!

"ٹوٹتی کلیوں کے ماتم میں ہوا روتی رہی
پھول کے چہرے پہ لکھی ہے کہانی رات کی

Marfat.com

شریعت کی پردہ دری اور مسلم مستورات کی اس بے عزتی پر مولینا عبید اللہ سندھی چپ نہ رہ سکے اور یہ لکھنے پر مجبور ہوئے کہ :۔

"خرابی یہ ہوئی کہ امیر شہید کے دعوئے خلافت
کی اشاعت کرنے والے ہندوستانی اپنی حاکمانہ
قوت دکھا کر بہ جبر، افغان لڑکیوں سے نکاح کرنے لگے"
(شاہ ولی اللہ اور انکی سیاسی تحریک ص۱۰۱)

غرضکہ بد دین وہابیوں کی ہوس کاری کے کس قدر تاریخی حوالے دیئے جائیں پھر بھی ایمان و آگہی سے محروم وہابی نواز مورخین نہ اس حقیقت کو مانے ہیں نہ مانیں گے بہر حال مجاہدین کی اس بہادری کی داد دیجیئے کہ یہ مجاہدین اسلام، ظالم سکھوں سے زور آزمائی کرنے گئے تھے لیکن غریب مسلمانوں کی کمزور لڑکیوں پر زور آزمائی فرمانے لگے واہ ری مجاہدانہ مسلمانی

غرضکہ زبردستی شادیاں رچانے کے جہاد میں جو مصروف ہوئے تو مجاہدین کو نہ تقویت الایمان کی تبلیغ یاد رہی اور نہ سکھوں کے خلاف جہاد کا "الہام" یاد رہا۔ بقول شاہ نصیر :۔

کلام اللہ کی صورت ہوا دل ان کا سپارہ
نہ یاد آئی حدیث ان کو نہ کوئی نص قرآنی

Marfat.com

اپنی عورتوں کے سلسلے میں سیّد صاحب کی مصلحت کوشی

سید صاحب یوں تو نکاح بیوگان کا بڑے زور و شور سے پرچار کیا کرتے تھے اور اس کے نفاذ کے لئے جہاد کرنے سے بھی نہ چوکتے تھے مگر اپنی عورتوں کے بارے میں بڑے مصلحت کوش واقع ہوئے تھے۔

جی ہاں —— ذرا دیکھئے تو سہی "بلبنجتار" پہنچ کر مایوسی کے عالم میں اپنی خود کی بیویوں کو کیا وصیت فرما رہے ہیں کہ :-

"اگر اس جہاد میں میرا جام حیات لبریز ہو جائے تو تمہارے لئے ضروری ہے کہ حرمین شریفین چلی جاؤ اور کسی دوسری جگہ سکونت اختیار نہ کرو"

("سید احمد شہید" صفحہ ۵۵۲ از غلام رسول مہر)

دیکھا آپ نے ؟ —— آخر وقت سید صاحب نے کیسا ظلم ڈھایا شریعت وہابیہ پر یہ وصیت تک نہ فرمائی کہ تم میں سے بعض نوخیز و نوجوان ہو —— میرے بعد —— "نکاح ثانی" —— کا فریضۂ اوّل ادا کرنا اور جہاں تمہارے نئے شوہر تمہیں رکھیں وہاں خوش خوش رہنا۔

—— ساری زندگی مجھ ضعیف کی موت کا غم لئے نہ بیٹھی رہنا کہ یہ انتہائی شرک و بدعت ہے —— لیکن کیا غضب ہے کہ یہ شرک و بدعت تو صرف سرحدی دوشیزاؤں پر لاگو ہوتی تھی —— لیکن اب معاملہ

Marfat.com

دوسرا لقا ________ دوسروں کی رانڈ بیواؤں سے زبردستی نکاح ثانی کرکے احیا سنت کرنے والے مصلح ملت اب اپنی خود کی جوان بیواؤں کو حرمین شریفین میں بقیہ عمر اللہ اللہ کرتے گذار دینے کی تلقین فرمارہے تھے اور خود اپنی خانہ ساز شریعت سے بھی نہیں شرمارہے تھے چنانچہ اس دارفانی سے کوچ کرجانے کے بعد وہابی پیر کی بیویاں ________ سیدہ ولیہ ۱۶ سال سیدہ زہرہ ۲۲ سال ________ اور سیدہ فاطمہ ۹۶ سال کے طویل عرصہ تک بیوہ رہنے کے گناہ میں مبتلا رہیں اور سید صاحب کے عذاب قبر میں مستقل اضافہ کا باعث بنی رہیں! ________ !! ________ !!!

آخر شریعت وہابیہ نے اس طرح خود اپنے گھر ہی میں دم توڑدیا۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

Marfat.com

مسلمانوں سے آخری جہاد

کیسے کرسکتی ہے اس ظلم کو تاریخ معاف!
میرا گھر لوٹنے والے مرے ہمسائے تھے!

Marfat.com

مسلک وہابیہ کی رو سے دنیا کے تمام "سنی مسلمان" ——— بدعتی. مشرک، کافر اور لائق گردن زدنی ہیں۔ ان کے مسلک میں جو شخص ان کی تاویلات فاسدہ کو تسلیم نہ کرے وہابیہ کے نزدیک اس کا قتل واجب اور کارِ ثواب ہے۔

چنانچہ سب سے آخر میں سید صاحب نے علاقہ ——— "پنجتار" کے رئیس فتح خاں صاحب پر "جہاد" ٹھونسا جس میں بڑی بہادری سے وہابی مجاہدین نے سنی مسلمانوں کا قتل عام کیا لیکن افسوس انہوں نے یہ نہ سوچا

جو جلاتا ہے کسی کو خود بھی جل جاتا ہے ضرور
شمع بھی جل جاتی ہے پروانہ جل جانے کے بعد

لہٰذا جب پٹھانوں پر وہابی مجاہدین کے مظالم کی انتہا ہو گئی اور انہیں یقین ہو گیا کہ جن کو ہم نے ——— "مجاہدین اسلام" ——— سمجھ کر ہر ممکن مدد دی، وہی ہماری جان و مال اور عزت و آبرو کے لاگو ہو گئے انتہا یہ کہ ہمارے دین و ایمان تک کو غارت کر دینے پر تلے ہوئے ہیں تو سارے پٹھانوں نے مل کر خونخوار وہابیوں سے نجات حاصل کرنے کے لئے بھرپور اجتماعی کوشش کی آگے کی داستان مولینا عبید اللہ سندھی کی زبان سے سنیئے۔

"چنانچہ ایک معین رات میں امیر شہید کے تمام مقرر کردہ اہل مناصب قتل کر دیئے گئے اور حکومت کا خاتمہ ہو گیا۔

امیر شہید اس واقعہ سے کہ قاضی، مفتی، حاکم سپاہی غرض کہ ساری جماعت قتل کر دی گئی تھی بہت متاثر ہوئے۔"

(شاہ ولی اللہ اور انکی سیاسی تحریک صـ ۱۱۵-۱۱۶)

Marfat.com

بہرحال اب کیا ہوسکتا تھا ہر فریب کاری اور دغابازی کا آخر کار یہی انجام ہوتا ہے۔ اصول فطرت اٹل عادلانہ اور سب کے لئے یکساں ہیں۔ بھلا یہ کیسے ممکن ہے کہ انسان دوسروں کے لئے ببول بوئے اور خود گندم کاٹے

گندم از گندم بروید جوز جو
از مکافات عمل غافل شو

اس صورت حال نے سید احمد کو سخت مایوس کیا مایوسی کی حالت میں انہوں نے اپنے ساتھیوں سے کہا:۔

"میں اب اس سرزمین کو چھوڑنا چاہتا ہوں ــــــ یہ نہیں بتا سکتا کہ کہاں جاؤں گا ــــــ میں آپ کو رخصت دیتا ہوں آپ مجھے رخصت دیں ــــــ مگر چند رفیق جو باقی رہ گئے تھے وہ آپ کے ساتھ رہے مایوس ہو کر آپ چل پڑے ...... آگے بڑھ کر بالاکوٹ پر قبضہ کیا۔ پھر مظفر آباد فتح کیا ــــــ سکھ سید احمد کے خلاف چونکہ مسلمانوں کی مدد کر چکے تھے اس لئے سکھوں کے خلاف اس مہم میں مقامی مسلمانوں نے بھی مدد کی۔ اس لئے فیصلہ کن جنگ ہوئی اور بالاکوٹ کے ایک حصہ میں محصور مولوی اسمٰعیل دہلوی اور ان کے سارے رفقاء مارے گئے

(حزب ولی اللہ کی تاریخ کا مقدمہ از مولانا عبید اللہ سندھی ص ۱۱۱-۱۱۱)

سر سید احمد خاں بھی اعتراف کرتے ہیں:۔

"ہندوستان کے گوشہ شمال مغرب کی سرحد پر

Marfat.com

جو قومیں رہتی ہیں وہ ——— "سنی المذہب حنفی"
——— ہیں . . . . . . لیکن چونکہ یہ قوم
——— "مذہبی مخالفت" ——— میں
——— "نہایت سخت" ——— ہے
اس سبب سے اس قوم نے اخیر میں ———
"وہابیوں" ——— سے ——— "دغا"
——— کر کے سکھوں سے اتفاق کر لیا اور
مولوی اسمٰعیل صاحب سید احمد صاحب کو شہید
کر دیا" ———

سر سید نے صحیح لکھا ——— "سرحدی مسلمان" واقعی کٹر ——— "سنی المذہب حنفی" ہیں اور اپنے عقائد میں انتہائی درجہ پختہ ہوتے ہیں۔ بیشک انہوں نے سکھوں سے اتفاق کر لیا تھا اور وہابیوں سے دغا کی لیکن ——— "حنفیت وسنیت" ——— سے وفا کی ——— اپنے ——— "دین و ایمان" ——— کو بچانے کے لئے سرحدی مسلمان یہ قدم اٹھانے پر مجبور ہوئے۔ بلکہ وہابیہ نے انہیں ایسا کرنے پر خود ہی مجبور کر دیا۔ اس وقت مسلمانوں کے سامنے دو طاقتیں تھیں :۔

ایک تو ——— "مار جاں" ——— تھی!
اور دوسری ——— "مار ایماں" ——— تھی!
سرحد کے ——— "سنی المذہب حنفی مسلمانوں"
نے ——— "مار جاں سکھوں" ——— سے ——— "مار ایماں وہابیوں" ——— کو ختم کرنے کے لئے اتحاد کر لیا تھا!۔

Marfat.com

سرحد کے سنی مسلمانوں نے اگر ایسا کیا تو کیا برا کیا؟ ——— اس سے پہلے وہابی مجاہدین نے بھی تو یہی کچھ کیا تھا! بلکہ اس سے بڑھکر کیا تھا۔ انہوں نے اپنی متشدد وہابیت کو سنی مسلمانوں پر نافذ کرنے کیلئے انگریزوں سے اتحاد کیا تھا ——— وہ "انگریز" ——— جو مسلمانوں کے لئے ——— "مار جاں" ——— بھی تھا اور ——— "مار ایماں" ——— بھی تھا!

اس طرح انگریز کی کامل حمایت اور ہندوؤں کی مکمل مدد سے مجاہدوں نے وہابی عقائد قبول نہ کرنے کے جرم میں سرحدی مسلمانوں کو گاجر مولی کی طرح کاٹ کر رکھ دیا پھر بھلا سرتا کیا نہ کرتا؟ ——— سرحدی مسلمانوں کو اپنا "ایمان" بچانے کے لئے اپنے "دشمن جاں" ——— سکھوں سے امداد لینا پڑی ———

نتیجہ یہ کہ ۶ جولائی ۱۸۳۱ء کو بالاکوٹ میں جمعہ کے دن زبردست جنگ ہوئی جس میں سید احمد اور مولوی اسمٰعیل اپنے رفقاء سمیت ہمیشہ کے لئے سو گئے ——— لیکن اپنے مکر و فریب سے وہابیت کا وہ فتنہ جگا گئے کہ جس کے سبب اسلامی اتحاد پارہ پارہ ہوا اور مسلمانوں کی یکجہتی ہمیشہ کے لئے ختم ہو گئی نتیجہ یہ کہ آج تک مسلمان آپس میں اپنے دینی بھائیوں سے دست بگریباں ہیں ——— ان تاریخی حقائق کے نام نہاد مؤرخ غلام رسول مہر کے کذب و افترا سے متاثر ہو کر نادان لوگ اس ——— "مسلم کش فساد" ——— کو "جہاد" کے نام سے یاد کرتے ہیں اور اسے ہندوستان میں "احیاء دین" کی عظیم تحریک قرار دیتے ہیں۔

Marfat.com

اسمٰعیلی جہاد کا
خلاصۂ کمال و زوال

اب جس کے جی میں آئے وہی پائے روشنی
ہم نے تو دل جلا کے سرِ عام رکھ دیا

اب تک جو کچھ بیان کیا گیا اس کا خلاصہ یہ ہے کہ:۔

—— "اسمٰعیلی لشکر" نے سب سے پہلے جہاد میں "زیدہ" کے مقام پر "سردار یار محمد خاں" پر فتح پائی۔

—— ۱۸۳۰ء کو سردار سلطان محمد خاں پر جہاد تھوپا اور پشاور اور کوہاٹ پر قبضہ جمایا —— اس مہم میں دو ہزار مسلمان شہید ہوئے اور ایک ہزار مجروح!

(تواریخ عجیبہ ص ۱۴۹)

—— سکھوں کے سب سے بڑے دشمن سردار پائندہ خاں تناولی کو شکست دے کر مسلمانوں کی عملداری "امب" اور "عشرہ" پر قبضہ کر لیا —— !

—— "مایار" کے مقام پر آٹھ ہزار درانی مسلمانوں کو خاک و خون میں نہلا کر انہیں شکست فاش سے ہمکنار کیا۔

(غلام رسول مہر۔ دائرۂ معارف اسلامیہ۔ مطبوعہ لاہور)

—— سب سے آخر میں رئیس فتح علی خانصاحب سے جہاد کرنے کی سعادت حاصل کی۔

Marfat.com

اس کے علاوہ وہابی مجاہدوں نے مسلم آبادیوں پر کئی شاندار شب خون مارے اور سوئے ہوئے مسلمانوں کو اور ان کی عورتوں اور بچوں کو قتل کر کے ان کا سارا مال و متاع لوٹ لیا یہ تھا اسمٰعیلی جہاد کا شاندار کارنامہ!

غرضکہ اسمٰعیلی لشکر نے پہلا شب خون ـــــ اکوڑہ ـــــ میں ۲۰ دسمبر ۱۸۲۶ء کو مارا تھا اور آخری معرکہ ـــــ بالاکوٹ ـــــ میں ۶ مئی ۱۸۳۱ء کو ہوا ـــــ جس میں بہت سے ـــــ ننگِ دین و ننگِ وطن ـــــ وہابیہ کے ساتھ سرغنۂ غدارانِ ملک و ملت سید احمد بریلوی اور اسمٰعیل دہلوی کا بھی کام تمام ہو گیا۔

اس ساڑھے چار سالہ درمیانی عرصہ میں پندرہ جنگیں لڑی گئیں مگر آپ کو یہ سنکر تعجب ہوگا کہ ان میں سے سکھوں کے خلاف تو باقاعدہ صرف ایک ہی لڑائی ہوئی ـــــ باقی چار شبخون مارے گئے ـــــ

لیکن اس کے علاوہ ساری کی ساری جنگیں مسلمانوں اور صرف مسلمانوں کے خلاف لڑی گئیں ـــــ جس میں بڑی فراخ دلی سے خون مسلم بہایا گیا اور کسی مسلمان پر ذرا رحم نہ کھایا گیا ان کی املاک کو لوٹا گیا ـــــ ان کے معصوم بچوں کو غلام بنا لیا گیا اور ان کی عورتوں کو تصرف میں لایا گیا ـــــ

یہ ایک تاریخی حقیقت ہے جسے جھٹلایا نہیں جا سکتا۔

ع "چلو آؤ تم کو دکھائیں ہم جو بچا ہے مقتلِ شہر میں
یہ مزار اہلِ صفا کے ہیں، یہ ہیں اہلِ صدق کی تربتیں"

پس ثابت ہوا کہ اسمٰعیلی جہاد حقیقتاً سکھوں کے خلاف نہ تھا بلکہ انگریز کی شہ پر، اس جہاد کی آڑ میں جنگجو پٹھانوں کا زور توڑنا مقصود تھا اس طرح

Marfat.com

وہاں ـــــــ "وہابی سٹیٹ" ـــــــ قائم کرکے پٹھانوں اور سکھوں کے دلوں میں مستقل طور پر انگریز بہادر کی ہیبت طاری کرنا تھی ـــــــ! اسی لئے ان غداران ملک وملت نے اپنی خاص ٹریننگ کے عین مطابق ابن عبدالوہاب نجدی کے نقش قدم پر چلتے ہوئے سرحدی مسلمانوں کا وسیع پیمانے پر قتل عام کیا تاکہ برٹش پلان پوری طور پر کامیابی سے ہمکنار ہوسکے لیکن ایسا نہ ہوسکا۔

رہبروں کے بھیس بدلے راہزن تھے تاک میں
کارواں لٹنے سے پہلے راز افشاں ہوگیا

وہابیوں کی بدقسمتی سے اس مسلم کش فساد کے برٹش منصوبے کی زنجیر کی آخری کڑی اس لئے ٹوٹ گئی کہ ـــــــ سارے غیر تمند پٹھانوں نے ایک ساتھ ملکر "اسمٰعیلی جہاد" کا شیطانی پردہ چاک کردیا ـــــــ اس طرح انگریزوں کا بنایا ہوا ـــــــ "وہابی سٹیٹ" ـــــــ کا منصوبہ خاک میں مل گیا۔

ـــــــ اے بسا آرزو کہ خاک شدی ـــــــ

ع صبح کو دیکھ لے اس شمع کا انجام کوئی
جس نے پھونکا شب امید میں پروانوں کو

Marfat.com

قدرت کی سید صاحب سے وعدہ خلافی؟

پھول بننے کی خوشی میں مسکرائی تھی کلی
یہ نہ سمجھا تھا تبسم موت کا پیغام ہے

Marfat.com

سید صاحب نے سکھوں کے خلاف جہاد میں اپنی مکمل کامیابی کی پیش گوئی فرمائی تھی۔ آپ بھی سنئے:۔

"میں قوم سکھ جیسے دشمنوں کے ساتھ جہاد کیلئے مامور ہوں
اور فتح و نصرت کا مجھ سے ـــــ وعدہ ـــــ کیا گیا ہے"

(مکتوب ۵۲ بنام فیض اللہ خاں ہمشیرزادہ میرداوی پشاور مکتوب سید احمد شہید ص ۲۷ـ)

بھلا یہ وعدہ کس نے کیا تھا؟ ـــــ اور کیسا وعدہ کیا تھا ـــــ؟ جو پورا نہ ہوا ـــــ ظاہر ہے کہ یہ خدائی وعدہ تو ہو نہیں سکتا کیونکہ خدائی وعدہ جھوٹا نہیں ہوتا مگر افسوس یہاں ـــــ فتح و نصرت ـــــ تو دور کی بات ہے سید صاحب کو خود اپنی جان سے بھی ہاتھ دھونے پڑے! لیکن جیتے جی یہی بکتے رہے کہ:۔

"یاد رکھنا کہ جب تک ہند کا شرک اور ایران کا رفض
اور چین کا کفر اور افغانستان کا نفاق میرے ہاتھ سے
محو ہو کر مردہ سنت زندہ نہ ہولے گی ـــــ
اللہ رب العزت مجھ کو نہیں اٹھائے گا"

(تاریخ عجیبہ ص ۹۲)

لیکن اللہ رب العزت نے اس سے پہلے ہی اس بے عزت کو اٹھا لیا ـــــ! یہاں جس خوش آئند مرحلوں کا سید صاحب ذکر فرما رہے ہیں ان میں سے تو کوئی مرحلہ سر نہ ہوا ـــــ اور سید صاحب بے نیل و مرام آنجہانی ہو گئے ـــــ حالانکہ:۔

Marfat.com

"وعدہ فتح پنجاب کا آپ کو ایسا وثوق تھا کہ آپ اس کو سراسر صادق اور ہونہار سمجھ کر بار بار فرماتے کہ اس "الہام" ـــــ میں ـــــ "وسوسۂ شیطانی" ـــــ اور شائبہ نفسانی ـــــ کو ذرا بھی دخل نہیں۔ ملک پنجاب ضرور میرے ہاتھ پر فتح ہو گا اس سے پہلے مجھ کو موت نہ ہو گی"

(تواریخ عجیبہ)

لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا ہے

دیکھا آپ نے! ـــــ پنجاب فتح بھی نہیں ہوا ـــــ اور اس شکست خوردہ کو موت بھی آ گئی۔

اب اگر سید صاحب کے قول کے مطابق ان کے خدائی الہام کو سچا مان لیا جائے تو کسی کے دل میں یہ وسوسہ پیدا ہو سکتا ہے کہ ـــــ معاذ اللہ! حق تعالیٰ نے سچا وعدہ نہ فرمایا تھا چنانچہ یہ خیال تو الحاد تک لے جا سکتا ہے ـــــ لامحالہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ سید صاحب کا الہام "وسوسۂ شیطانی" ہی تھا! ـــــ اور یہ سراسر "خطرۂ نفسانی" تھا۔

ـــــ! اگر اب بھی کوئی سر پھرا وہابی مؤرخ اصرار کرے کہ یہ من جانب شیطان نہ تھا ـــــ تو پھر کہیں یہ وعدہ ان کی "مہربان انگریزی سرکار" نے تو نہیں کیا تھا جو پورا نہ ہوا ـــــ بہرحال جو ہوا سو ہوا ـــــ لندن مشن تو پورا ہو گیا ـــــ چلئے قصہ تمام ہوا ـــــ!!!

ـــــ خس کم جہاں پاک ـــــ

اس طرح انگریزی پالیسی کی بھینٹ چڑھ کر اقتدار کے ـــــ "بھوتوں" نے ـــــ "شہید" ـــــ کا لقب تو پا ہی لیا ہے

Marfat.com

وہ وہابیہ نے جسے دیا ہے لقب شہید و ذبیح کا

وہ ”شہید لیلیٰ نجد تھا“ — وہ ذبیح تیغ خیار ہے

بہرحال یہ تھا سو تھا لیکن حقیقت یہ ہے کہ صلیب کی بھینٹ چڑھکر وہ

نہ غازی رہا نہ شہید — وہ تو کھلا قاتل ہوا اور قتیل ؎

نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم

نہ اِدھر کے رہے نہ اُدھر کے رہے

Marfat.com

انگریزی جہاد کے

خاطر خواہ نتائج

غارتگر چمن سے عقیدت تھی کس قدر
شاخوں نے خود اتار دیئے اپنے پیرہن

Marfat.com

بہر حال اس کے بعد ہندوستان میں اب انگریز کا کوئی مد مقابل نہ رہا تھا جو مغلیہ سلطنت کو بچانیکے لئے غاصب انگریز کی عیارانہ سیاست کے خلاف نظری، فکری اور عسکری مورچہ لگاتا اس طرح انگریز کے تراشیدہ "اسمٰعیلی جہاد" کے خاطر خواہ نتائج برآمد ہوئے ——— !

——— چنانچہ اس طرح ہندوستان کے شمال مغرب میں حریت پسند اور "جنگجو سرحدی پٹھانوں" کا زور ٹوٹا۔

——— اسی کے ساتھ پنجاب کی ابھرتی ہوئی "سکھ طاقت" کمزور ہوکر انگریز کے زیر دام آگئی۔

——— مزید یہ کہ ہندوستان کے دوسرے علاقے لڑاکو مسلمانوں سے خالی ہوتے چلے گئے۔ اور انگریز چاہتا بھی یہی تھا! اس طرح سارے ہندوستان پر مکمل قبضہ کرنا انگریز کے لئے آسان اور بہت آسان ہوگیا چنانچہ جب ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی چھڑی تو انگریز بہادر کے لئے میدان صاف تھا ——— بقول ڈاکٹر عاشق حسین: ۔

"جنوب میں مرہٹوں اور ٹیپو سلطان کی طاقت فنا ہو چکی تھی ادھر شمال میں سکھوں کا زور توڑا جا چکا تھا۔ لے دے کے یہ مغل شاہنشاہیت کا ٹمٹاتا ہوا چراغ باقی تھا جس کی موجودگی برطانوی اقتدار کی آنکھ میں کانٹا بن کر کھٹک رہی تھی۔"

(کتاب ۱۸۵۷ء کوائف و صحائف صفحہ ۵۵)

غداران ملک و ملت کے طفیل وہ کانٹا بھی نکل گیا چنانچہ ہندوستان میں جب جنگ آزادی چھڑی تو یہی وہابی مجاہدین جو سرحد میں مسلمانوں کو

Marfat.com

بھیڑیوں کی طرح چیرتے پھاڑتے پھرتے تھے اب گیدڑ کی طرح دبک کر کونے میں بیٹھ رہے! ——— جی ہاں! دینی حمیت اور ملی غیرت جب رخصت ہو جاتی ہے تو ایسا ہی ہوتا ہے چنانچہ وہابی مجاہدین کی غداری کی یہ داستانِ بے حیائی ان کے اپنے مؤرخ کے نوکِ قلم سے پھوٹ پڑی اور تاریخ آزادی کی پیشانی کا بدنما داغ بنکر ابھری چنانچہ ——— مسعود عالم ندوی لکھتے ہیں :۔

"اسی دوران ۱۸۵۷ء کا پر آشوب حادثہ پیش آیا اور مجاہدین معاونین ایک ——— "دینی (وہابی) نظام" ——— سے وابستہ ہونے کی وجہ سے اس ——— "قومی لڑائی" ——— میں ——— "غیر جانبدار" ——— رہے ——— "!

(ہندوستان میں پہلی اسلامی تحریک ص۱۱۹)

سورج کا رخ بدلتے ہی خود بھی بدل گیا
کیسا فریب سایۂ دیوار دے گیا

سن لیا آپ نے؟ ——— وہابی مجاہدین اس ——— "قومی لڑائی" ——— میں "غیر جانبدار رہے ——— بھلا کیوں غیر جانبدار نہ رہتے ——— آخر وفاداری بھی تو کوئی چیز ہے خواہ وہ انگریزوں ہی سے سہی ——— غنڈہ گردی کے بھی تو کچھ اصول ہوتے ہیں ———

چنانچہ وہابی مجاہدین ان اصولوں کے پابند رہے ——— اور قانون غداری پر سختی سے کاربند رہے ——— اور پھر یہ تو وہابی مذہب کا فریضہ اور وہابیوں کے ——— "دینی نظام" ——— کا تقاضہ بھی تھا جس کی طرف وہابی مؤرخ نے ارشاد کیا ہے چنانچہ اس "دینی نظام"

Marfat.com

کے قربان جائیے جو ـــــــ بد دینوں ـــــــ کے ساتھ ملکر اپنے ـ
دینی بھائیوں ـــــــ کا قتلِ عام کرائے ـــــــ اور مسلمانوں کے
اس قتلِ عام کا اعتراف کرتے ہوئے ذرا نہ شرمائے بلکہ اپنے کرتوتوں پر
اترائے ـــــــ اور اس ـــــــ کردار کو اپنی کتابوں میں فخریہ
بیان کرتا چلا جائے اور ذرا نہ ہچکچائے ـــــــ !
ـــــــ مگر انگریز دوستی کے بہر حال گن گائے ـــــــ اور ـــــــ
" قومی لڑائی " ـــــــ میں اپنے اسی انگریز نواز ـــــــ " دینی نظام "
ـــــــ کے سبب ـــــــ " غیر جانبدار " ـــــــ ہو کر ایک طرف
بیٹھ جائے ۔

پتی پتی ڈالی ڈالی کوس رہی ہے موسم کو
لیکن اپنے باغ کا مالی ان باتوں کا عادی ہے

Marfat.com

وہابیت کی سدابہار

خباثت

مقامات فکر و نظر کون سمجھے
یہاں لوگ نقش قدم دیکھتے ہیں

Marfat.com

تاریخ گواہ ہے کہ اسمٰعیلی جہاد کی ناکامی کے تقریباً پندرہ سال بعد جب ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی چھڑی تو ہندوستان بھر میں حریت پسندوں نے حالانکہ انگریزی اقتدار کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے کی انتہائی جدوجہد کی حتیٰ کہ جان نثارانِ ملک وملت نے اپنی جان ومال سب داؤ پر لگا دیا آزادی کے پروانوں نے شمع آزادی پر قربان ہو جانے ہی کو معراج حیات جانا اب کامیابی بالکل قریب نظر آرہی تھی لیکن وہابیوں کی ملک وملت سے غداری انگریز کے کام آئی چنانچہ خود وہابی مؤرخ اعتراف کرتے ہیں کہ:۔

"اگر سید احمد شہید کی جماعت انگریز دشمن ہوتی تو یہ موقع اس جماعت کے لئے انگریزوں کے خلاف کھڑے ہونے کا بہترین تھا"

(مقالات سرسید حصہ نہم دہم برحاشیہ)

ملک وملت کی حمایت میں، انگریزوں کے خلاف کھڑے ہونے کا یہ "بہترین موقع" تو "بہترین لوگوں" کے لئے تھا "بدترین لوگوں" کے لئے تو وہابیت کے اس "خاص نظام" کی ابلیسی ہدایات پر عمل کرنا ضروری تھا چنانچہ اس خاص "دینی نظام" کا یہ وصف بھی ان کے اپنے مداحین کی زبانی سنئے چنانچہ وہ سب بیک جنبشِ قلم لکھتے چلے جاتے ہیں:۔

"آپ (سید احمد) کی سوانح عمری اور مکاتیب میں بیس سے زیادہ مقامات ایسے پائے گئے ہیں جہاں

Marfat.com

کھلے اور اعلانیہ طور پر سید احمد صاحب نے
بدلائل شرعی ـــــ اپنے پیرو لوگوں کو سرکار انگریزی
کی مخالفت سے منع کیا ہے۔"

(سوانح احمدی مؤلفہ مولوی محمد جعفر تھانیسری۔ حیات طیبہ ص۱۵۹
ترجمانِ وہابیہ مطبوعہ امرتسر ص۲۱ از نواب صدیق حسن خاں)

نیز اس سے پہلے آپ پڑھ چکے ہیں کہ وہابی اپنے ایک خاص ـــــ "دینی نظام" ـــــ کے تحت "قومی لڑائی" میں ـــــ "غیر جانبدار" ـــــ رہے اور اب یہاں لکھتے ہیں کہ ـــــ "بدلائل شرعی" ـــــ انگریزوں کی مخالفت سے باز رہے! ـــــ وہابیوں کی ـــــ "غیر جانبداری" ـــــ اور ـــــ "دلائل شرعی" ـــــ نے قومی لڑائی میں شریک نہیں ہونے دیا اور انگریزوں کی مخالفت سے باز رکھا واہ ری غیر جانبداری اور دلائل شرعی بہرحال وہابی مؤرخین کے ذہن کی سنڈاس سے نکلی ہوئی یہ متعفن تحریریں تاریخ کے اوراق پر غلاظت کی طرح بکھری پڑی ہیں۔

اس سلسلے میں ہم کیا کہہ سکتے ہیں سوائے اس کے کہ ـــــ یہ غلاظت مرغوب ہی تھی تو وہابی مؤرخین شوق سے تناول فرماتے ـــــ مگر خواہ مخواہ بیچاری ـــــ "شریعت" ـــــ کو تو اس میں نہ سانتے! ان بزرگ گدھوں کو کون سمجھاتا کہ ـــــ انگریز آقا کی غلامی کرنا ہی تھی تو ضرور کرتے لیکن ـــــ "بدلائل شرعی" ـــــ اس "مردار خوری" کو جائز تو قرار نہ دیتے! ـــــ مگر کیا کیا جائے کہ دین کے نام پر دنیا کمانیوالوں کا یہی طریقہ کار رہا ہے۔

ـــــ چنانچہ وہابیہ نے انگریز کا ساتھ دیا تو ـــــ

Marfat.com

———— بدلائل شرعی ———— دیا!

سنی مسلمانوں کا قتل عام کیا تو ————

————

بدلائل شرعی ———— کیا!

مقتول مسلمانوں کا مال و اسباب لوٹا تو ————

————

بدلائل شرعی ———— لوٹا!

مجبور مسلمانوں کی بیکس لڑکیوں سے نکاح

————

کے نام پر ———— "زنا بالجبر" ———— کا جرم کیا تو بھی ————

بدلائل شرعی ———— کیا!

اور اب ہندوستانی مسلمانوں کی "قومی لڑائی" میں شرکت سے اجتناب فرمایا تو بھی شرعی دلائل کے پردے میں اس جرم کو چھپایا گویا وہابیہ اپنی خودساختہ شریعت کے قومی دلائل کے بغیر تو کوئی گندا کام کرتے ہی نہیں پھر بھلا "قومی لڑائی" جیسی "پاکیزہ تحریک" میں وہابی شریعت کی اجازت کے بغیر کیسے شریک ہو جاتے؟ ظاہر ہے کہ وہابی شریعت میں ہر پاکیزہ چیز حرام ہے ————

اور پھر انگریز سے وفاداری کا بھی لحاظ اور پاس تھا ———— آخر شریعت میں نمک حلالی بھی تو کوئی چیز ہے اس طرح انگریز آقا ناراض نہ ہو جاتے ————

اگر اس قومی لڑائی میں شرکت کا ارتکاب کرتے تو وہابیہ کی ————

"پشتینی کاسہ لیسی" ———— اور ———— "آبائی غلامی" ———— پر حرف نہ آجاتا ———— آخر وضعداری بھی تو کوئی چیز ہے ————

اپنی اسی وضعداری اور نمک حلالی کا لحاظ کرتے ہوئے پورے ہندوستان پر انگریزوں کو مکمل قبضہ جمانے کا سنہرہ موقع جماعت مجاہدین نے خود ہی بہم پہنچایا ————

Marfat.com

چنانچہ اپنی ان مساعیٔ خبیثہ کے عوض انگریز سرکار سے انہیں "وظیفہ غداری" بھی ملا کرتا تھا ـــــ جی ہاں! ـــــ بلکہ ہندوستان پر انگریزوں کا قبضہ مکمل ہو جانے کے بعد بھی جماعت مجاہدین کے سرگرم کارکنوں کا یہ "وظیفہ خونخواری" جاری رہا ـــــ!

جی ہاں! ـــــ وہابیہ کی انگریزی وظیفہ خوری کے سلسلہ میں مولوی اشرف علی تھانوی سے بڑھکر بھلا اور کس کی شہادت معتبر ہو سکتی ہے کہ وہ گھر کے آدمی ہیں۔

اب مرے راز محبت کا خدا حافظ ہے
تبصرے اس نگۂ ناز تک آپہنچے ہیں

گھر کی گواہی

چنانچہ مولوی اشرف علی تھانوی بھانڈا پھوڑتے ہیں:۔

"مولانا شاہ اسحٰق صاحب کا واقعہ ہے کہ جب گورنمنٹ انگریز کا تسلط ہوا تھا شاہ صاحب کا جو وظیفہ (انگریز سرکار کی طرف سے) مقرر تھا وہ جاری رکھا گیا۔"

(افاضات الیومیہ ص۹۰ مطبوعہ تھانہ بھون)

اس طرح وہابی دیوبندی سردارانِ جماعتِ مجاہدین کا وظیفہ غداری بھلا کیوں نہ جاری رہتا آخر انگریز سرکار کو ہندوستان کی زرخیز سرزمین پر اپنا غاصبانہ قبضہ قائم رکھنا تھا جس کے لئے انہیں وہابی غداروں کی حمایت درکار تھی۔ بس ثابت ہوا کہ یہ غدارانِ ملک وملت ہندوستان پر انگریزی تسلط سے پہلے بھی، بطور رشوت ـــــ وظیفۂ غداری ـــــ پاتے تھے ـــــ اس طرح انگریزی قبضہ مکمل ہو جانے کے بعد بھی ـــــ انعام واکرام

Marfat.com

—— کے طور پر —— "وظیفہ فرمانبرداری" —— سے نوازے
جاتے تھے —— اور لطف یہ کہ ابھی اس غداری پر ذرا انہیں شرماتے تھے!
بلکہ آج بھی فخریہ طور پر اعتراف کرتے چلے جاتے ہیں —— آپ
جانتے ہیں کہ ایسا کیوں ہے —— ؟ وہابی مبلغین و مجاہدین
"وہابیت" —— کی ترویج و ترقی کے لئے انگریزی حمایت کو ازبس ضروری
جانتے تھے —— چنانچہ سرسید احمد خان بھی اعتراف کرتے تھے :-

"انگلش گورنمنٹ خود اس فرقے کے لئے جو
"وہابی" —— کہلاتا ہے، یک —— رحمت
—— ہے!"

(مقالات سرسید ص ۱۸۹-۲۱۲)

"انگلش گورنمنٹ" —— "وہابی فرقے" —— کے فروغ کے
لئے جب "رحمت" ہی رحمت ثابت ہو تو پھر بھلا —— "قومی لڑائی"
میں شرکت کی "زحمت" گوارہ کون کرے! ——

دوسری طرف وہابیت کے فروغ سے خود انگلش گورنمنٹ کو بھی بڑی
تقویت پہنچ رہی تھی —— جی ہاں! —— اس طرح انگریز سرکار
کے "وفاداروں" اور "جاں نثاروں" کا ایسا مضبوط گروہ تیار ہو رہا تھا جس
میں اس گروہ کے —— "امام ربانی" —— "طبیب روحانی" ——
"دلبر جانی" —— "پیرو مرشد" —— "عالم و فاضل" ——
اور —— "حافظ و حاجی" —— اور ان کے ماننے والے سارے
"پاجی" —— شامل ہو گئے! —— جی ہاں! ——
اگر یقین نہ آئے تو انگریز پر جاں نثاری و فداکاری کی یہ داستان بے ایمانی آپ

Marfat.com

خود انہی کی زبانی سن لیجیے چنانچہ :-

"ایک مرتبہ ایسا بھی اتفاق ہوا کہ حضرت امام ربانی (یعنی رشید احمد گنگوہی) اپنے رفیق جانی مولینا قاسم العلوم (یعنی مولوی قاسم نانوتوی) اور طبیب روحانی اعلٰے حضرت حاجی صاحب ونیز حافظ ضامن صاحب کے ہمراہ تھے کہ بندوقچیوں (یعنی جنگ آزادی کے مجاہدین) سے مقابلہ ہوگیا ——— یہ نبرد آزما جتھا اپنی (انگریز) سرکار کے مخالف باغیوں کے سامنے بھاگنے یا ہٹ جانے والا نہ تھا اس لئے اٹل پہاڑ کی طرح پرا جما کر ڈٹ گیا اور سرکار پر جاں نثاری کے لئے تیار ہوگیا ——— اللہ رے شجاعت و جوانمردی کہ جس ہولناک منظر سے شیر کا پتہ پانی اور بہادر سے بہادر کا زہرہ آب ہو جائے وہاں چند فقیر ہاتھوں میں تلواریں لئے جم غفیر بندوقچیوں کے سامنے ایسے جمے رہے گویا زمین نے پاؤں پکڑ لیے ہیں چنانچہ آپ پر فیریں ہوئیں اور حضرت ضامن زیر ناف گولی کھا کر ——— "شہید" ——— بھی ہوئے"

(تذکرۃ الرشید ص۷۵ ج ۱)

یہاں انگریز کی حمایت میں ——— "شہید" ——— ہوئے اور وہاں سرحد میں بھی انگریزی جہاد میں ——— "شہید" ——— ہوئے

Marfat.com

تلاش ہے کئی چہروں کی کارواں میں مجھے
اس انتظار میں ہوں کم ذرا غبار تو ہو

اس طرح کاروانِ دیوبند اپنے سارے عملے سمیت انگریز کی خیر خواہی میں لگا ہوا تھا: جی ہاں! :-

" جیسا کہ آپ حضرات اپنی مہربان سرکار کے دلی خیر خواہ تھے، تازیست خیر خواہ ہی ثابت رہے۔"

(تذکرۃ الرشید ص۷۹)

چنانچہ اب یہ تاریخی حقیقت کھل کر سامنے آچکی ہے کہ ——— "وہابی لوگ" ——— اپنی انگریز سرکار" ——— کے شروع سے آخر تک خیر خواہ رہے ہیں ——— اسی لئے برٹش راج کے زیر سایہ پھلتے پھولتے اور ترقی کرتے رہے ہے۔

حاشیہ ۱:- انگریزی راج میں ترقی کرتے کرتے وہابی ہر انگریزی دفتر اور سرکاری محکمے

بقیہ حاشیہ ۱:- پہ چھا گئے ——— کالجوں یونیورسٹیوں لائبریریوں جاسوسی محکموں ——— کچہریوں ——— عدالتوں ——— کمشنریوں غرضیکہ ہر جگہ بڑی بڑی آسامیوں پر وہابی براجمان ہو گئے اس کے دور رس ثمرات وہابی آج بھی سمیٹ رہے ہیں چنانچہ آج بھی ہر بڑی سے بڑی اور اونچی سے اونچی پوسٹ پر وہابی ہی وہابی بیٹھے نظر آتے ہیں ان کو حکومت کی طرف سے ہر قسم کی مراعات پہلے بھی حاصل رہی ہیں اور اب بھی حاصل ہیں۔ ان کی جڑیں بہت گہری اور ان کی تنظیمیں بڑی فعال ہیں! ان کے مقابلے میں عوام اہلسنت ہر جگہ اکثریت میں ہوتے ہوئے دربدر سرکاری محکموں میں ٹھوکریں کھاتے پھرتے ہیں ان کی کوئی ہمہ گیر فعال تنظیم نہیں! انہیں اتحاد و یکجہتی کا فقدان ہے۔ یہ ایک تلخ حقیقت ہے

Marfat.com

مگر یہ حقیقت ہے!

اس کی وجہ یہ ہے کہ اہلسنت شروع سے ملک وملت سے وفادار اور انگریزوں سے برسرپیکار رہے ــــــ چنانچہ حکومت ان کے خلاف اور حاکم وقت انکا دشمن خاص رہا ــــــ انگر اہلسنت آزاد وخوددار ہونے کے سبب منافقت وخوشامد سے انہیں کبھی رام نہ کر سکے اور اپنی دینی حمیت کے سبب نہ کبھی ہندوؤں کو رام رام اور پرنام کرنے پر آمادہ ہوئے بلکہ ان سردِ جنس قوموں سے ہمیشہ دور دور رہے اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اپنے دنیاوی کاموں میں ہمیشہ پریشان ومجبور رہے۔

چونکہ اہلسنت ہر جگہ بھاری اکثریت میں ہیں اس لئے انہیں اتحاد کا فقدان ہے یہی وجہ ہے کہ آج تک ان میں "اجتماعی تنظیم" کی کوئی صورت پیدا نہ ہو سکی ــــــ پھر اکثریتی جماعتوں کے ساتھ اکثر ایسا ہی ہوتا ہے ــــــ چنانچہ اہلسنت ہمیشہ انتشار وخلفشار کا شکار رہے ہیں ــــــ جبکہ ان کی مخالفت میں وہابی فرقہ ذلیل اقلیت میں ہونے کے باوجود اندرونی طور پر نہایت منظم ومستحکم ہے اور بیرونی طور پر یہ ایک تاریخی حقیقت ہے جس سے کسی کو مجال انکار نہیں! ۔ چنانچہ:۔

> "انگلش گورنمنٹ خود اس فرقے کے لئے جو "وہابی" کہلاتا ہے ایک رحمت ہے جس آزادیٔ مذہب سے انگلش گورنمنٹ کے سایہ عاطفت میں رہتے ہیں دوسری جگہ میسر نہیں ہندوستان ان کے لئے دارالامن ہے"

(مقالات سرسید ص ۲۱۲-۱۸۹ ج: ۹)

چونکہ ہندوستان ــــــ وہابی فرقے ــــــ کے لئے ــــــ "دارالامن" ــــــ تھا اسی لئے یہاں ــــــ "انگلش گورنمنٹ کے سایۂ عاطفت میں" ــــــ رہتے ہوئے "وہابیت" نے خوب ترقی کی

Marfat.com

—— وہابیت کے فروغ کے لئے وہابی تحریک اٹھی اور ہندوستان میں [illegible]
مجاہدین تھے —— اور پھر انگریزی حکومت وقت بھی وہابیت کے [illegible]
میں معاون و مددگار تھی اس لئے وہابیت کا زہر مسلمانوں کی رگ و ریشہ
میں بڑی سرعت سے سرایت کرتے چلے جا رہے تھے۔

۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں علمائے اہلسنت کا کردار

[illegible] سے کھل [illegible] وہابیت اور انگریزوں دونوں کے [illegible] کے [illegible] کے مقابلہ میں آنے والے علمائے اہلسنت [illegible] انگریزی حکومت [illegible] معتوبین و مغضوبین میں رہے —— [illegible] تحقیق [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ہے:

> [illegible] میں پورے جوش کے ساتھ انگریزوں کے خلاف
> جنگ میں حصہ لینے والے سب کے سب علمائے
> اہلسنت تھے جو عقیدۃً حضرت سید احمد اور حضرت
> شاہ اسمٰعیل کے عقیدہ کے دشمن تھے بلکہ علمائے اہلسنت
> [illegible] شاہ اسمٰعیل کے [illegible] بہت
> [illegible] وہابیت
> [illegible] ہے ——

مقالات سرسید حصہ [illegible]

ان آنکھوں سے کیوں صبح کا سورج ہے گریزاں
جن آنکھوں نے راتوں میں ستاروں کو چنا ہے

سنا آپ نے؟ ـــــ انگریزوں کے خلاف جنگ آزادی میں حصہ لینے والے سب کے سب علمائے کرام عقیدۃً سُنّی المذہب تھے۔ اور مسلکِ شاہ اسمٰعیل کے شدید ترین دشمن تھے ـــــ سنئے وہ علماء اہلسنت اور مجاہدین آزادی ہیں :۔

شیر اسلام مجاہد کبیر حضرت علامہ فضل حق خیر آبادی امام الہند مولینا شاہ رضا علی خان صاحب بریلوی رئیس المجاہدین سید احمد اللہ شاہ مدراسی۔ امیر المجاہدین مولوی سرفراز علی شاہ جہانپوری شہید آزادی امام بخش صہبائی۔ مفتی سید کفایت علی کافی مرادآبادی مفتی عنایت احمد کاکوروی۔ عاشق رسول مولوی عنایت علی بریلوی۔ حکیم سعید اللہ قادری۔ مولینا رحمت اللہ کیرانوی۔ مولینا سید عبد الجلیل علیگڑھی۔ مولینا فیض احمد بدایونی وغیرہ ـــــ جن کے ملکی ملی، دینی، علمی اور عملی کارنامے تاریخ کا روشن باب ہیں۔

(تفصیلات کے لئے دیکھیے: ماہنامہ "ترجمان اہلسنت" جنگ آزادی نمبر جولائی ۱۹۷۵ء ۷/۲۰ محمدی مینشن مارسٹن روڈ کراچی)

صورتِ شمع تیری بزم میں جلتے ہیں مگر
پھر بھی ہم رونق محفل نہیں ہونے پائے

یہ حضرات حریت کے وہ بطل جلیل ہیں جن کی مقدس قربانیوں کے بعد ہی صبح آزادی کا رخ روشن نظر آیا ہے لیکن تاریخ کی ستم ظریفی دیکھیے کہ آج کے عام پڑھے لکھے نوجوان کو یہ بات معلوم ہی نہیں کہ ـ

بہتے ہیں کتنے ستاروں کے اشک آخر شب
سحر کا ہنستا ہوا آفتاب کیا جانے

Marfat.com

بے مہر صاحب کی تاریخی

خیانت

بے آب آئینوں کو اِک آب بخش دی
ہم بے ہنر تھے ہم نے یہ کارِ ہنر کیا

Marfat.com

حریت و آزادی کے روشن آفتاب پر گرد و غبار اڑانے والے نام نہاد مؤرخین وہابیہ کے سرخیل ـــــ غلام رسول مہر ہیں جنہوں نے ملک و ملت کے جیالوں اور حریت و آزادی کے متوالوں کی کردار کشی کی ہے. اس میں مقابلے میں اپنے دجل و فریب کو کام میں لاتے ہوئے اپنی مہربان انگریزی سرکار سے وہابیہ کے کمانڈر انچیف اسمٰعیل دہلوی کو برسرپیکار ثابت کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا دیا۔ ـــــ نیز اسی کے ساتھ ساتھ سرحدی پٹھانوں کے خلاف اپنے انگریزی جہاد کو ـــــ جہاد فی سبیل اللہ ـــــ قرار دیا اور اس کا خوب پروپیگنڈا کیا. حالانکہ اسمٰعیلی لشکر کے جملہ شریکِ سفر، ہمعصر اور ہم فکر تذکرہ نگار مثلاً ـــــ مولوی محمد جعفر تھانیسری اور مرزا حیرت دہلوی وغیرہ سب بیک زبان اعلانِ عام کر رہے ہیں کہ ـــــ "اسمٰعیل اینڈ کمپنی" ـــــ کا اپنی سرکار انگریزی کی عملداری میں "فتنہ و فساد" برپا کرنے کا قطعاً کوئی ارادہ نہ تھا وہ (انگریزی کی) اس آزاد عملداری کو اپنی ہی عملداری سمجھتے تھے جس میں وہ بلا روک ٹوک ہر جگہ دندناتے پھرتے تھے اور ـــــ "اپنی مہربان و رحمدل انگریز سرکار کے خلاف اٹھنے والی ہر شورش سے مقابلہ کرنے کا حوصلہ رکھتے تھے. ان تمام حالات کے پیش نظر بھلا

"تجھ سے میں کس طرح اظہارِ عقیدت کرتا
لفظ سوجھے تو معانی نے بغاوت کر دی"

اور تو اور خود "ترجمان وہابیہ" بھی اپنی مخالفت میں گواہی دینے پر مجبور ہوا چنانچہ اس نے لکھا:-

"تقویت الایمان مؤلفہ مولوی اسمٰعیل دہلوی ہے اس میں ذکر ردِ شرک و بدعت کا ہے ـــــ کہیں وہابیوں کا اور ـــــ "مسئلہ جہاد" ـــــ کا پتہ بھی نہیں.

Marfat.com

گورنمنٹ اگر ساری کتابوں کو جمع فرما کر ملاحظہ کرے تو
کسی کتاب میں ان کتب سے "مسئلہ جہاد" کا یا "بغاوت"
کا سرکار انگلشیہ سے یا "فساد" سکھانے کی کوئی بات نہ
پائے گی ــــــــ!

(ترجمان وہابیہ از نواب صدیق حسن خاں بھوپالی ص۵۱)

تقویت الایمان تو لکھی ہی گئی تھی مسلمانوں میں فساد پھیلانے کے لئے تو پھر بھلا اس میں مسئلہ جہاد یا انگریزی سرکار سے بغاوت کا ذکر کیسے ہوتا ــــــــ! لیکن برا ہو وہابیت کی خباثت کا کہ قلم کے ڈاکوؤں نے دولت صدق و صفا پر ڈاکہ ڈال کر سچ کو جھوٹ کر دکھایا ــــــــ حالانکہ ساری زندگی انگریزوں کے سب سے بڑے پٹھو سید احمد بریلوی اور ملک و ملت کے "غدار اعظم اسمٰعیل دہلوی" ــــــــ چیخ چیخ کر اعلان کرتے رہے:۔

"سرکار ــــــــ انگریز پر نہ جہاد مذہبی طور پر واجب ہے اور
نہ ہمیں ان سے کچھ مخاصمت ہے"

(حیات طیبہ ص۲۳۴ از مرزا حیرت دہلوی)

ہم سرکار انگریزی پر کس سبب سے جہاد کریں اور خلاف اصول
طرفین کا خون بلا سبب گرادیں ــــــــ؟"

(تواریخ عجیبہ ص۹۱)

مگر آج کا بے مہر مؤرخ وہابیہ غلام رسول مہر ــــــــ پھر بھی بکے جا رہا ہے کہ ــــــــ "اسمٰعیلی جہاد" ــــــــ "انگریز سرکار" ــــــــ کے خلاف تھا! جی ہاں! ــــــــ ان کی ــــــــ "اپنی انگریز سرکار" ــــــــ کے خلاف! اگرچہ تاریخ میں انگریز کے خلاف "شہید، مردود سے ایک حرف منقول نہیں چنانچہ۔

Marfat.com

" نہ انہوں نے سرکار انگریزی سے کبھی جہاد کیا اور نہ ہندوستان میں فتوےٰ جہاد کا دیا ـــــــــ "۔

(" ترجمانِ وہابیہ" از نواب صدیق حسن خاں بھوپالی ص ۵۲۵)

لیکن بے مہر وہابی مؤرخ پھر بھی تاریخ کے منہ پر تھوکے جا رہا ہے ـــــــ اپنے ممدوح کی سیاہ کاریوں کو چھپانے کے لئے تاریخ کے چہرے پر کالک لگا رہا ہے۔ تاریخ ملک و ملت میں اس سے بڑا فراڈ شاید کبھی نہ کھیلا گیا ہوگا جو مکروہ ڈرامہ "بے مہر" مؤرخ وہابیہ نے تاریخ ہند میں کھیلا ہے! حالانکہ اس سے پہلے ان کے اپنے سارے ہی مستند مصنف، محقق اور مؤرخ کھل کر اعتراف کر چکے ہیں کہ :۔

" ان کے معصروں کے بیانات کی موجودگی میں اب گیارہ برس کے بعد یہ کہنا کہ ـــــــ " نہیں! حضرت شہید انگریزوں کے خلاف جہاد کا عزم بالجزم رکھتے تھے ـــــــ ایک ایسا ہی دعویٰ ہے جو اپنے ساتھ کوئی عقلی یا نقلی دلیل نہیں رکھتا ـــــــ "!

(حاشیہ مقالات سرسید شائع دہم ص ۲۴۹ مزید تفصیلات کے لئے دیکھئے حیات طیبہ ص ۲۴۸)

تاریخ کے ان انمٹ نقوش کی موجودگی میں ہم بھی کہہ سکتے ہیں کہ :۔

" راہ ہو ٹھیک نہیں ہوتی ہے اندھی تقلید
سوئے رہبر بھی سوئے راہگذر بھی دیکھو "

بہر حال سچی بات کبھی نہ کبھی منہ پر آ ہی جاتی ہے چنانچہ غلام رسول مہر کو آخر اپنی بے مہر خیانتوں کا اعتراف کرنا ہی پڑا :۔

" میں مجاہدین کی شان و آبرو کو بہر حال قائم رکھنے کا مدعی

Marfat.com

ہوں اگرچہ وہ سابقہ بیانات کے عین مطابق نہ ہو"

(افادات مہر، مرتبہ ڈاکٹر شیر بہادر خان صـــــ۲۳۱)

کچھ سمجھے آپ؟ ——— یے مہر صاحب کہنا یہ چاہتے ہیں کہ

میں "بے آبرو مجاہدین" کی ——— آبرو ——— ہر حال میں قائم رکھنے کا "مدعی"

ہوں خواہ مخواہ یہ جھوٹی شان اور غلط آن سابقہ تاریخی بیان کے خلاف ہی کیوں نہ

ہو ——— چنانچہ ظالم نے اپنا کہا سچ کر دکھایا ——— مسلمہ تاریخی حقائق کو

توڑ مروڑ کر اپنے ذاتی نظریے کے مفاد کی بھینٹ چڑھا دیا ———————

یوں داستان بالاکوٹ لکھ کر تاریخ کو مسخ کر ڈالا۔

لعنت اللہ علی الکاذبین ؕ

Marfat.com

ایک مغالطہ کا ازالہ

——— سید احمد بریلوی کے قریب ترین معاصر اور تحریک مجاہدین کے ایک سرگرم کارکن جعفر تھانیسری تھے وہ ایسے بے لچک شخص تھے کہ ان کی صاف گوئی پر سارے ہی وہابی مؤرخ متفق ہیں وہ اعتراف کرتے ہیں کہ :۔

"سید صاحب کا سرکار انگریزی سے جہاد کا ہرگز ارادہ نہ تھا"

لیکن سید صاحب کے انجہانی ہو جانے کے سو ڈیڑھ سو سال بعد اب یہ بات بنائی جا رہی ہے کہ ——— سکھوں سے نبٹ لینے کے بعد سید احمد کا۔ انگریزوں سے جہاد کا ارادہ تھا ——— !

قارئین اب اس کا خود ہی فیصلہ کر لیں کہ ان دونوں میں سے کون سی بات سچی ہے ——— ایک شخص سید احمد کا قریب ترین معاصر مؤرخ تھا، ——— اور دوسرے ڈیڑھ سو سال بعد کے آج کے چھٹ بھئے مؤرخ ——— ابوالحسن علی ندوی، پروفیسر ایوب قادری اور غلام رسول مہر ہیں ——— اب کس کی بات مانی جائے؟ ——— کس کی شہادت معتبر ہے؟

اب سب کو چھوڑیئے ——— چلیے خود سید احمد بریلوی ہی سے پوچھ لیتے ہیں کہ جناب آپ انگریزوں کے خلاف جہاد کرنے کا اپنے دل میں ارادہ رکھتے تھے یا نہیں؟ ——— ؟ ——— ؟

لیجیئے وہ خود جواب دے رہے ہیں :۔

"ہم صرف لمبے بالوں والے سکھوں سے مقابلہ کا ارادہ رکھتے ہیں نہ کہ کلمہ گویان اسلام اور سرکار انگریزی سے

Marfat.com

جس نے اپنی مسلمان رعایا کو ان کے مذہبی معاملات
میں آزادی دی ہوئی ہے۔"
(سوانح احمدی، مطبوعہ انبالہ ص۱۱۵)

سن لیا آپ نے سید احمد انگریزوں سے ——— مقابلہ کا ارادہ ——— نہ رکھتے تھے ——— یہ کوئی ڈھکا چھپا نہیں بلکہ ان کا مشہور و معروف بیان ہے جس کی نقلیں باقاعدہ خط کی صورت میں سید احمد بریلوی نے ۱۸۳۰ء میں آس پاس کے علاقوں میں روانہ کر دی تھیں جو ریکارڈ پر موجود ہیں (اس کے بعد کوئی نیا بیان کوئی نیا ارادہ ان کا سامنے نہیں آتا کیونکہ اس بیان کے چند ماہ بعد ہی ۱۸۳۱ء میں سید احمد بریلوی مقتول ہو گئے اور نہ اس سے پہلے حج پر روانگی سے قبل ہی سید احمد کا انگریزوں کے خلاف جہاد کرنے کا کوئی ارادہ تھا۔

(بقول سید احمد کے بھانجے مولوی سید محمد علی ——— دیکھیے ان کی خود کی تصنیف ——— "مخزن احمدی")

اب ڈھیٹ لوگوں کے سامنے کہاں تک حقائق پیش کیے جائیں بہر حال ——— ——— ان دلائل و براہین کے علاوہ جعفر علی کی تالیف ——— منظورۃ السعۃ بھی شاہد ہے کہ مقتول ہونے سے چند ماہ پہلے جو مکتوب سید احمد بریلوی نے لکھوایا تھا اس میں بھی یہی لکھا تھا کہ ——— سرکار انگریزی سے ان کا جہاد کرنے کا کوئی ارادہ نہ تھا ———!

گویا اپنی تحریک کے آغاز سے اختتام تک کسی موقع پر بھی تو سید احمد کے دل میں یہ خیال نہ آیا کہ انگریز سرکار سے جہاد کیا جائے جس پر ان کی خود کی تحریریں خطوط اور اقوال گواہ ہیں لیکن غلام رسول جیسے بے مہر مؤرخین کی فنکاری دیکھیے کہ اتنے عرصۂ دراز کے بعد آج ڈیڑھ سو سال مردے کے سر ڑے دماغ میں یہ خیال

Marfat.com

ٹھونس رہے ہیں کہ سکھوں سے نبٹنے کے بعد ان کا ارادہ انگریزوں سے جہاد کرنیکا تھا اور ضرور تھا اس پر سوائے اس کے اور ہم کیا کہہ سکتے ہیں کہ غنڈہ گردی کے بھی کچھ اصول ہوتے ہیں لہٰذا قلم کے ڈاکو اگر کسی بے ضمیر غدر اعظم سے اپنی اندھی عقیدت رکھتے ہیں تو ضرور رکھیں مگر تاریخ کو تو نہ بدلیں ——— حقائق کو تو مسخ نہ کریں۔ سچائی کے منہ پر تو نہ تھوکیں!

Marfat.com

تاریخ کا المیہ

انہیں کے نام سے منسوب ہے بہارِ چمن
جو لوگ واقفِ آدابِ رنگ و بو بھی نہیں

Marfat.com

واضح دلائل سے ثابت ہوچکا ہے کہ "ننگ دین اسمٰعیل دہلوی" ——— اور ——— "ننگ وطن سید احمد بریلوی" شروع سے آخر تک انگریز کے وفادار نمک خوار اور کفش بردار رہے ہیں ہندوستان میں انگریزی اقتدار کو مضبوط و مستحکم کرنے میں ان غداروں نے کوئی کسر اٹھا نہ رکھی ——— سکھوں کے خلاف ان کا ——— "نعرۂ جہاد" ——— بھی انگریزی سیاست کا کرشمہ اور محض ایک نمائشی ڈرامہ تھا جو انگریزوں ہی کے ڈائریکشن میں ہندوستان کے اسٹیج پر کھیلا گیا۔

تاریخ کا المیہ یہ ہے کہ زود فراموش قوم کے سامنے ملک و ملت کے انہی غداروں کو آج ——— "مجاہدین فی سبیل اللہ" ——— اور ——— "جلیل القدر ولی اللہ" ——— کی صورت میں پیش کیا جا رہا ہے ———!

انہی دین فروشوں کے سر پر ——— "اسلامی نشاۃ ثانیہ" کا زریں تاج سجایا جا رہا ہے! اسطرح انگریز کے پھٹوؤں ہی کو اب ——— "تحریک آزادی کا ہیرو" ——— قرار دیا جا رہا ہے ———!

مسلمانوں کے سفاک قاتلوں ہی کو آج "مجاہد اسلام کے خطاب سے نوازا جا رہا ہے۔ اسلام دشمن، غدارانِ وطن ہی کو اب اسلامی حکومت کا محرک ٹھہرایا جا رہا ہے ———!!

پہنچے وہ لوگ مرتبہ کو کہ مجھے
شکوۂ بخت نارسا نہ رہا۔

تاریخ کی بدنصیبی دیکھئے کہ انہیں غدارانِ ملک و ملت کو "احیاء اسلام کا علمبردار قرار دیا جا رہا ہے جن کے کرتوتوں سے اسلامی وقار خاک میں ملا مسلمانوں کی آبرو پامال ہوئی اس سے بڑھ کر ستم اور کیا ہوگا کہ ——— تمام اسلامی تحریکوں کی ڈور خونخوار اسمٰعیل دہلوی کی "شمشیر مسلم کش کے خون آشام دستے سے ———

Marfat.com

باندھی جارہی ہے اور یہاں تک لکھا جارہا ہے کہ اس بیداری ہی کی وجہ سے پاکستان بنا ——!

اور ہو یہ رہا ہے کہ پرائمری اسکول کی نصابی کتب سے لیکر کالجوں اور یونیورسٹیوں میں پڑھائی جانے والی درسی کتابوں تک میں قلم کی یہی حرمستیاں کام کر رہی ہیں۔

ے صد حیف جن کے دم سے پریشاں ہے آدمی
سب کی نگاہ میں ہیں وہی محترم یہاں

صورت حال اب یہ ہے کہ ان "توانخواروں"، کو خراج عقیدت پیش کرنے کے لئے وہابی دانشوروں کے اجلاس اور کانفرنسیں منعقد ہوتی ہیں جس میں ان "غداروں کی انگریز دشمنی"، —— کے جھوٹے قصیدے پڑھے جاتے ہیں —— ان کی —— "مسلم کش تحریک" —— کو "احیاء دین وملت" —— کی تحریک ثابت کرنے کے لئے جلسے اور سیمینار سجائے جاتے ہیں —— اس طرح وہابیہ کے منعقد کردہ جلسوں میں "غداران ملک وملت" —— کی —— "وطن دوستی" —— کے پرفریب ترانے گائے جاتے ہیں جن کو سنکر بیوقوف لوگ جھوم جھوم جاتے ہیں —— معلوم نہیں ے

"یہ کس خوشی میں مناتے ہیں جشن اہل چمن
کلی کا خون ہوا ہے کلی ہنسی تو نہیں"

دن دھاڑے یہ اندھیر دیکھ کر تاریخ دوراں حیران ہے اور مؤرخ وقت پریشان! وہابیہ نے جس دلیری سے حقائق کو پامال کیا ہے اور واقعات کو دھندلا دیا ہے اسے دیکھ کر ے

" ناطقہ سر بگریباں ہے اسے کیا کہیے

Marfat.com

بہر حال اس کتاب میں جو حقائق وشواہد پیش کیے گئے ان کی روشنی میں آنے والے وقت کے کسی جرأت مند مؤرخ سے التجاء ہے۔ ؎

تمام لفظ ہی اپنا حساب مانگتے ہیں
مٹا کے حرفِ غلط شہر کی دعا لیجئے

Marfat.com

جنگِ آزادی کے روحِ رواں

مولانا فضل حق خیر آبادی

سراپا فضل —— سراپا حق —— سراپا خیر

آپ کی ولادت ۱۷۹۷ء میں خیر آباد میں ہوئی۔ والد بزرگوار حضرت مولانا فضل امام رحمۃ اللہ علیہ تھے اپنے زمانے کے نابغۂ روزگار اور دہلی کے صدر الصدور تھے آپ نے بڑے ناز و نعم میں پرورش پائی۔ حافظہ غضب کا پایا تھا چنانچہ چار ماہ کی قلیل مدت میں سارا کلام پاک حفظ کر لیا۔ ابھی عمر صرف تیرہ سال کی ہوئی تھی کہ تمام مروجہ علوم میں کمال حاصل کر کے مسند درس و تدریس پر بھی فائز ہو گئے اس چھوٹی سی عمر میں سارے برِ صغیر بلکہ ایران وغیرہ آس پاس کے ممالک میں بھی ان کی ذہانت و فطانت کا کوئی مد مقابل نہ تھا۔ سر سید احمد خاں لکھتے ہیں:-

"بارہا دیکھا گیا کہ جو لوگ اپنے آپ کو یگانۂ فن سمجھتے تھے
جب ان کی زبان سے ایک حرف سنا، دعوائے کمال
کو فراموش کر کے نسبت شاگردی کو اپنا فخر سمجھتے۔"

(از مقالات سر سید حصہ شانزدہم ص ۱۴۸)

علوم کی اس چکاچوند کے باوجود علامہ کے تقوے کا یہ عالم تھا کہ مولانا عبد اللہ بلگرامی لکھتے ہیں:-

"اللہ کے دیئے ہوئے ہاتھی اونٹ، عمدہ قسم کے گھوڑے

Marfat.com

امرونواہی میں اطاعت خداوندی سے نہ رو کتے تھے ـــــ
آپ ان میں سے تھے کہ تجارت اور خرید و فروخت اللہ کے
ذکر میں حارج نہ ہو سکتی تھی ـــــ ہر ہفتہ آپ قرآن
پاک ختم فرماتے، تہجد کی نماز کی پابندی کرتے ـــــ
جو نوافل پر اس درجہ مستعد ہو اس کے فرائض کا حال خود سمجھ
میں آتا ہے "

(امیر الروایات)

اسی دور میں جبکہ آپ علم و فضل اور زہد و تقوی کی بلندیوں پر فائز تھے انگریزوں کی سازش سے مسلمانوں کا انحطاط شروع ہو چکا تھا شاتم رسول مولوی اسمٰعیل دہلوی نے اپنی بدنام زمانہ کتاب ـــ تقویت الایمان ـــــ میں بے ایمانی کا مظاہرہ کرتے ہوئے یہاں تک لکھ مارا :۔

"اس شہنشاہ کی تو یہ شان ہے کہ ایک آن میں ایک حکم
ـــــ "کن" ـــ سے چاہے تو کروڑوں نبی، ولی،
جن، فرشتہ، جبرئیل اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر پیدا
کر ڈالے "

یہ گستاخانہ کلام پڑھ کر علامہ تڑپ اٹھے ـــــ اس بے ادبی پر محروم ازلی اسمٰعیل دہلوی کی سخت گرفت کی اور فرمایا :۔

" ایں کلام ناتمام، کاذب و دروغ وگزاف بے فروغ است "

(تحقیق الفتویٰ ص:۵۹)

نیز مولوی اسمٰعیل کی خرافات کے جواب میں ایک مدلل کتاب ـ "امتناع النظیر" لکھی جس میں آپ نے ثابت کیا کہ ـــــ "اوصاف کاملہ میں حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

کی نظیر بالذات ناممکن ہے"۔ یہ محققانہ کتاب اپنی نظیر آپ ہے اور آجتک لاجواب ہے۔

تقویت الایمان میں جہاں ــــــ مسئلہ شفاعت ــــــ کے متعلق بیہودہ گوئی کی گئی ہے علامہ موصوف نے اس کے خلاف بھی باقاعدہ ایک کتاب ــــــ تحقیق الفتویٰ فی ابطال الطغویٰ ــــــ لکھی جس میں گستاخ رسول اسمٰعیل دہلوی کے متعلق فتویٰ دیا :-

"اس بے فائدہ کلام کا قائل ازروئے شریعت "کافر" و "بے دین" ہے، ہرگز مومن و مسلمان نہیں ہے۔ اسکا شرعی حکم ــــــ "قتل" ــــــ اور ــــــ "تکفیر" ــــــ ہے"

گویا گستاخ رسول سے کسی قسم کی رعایت برتنا علامہ موصوف جانتے ہی نہ تھے پھر بھلا وہابیہ ان پر کیچڑ کیوں نہ اچھالیں علامہ کی حق شناسی اور حقیقت پسندی کا تو یہ ادنیٰ سا کرشمہ تھا کہ اردو کے عظیم شاعر حکیم مومن خاں مومن دہلوی جو بے ادبی و گستاخی کی اس طغیانی میں مولوی اسمٰعیل کی ہمنوائی کرتے ہوئے بہت دور نکل گئے تھے اور اپنے شفیق دوست علامہ فضل حق خیرآبادی کی دلآزاری کا باعث بنے تھے۔ آخر اپنے فعل پر نادم ہوکر علامہ کی حقانیت کے قائل ہو گئے۔ یار کو منانے کے لئے اپنے اندرونی جذبات کی عکاسی کرتے ہوئے یہ دلدوز غزل لکھکر علامہ کے دربار عالیوقار میں پیش کی۔ غزل کیا ہے شاعر نازک خیال نے اپنا کلیجہ کاغذ پر نکال کر علامہ کے سامنے رکھ دیا ہے ؎

ٹھانی تھی دل میں اب نہ ملیں گے کسی سے ہم
پر کیا کریں کہ ہو گئے ناچار جی سے ہم
منہ سے نہ بولو تم اسے کیا کہتے ہیں بھلا
انصاف کیجئے پوچھتے ہیں آپ ہی سے ہم

Marfat.com

بیزار جان سے جو نہ ہوتے تو مانگتے
شاہد شہادتوں پہ ترے مدعی سے ہم
لے نام آرزو کا تو دل کو نکال دیں
مومن نہ ہوں جو ربط رکھیں بدعتی سے ہم

ایک مومن ہی کے دل پر علامہ کی محبت کا اتنا گہرا اثر نہ تھا بلکہ سارا شہر دہلی ہی مولانا کی محبت میں سرشار تھا۔ بہادر شاہ ظفر، علامہ موصوف کے مشوروں سے رہنمائی حاصل کرتے تھے۔ جنگ آزادی کے سپہ سالار جنرل بخت خاں، جنگی مہمات کے سلسلے میں مشورے کے لئے علامہ کے پاس حاضر ہوا کرتے تھے۔ انگریزوں کے خلاف جہاد کرنے کا سب سے پہلا فتویٰ علامہ ہی نے تو اپنے ہاتھ سے لکھا تھا اور پھر خود ہی جامع مسجد دہلی میں ہزارہا لوگوں کے سامنے خود پڑھ کر سنایا تھا اور اسی کے ساتھ اپنی جان کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اس وقت انگریزوں کے خلاف علامہ نے ایسی جوشیلی تقریر کی تھی کہ انگریزوں کے خلاف بغاوت کی آگ بھڑک اٹھی ——— ہزاروں کی تعداد میں لوگ لشکر مجاہدین میں بھرتی ہونے لگے مزید یہ کہ علامہ نے انگریز کے خلاف اس فتویٰ کو علماء کے دستخطوں سے مزین فرما کر شائع کرایا پورے ملک میں تقسیم کرا کے تحریک انقلاب کو آگے بڑھایا چنانچہ اس فتوے کی اشاعت کا اثر پورے ہندوستان پر پڑا سارے ملک میں انگریزوں کے خلاف ہنگامہ برپا ہوگیا تاریخ کے ریکارڈ پر یہ سب حقائق موجود ہیں مگر آج کے نام نہاد وہابی چاند پر خاک ڈالتے رہتے ہیں۔

بہرحال وہابیوں اور ان کے ہمدردین کی غداری سے آخر کار جب جنگ آزادی ناکام ہونے لگی اور سقوط دہلی کا سانحہ پیش آیا تو علامہ چھپنے، دبکنے، فرار ہونے یا معافی مانگ کر گلو خلاصی حاصل کرنے بجائے ——— ان مایوس کن

Marfat.com

جی ہاں :- ———— حالات میں بھی مجاہدین کی ہمت بڑھاتے رہے

"میں (تھک کر) بیٹھ جانے والوں کو مسلسل ہمت دلاتا رہا"

(قصیدۂ ہمزیہ۔ انڈیمان)

جب اس سے کام نہ چلا تو علامہ بجلی کی طرح کوندتے ہوئے اودھ جا پہنچے اور وہاں مجاہدین کو لیکر جگہ جگہ انگریزوں پر دھاوے بولنے لگے ان کی انقلابی کاروائیوں کے سلسلے میں اودھ کے چیف کمشنر کے سیکریٹری نے ہمیرپور کے کلکٹر کے نام ۸ دسمبر ۱۸۵۸ء کو اپنے سرکاری مراسلہ میں رپورٹ دی :-

"باغی، بیسوا میں جو لکھنؤ سے شمال مغرب میں ہے شکست کھا کر فرار ہو گئے۔ ان کی تعداد نو سو سوار جس میں چار سو پوری طرح مسلح ہیں۔ اس جماعت کے لیڈر فیروز شاہ شہزادہ دہلی اور مولوی فضل حق سابق سرشتہ دار کمشنر دہلی جس کے بہت سے اعزہ اعلیٰ مناصب حکومت پر ہیں"

(فریڈم اسٹرگل ان اترپردیش حصہ دوم ص ۴۹۳ حصہ پنجم ص ۸۱ لکھنؤ انگریزی)

غرضکہ علامہ کی انقلابی فطرت نے انہیں ذرا چین سے نہ بیٹھنے دیا جگہ جگہ باغیوں کی رہنمائی کرتے ہوئے انگریزوں کو ناک چنے چبواتے رہے مگر وہابی یہی کہتے رہے ہیں کہ انہوں نے جنگ آزادی میں حصہ نہ لیا حالانکہ غصہ سے بے قابو ہو کر اودھ کے جوڈیشنل کمشنر جاج کیمبل اور میجر بارد قائم مقام کمشنر خیر آباد نے ۴ مارچ ۱۸۵۹ء کو جنگ آزادی کی روح رواں کے خلاف ایک حکم صادر کیا جو علامہ کے حق میں ایک دستاویزی ثبوت ہے تو سنئے :-

"بغاوت شروع ہونے کے وقت وہ "الور" میں ملازم تھا۔ یہاں سے دیدہ دانستہ دہلی آیا اور اس کے بعد وہ

Marfat.com

باغی اور بغاوت کے قدم بقدم چلتا رہا ایسے شخص کو سخت

ترین سزا ملنی چاہیئے اور اسے خاص طور پر ہندوستان

سے خارج کر دینا چاہیئے ،،

(ماہنامہ تحریک دہلی)

چنانچہ انگریزوں نے اپنے "دشمن جاں" کو کالے پانی بھیج کر چین کا سانس لیا اس کا اعتراف کرتے ہوئے یہی سیکریٹری ۱۱ دسمبر ۱۸۵۸ء کو گورنمنٹ آف انڈیا کے سیکریٹری کے نام اپنے ایک سرکاری مراسلہ میں لکھتا ہے۔

"مندرجہ ذیل لوگوں کے چلے جانے کے بعد حکومت کو

قیام امن میں کافی سہولت ہو رہی ہے ــــــــ

فیروشاہ۔ لکھ شاہ اور مولوی فضل حق جو ہماری حکومت

کا دشمن جان ہے"

(فریڈم اسٹرگل ص ۵۰۵)

چنانچہ انگریزوں کے یہ "دشمن جان" ــــــــ علامہ فضل حق خیر آبادی جب جزیرہ انڈیمان پہنچے تو انتقاماً ان پر مصائب کے پہاڑ توڑے گئے ــــــــ ٹوکرا دے کر صفائی کے کام پر لگا دیا جبہ و دستار کا کیا ذکر کپڑے تک اتار لئے۔ ایک تہمد اور کملی دے دی گئی پاؤں میں جوتا تک نہ تھا۔ ان دگرگوں حالات میں بھی ان کی بے چین طبیعت اور کچھ کر گزرنے کی فطرت نے چین سے نہ بیٹھنے دیا کچھ اور نہیں تو اس نے خدمت لوح و قلم ہی لے لی چنانچہ انہوں نے یہاں کئی کتابیں لکھیں جن میں ــــــــ رسالہ الثورۃ الہند ــــــــ اور ــــــــ قصائد فتنۃ الہند ــــــــ جنگ آزادی پر یہ کتابیں تاریخی اہمیت کی حامل اور عربی ادبیت کا شاہکار ہیں۔

Marfat.com

ادھر علامہ کے صاحبزادے نے رہائی کے لئے انگلستان تک مقدمہ لڑا آخر رہائی کا پروانہ حاصل کر لیا لیکن قدرت کو اپنے غیور مجاہد کی لاج رکھنا تھی کالے پانی کی صعوبتیں سہتے سہتے شمع آزادی کے پروانے کو پورے دو سال ہو چکے تھے آپ کے صاحبزادے جب آزادی کا پروانہ لے کر جزیرۂ انڈیمان کے ساحل پر اترے تو انہیں سامنے سے ایک جنازہ آتا ہوا نظر آیا جس کے ساتھ لوگوں کا ایک بڑا ہجوم تھا معلوم کرنے پر پتہ چلا کہ یہ آزادی کے اسی بطل جلیل کا جنازہ ہے جسے دنیا علامہ فضل حق خیر آبادی کے نام سے یاد کرتی ہے بقول غالب۔ اب انہیں قید فرنگ اور قید حیات دونوں سے نجات مل چکی تھی۔

مختصر یہ کہ علامہ کا بچپن، جوانی اور کہولت کے بیشتر دن دہلی ہی میں گذر رہے تھے۔ انگریز کے روز بروز بڑھتے ہوئے اقتدار کو علامہ بچشم خود دیکھ رہے تھے چنانچہ عمائدین مملکت کو آپ نے بارہا خواب غفلت سے جھنجھوڑا۔ والیان ریاست کو بھی آنے والے طوفان سے خبردار کیا خود بہادر شاہ ظفر کو آپ نے جو طویل مکتوب لکھا اس سے علامہ کی ملکی حالات پر گہری نظر اور سیاسی بصیرت کا پتہ چلتا ہے جو ایک ریکارڈ ہے آپ بھی ملاحظہ فرمایئے :۔

"جب سے انگریزوں کی عملداری ہوئی ہے معاش کے سارے وسائل مفقود ہیں اور روزگار کے دروازے ہندوستانیوں پر بند ہیں سوائے محدودے چند لوگوں کے جنہیں عدالت دیوانی، کلکٹری، فوجداری پرمٹ، تھانہ تحصیل کے عملے میں معمولی سی تنخواہ کی نوکری مل جاتی ہے وہ بھی اب دفتروں کے تبدیل ہونے اور سرکاری کام کا ڈھانچہ بدل جانے کے بعد ایسا نظر آرہا ہے کہ ان لوگوں سے چھن جائے گی۔

Marfat.com

سرکار انگریز نے تجارت کے سارے گر اپنے قبضے میں رکھے ہیں اور تمام اجناس مثلاً: کپڑا، سوت، برتن، گھوڑے اور دوسرے مویشی وغیرہ ملک انگلستان سے لاتے ہیں اور اسی ملک (ہندوستان) کے ہر ہر شہر اور گاؤں میں فروخت کرکے خود نفع کماتے ہیں اور یہاں کے باشندوں کو نفع اندرونی کا کوئی موقع نہیں دیتے اس لئے ہمارے تاجر اپنے پیشوں سے دست بردار ہو گئے ہیں اور معافی داروں کا یہ حال ہے کہ بغیر کسی تحقیقات کے ہر ضلع میں معافیاں ضبط کرلی گئی ہیں اور معافی داروں کے لئے کوئی وجہ معاش نہیں چھوڑی ہے۔

اور کسانوں کا یہ حال ہے کہ ان پر اتنے محاصل واجب کر دیئے گئے ہیں کہ ان میں ادا کرنے کی سکت نہیں ان کی بے مقدوری خود کلکٹر کے ریکارڈ سے ظاہر ہوتی ہے۔

پس جب کسی کے لئے اس ملک میں روزگار باقی نہ رہا ہو تو اب اہل حرفہ کس کے لئے کام کریں جو ان کا پیٹ بھرنے اور جب سارے ہی لوگ تنگئ معاش میں مبتلا ہوں تو بھیک منگے کو کون خیرات دے یہ مختصر سی کیفیت رعایا کے ہندوستان کی معاشی تنگی کی ہے (ان حالات میں) تمام عالم میں روزگار عنقاء کی طرح پابند ہو گیا سینکڑوں بیوائیں اور محتاج اپنا روزی کا دارومدار چرخہ کاتنے، رسیاں بٹنے یا چکی پیسنے پر موقوف کئے ہوئے تھے،

Marfat.com

اب ریشم کی تجارت سرکار نے اپنے ہاتھ میں لے لی ہے اور ہاتھ کی چکیوں کی جگہ پن چکیاں لگ گئی ہیں تو یہ ذریعہ معاش بھی جاتا رہا۔

ان ساری دشواریوں کے باوجود سر چارلس مٹکاف کا حکم ہوا کہ ہم غریب (ہندوستانی) "زر چوکیداری" ادا کریں جو کبھی سلاطین کے زمانہ میں یہ رسم نہیں ہوئی مگر "حکم حاکم مرگ مفاجات" سمجھ کر اسے بھی قبول کیا اب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کا نیا حکم آیا ہے کہ جس میں انہوں نے ہر گلی کوچے میں پھاٹک تعمیر کرنے کا حکم دیا ہے جس کا فائدہ نہ پہلے کچھ تھا نہ آئندہ ہو سکتا ہے ہم غریبوں نے فاقہ کشی کی مصیبت جھیل کر سامان گروی رکھ کر یا بیچ کھوچ کر ہزار ہا روپیہ خرچ کیا اور اس حکم کی تعمیل بھی کر دی۔ اب نو تعمیر پھاٹکوں کے کھلنے اور بند ہونے کے اوقات یا چوکیدار کے تساہل سے ہم لوگوں کو آئے دن تکلیف کا سامنا ہے مگر اسے بھی جھیل لیا۔ اس خبر کے علاوہ اب صاحب مجسٹریٹ نے ہر محلہ میں پانچ پنچوں کے مقرر کرنے کا حکم دیا ہے۔"

(نثار احمد فاروقی "مولانا فضل حق خیر آبادی کا ایک غیر مطبوعہ خط" سہ ماہی رسالہ نوائے ادب بمبئی صفحہ ۴۴، ۱۹۸۰ء بحوالہ باغی ہندوستان ص ۱۶۷-۱۳)

مختصر یہ کہ انگریز نے مسلمانوں کی جان مال، عزت و آبرو اور دین و ایمان سب کچھ چھین لینے کی کوشش کی:۔

(۱) انگریز نے مسلمان بچوں کو اپنا دین اور اپنی زبان سکھانے کے لئے جگہ جگہ

Marfat.com

انگریزی اسکول کھولے اور مسلمانوں کے دینی مدرسوں کو یکسر ختم کرنیکی کوشش کی۔

(۲) ملک کی تمام پیداوار خرید کر غلے کی قیمت اور سپلائی پر اجارہ داری قائم کرلی۔ تاکہ ساری خلق خدا ان کی محتاج رہے۔

(۳) مسلمانوں کو ختنہ کرانے سے روکنے اور پردہ نشین خواتین کا پردہ ختم کرانے کی بھی کوشش کی گئی۔

(الثورۃ الہندیہ، باغی ہندوستان صفحہ ۴۵، ۴۶)

صرف یہی نہیں بلکہ:۔

زندہ مسلمانوں کو سور کی کھال میں سلوا کر گرم تیل کے کڑھاؤں میں ڈلوانا ــــــ سکھ رجمنٹ سے علی رؤس الاشہاد اغلام کرانا ــــــ فتح پور مسجد سے قلعے کے دروازے تک درختوں کی شاخوں پر مسلمانوں کی ننگی لاشوں کو لٹکانا، مسجدوں کی بے حرمتی خصوصاً شاہجہانی مسجد دہلی کے حجروں میں گھوڑوں کا باندھنا، عبادت کی جگہ دفاتر قائم کرانا اور حوض میں وضو کی جگہ گھوڑوں کی لید ڈالنا ناقابل معافی اور غیر ممکن التلافی جرم ہے۔"

(تفصیل کے لئے دیکھئے: "انقلاب ۱۸۵۷ء کا دوسرا رخ" مرتبہ شیخ حسام الدین بی۔اے امرتسری سابق صدر مجلس احرار اسلام ہند ــــــ باغی ہندوستان ۱۴۵، ۱۴۶)

اس طرح انگریز نے مسلمانوں کا جینا دوبھر کر رکھا تھا جس نے ذرا سر اٹھایا اس کے گلے میں پھانسی کا پھندا آیا ــــــ ہزاروں ہزار کو بے قصور ہی سولی پر چڑھایا ــــــ بہت سے مسلمانوں کو زندہ ہی سور کی کھال میں سلوا کر گرم تیل کے کھولتے ہوئے کڑھاؤں میں تلوایا ــــــ جامع مسجد فتح پور سے لے کر قلعہ کے دروازہ تک تمام درختوں پر مسلمانوں کی ننگی لاشوں کو عبرت کے لئے لٹکایا ــــــ مساجد کو گھوڑوں کے اصطبل میں تبدیل کرکے وضو کے حوض میں لید

Marfat.com

اور گوبر بھروایا غرضکہ گلی کوچوں اور بازار کی نالیوں میں گندے پانی کی جگہ مسلمانوں کا خون ناحق بہایا ایک طرف تو انگریز یہ سب کچھ کر رہا تھا اور ـــــ دوسری طرف چشم فلک نے بے حسی اور ناعاقبت اندیشی کا یہ منظر بھی دیکھا تھا کہ ـــــ کلکتہ میں مولوی اسمٰعیل دہلوی بڑے خشوع وخضوع سے وعظ فرما رہے تھے ـــــ "انگریز پر جہاد کسی طرح واجب نہیں بلکہ انگریز پر کوئی حملہ آور ہو تو مسلمانوں پر فرض ہے کہ وہ اس سے لڑیں اور اپنی گورنمنٹ پر آنچ نہ آنے دیں"

اور سید احمد بریلوی مسلمانوں کو دلنشین انداز میں بڑے پیار سے سمجھا رہے تھے۔

"ہم سرکار انگریزی پر کس سبب سے جہاد کریں اور اصول مذہب کے خلاف بلاوجہ فریقین کا خون گرادیں"

چنانچہ اپنی انہی خدمات جلیلہ کے صلہ میں یہ مقدس حضرات سئور کھانیوالی انگریز قوم کی حلال وطیب دعوتیں اڑا رہے تھے حرام خور انگریز سے جھولیاں بھر بھر کے نذرانے وصول فرما رہے تھے۔

جی ہاں! ـــــ سید احمد بریلوی کے قدیم مداحین کی کتب "مخزن احمدی" اور "سوانح احمدی" سبھی گواہ ہیں کہ انگریز بہادر اپنے ایجنٹ سید احمد اور غدار قوم اسمٰعیل دہلوی پر اشرفیوں کی بارش کیا کرتے تھے اپنے ان ـــــ وفاداروں کے اعزاز میں دعوتوں کا اہتمام کیا کرتے تھے اس کے عوض غداران قوم انگریزوں کا دم بھرتے تھے انگریزوں کا کلمہ پڑھتے تھے چنانچہ تبلیغ اسلام کا ذرا یہ بھونڈا مظاہرہ بھی ملاحظہ فرمائیے خود انگریزوں کے درمیان اسمٰعیل دہلوی جہاد کا وعظ فرماتے تھے اور انگریز بہادر اپنی میموں کو پیر ومرشد سید احمد کا مرید کراتے تھے اور پھر ان حضرات کو حق غداری کے طور پر گرانقدر نذرانے پیش کیے جاتے تھے جنہیں یہ

Marfat.com

حضرات خون مسلم کے معاوضہ کے طور پر بخوشی قبول کرتے جاتے تھے اور انگریزی سامراج کی حیات دائمی کے لئے دعائے خیر فرماتے تھے بلکہ دوسرے غداروں کے ساتھ خود انگریزی راج پر قربان ہوئے جاتے تھے۔

حقیقت یہ ہے کہ شروع سے لیکر آج تک ملت اسلامیہ میں ابو عبداللہ میر جعفر اور میر صادق سبھی قسم کے غدار گذرے ہیں مگر جس نوعیت سے سید احمد ناہنجار اور اسمٰعیل دہلوی نابکار نے مسلمانوں سے غداری کی ہے تاریخ اسلام میں ایسی کوئی دلیل شامل نہیں ملتی۔

غرضیکہ حریت آزادی کے بطلِ جلیل علامہ فضلِ حق خیر آبادی کی ذات گرامی اپنے عہد پر چھائی ہوئی تھی۔ ان کی تمام زندگی انگریز کے خلاف جہاد میں اور باقی اس جرم کی سزا پانے میں گزری وہ شہید تحریک آزادی تھے اور صحیح معنوں میں جنگِ آزادی کے "ہیرو" تھے لیکن انگریز کے پٹھوؤں نے ان کی صاف شفاف شخصیت کو اس قدر گدلایا ——— وہابیہ نے ان کے چاند سے کردار کو اس درجہ گہنایا اور نام نہاد مؤرخوں نے جان بوجھ کر قوم کے دل سے ان کی زریں خدمات کو اس طرح فراموش کرایا کہ اب نوبت یہاں تک پہنچ چکی ہے کہ آج عام طور پر تمام تاریخوں، تذکروں اور درسی کتابوں میں قوم کے انہی غداروں اور انگریز کے ایجنٹوں یعنی سید احمد رائے بریلوی اور مولوی اسمٰعیل دہلوی ——— ہی کو جنگِ آزادی کا "ہیرو" قرار دیا جا رہا ہے حالانکہ تحریک آزادی سے قریب تر لکھی جانے والی کسی بھی کتاب میں بلکہ اس دور کے انکے اپنے مؤرخ کی لکھی ہوئی کسی کتاب میں بھی ان غداروں کی ——— "انگریز دشمنی" ——— کے حق میں کوئی شہادت کوئی روایت موجود نہیں جبکہ فضل حق خیر آبادی کے حق میں کیا اپنے کیا پرائے سبھی کلمۂ خیر لکھ رہے ہیں انتہا یہ ہے کہ خود ان کا دشمنِ جاں انگریز بھی اپنی مخصوص

Marfat.com

زبان میں انہیں خراج عقیدت پیش کر رہا ہے۔

جی ہاں! علامہ کی وفات کے صرف ۹ سال بعد مشہور انگریز مصنف ہنٹر مدرسۂ عالیہ کلکتہ کا تذکرہ کرتے ہوئے اسی کے صدر مدرس عبدالحق خیر آبادی کے والد فضل حق خیر آبادی کے متعلق لکھتا ہے:۔

"موجودہ ہیڈ مولوی اس عالم دین کے صاحبزادے ہیں جن کو ۱۸۵۷ء کے غدر نے نمایاں کر دیا تھا اور جنہوں نے اپنے جرموں کا خمیازہ اس طرح بھگتا کہ بحر ہند کے ایک جزیرے میں تمام عمر کے لئے جلاوطن کر دیئے جائیں اس "غدار" عالم دین کا کتب خانہ جس کو حکومت نے ضبط کر لیا تھا۔ اب کلکتہ کے کالج میں موجود ہے"

(ہمارے ہندوستانی مسلمان صفحہ ۲۹۴ مترجمہ ڈاکٹر صادق حسین طبع دوم ۱۹۵۵ لاہور)

بھلا اس سے بڑا علامہ کے لئے تمغۂ اعزاز اور کیا ہو سکتا ہے کہ انگریز اپنے قلم سے انہیں "غدار" لکھ رہا ہے اور عمر قید کا سزاوار ٹھہرا رہا ہے۔

حقیقت بھی یہی ہے کہ علامہ جنگ آزادی کے روح رواں تھے ہوشمند مدبر اور بالغ نظر مبصر کی حیثیت سے ہندوستانی سیاست و معیشت پر ان کی گہری نظر تھی حساس دل لے کر آئے تھے اور خدا کی دی ہوئی بصیرت سے آنے والے طوفان کا اندازہ لگا چکے تھے اسی لئے عمائدین مملکت کو خواب غفلت سے جھنجھوڑ کر اٹھاتے رہے تھے۔

خود اپنے عربی رسالہ غدریہ میں جو واقعات غدر پر ایک مستند دستاویز ہے، بڑے دکھے دل سے لکھتے ہیں:۔

"تحریک آزادی کے سلسلے میں میری جو رائے تھی اور میری

Marfat.com

عقل کا جو فیصلہ تھا میں نے لوگوں کے سامنے رکھا مگر انہوں
نے میری رائے اور میری ہدایت کو نہ مانا"

چنانچہ ناعاقبت اندیش اپنی سزا کو پہنچے ——— علامہ کے سارے اندیشے صحیح ثابت ہوئے۔

علامہ کی وسیع النظری، دور اندیشی حق گوئی اور جرأت مندی کی پورے غلام ہندوستان میں مثال نہیں ملتی۔

چنانچہ عدالت میں علامہ کی مقدس صورت دیکھی تو انگریزوں کا مخبر اسقدر متاثر ہوا کہ اپنے سابقہ بیان سے مکرنے لگا اور کہنے لگا کہ :۔

مولانا فضل حق یہ نہیں وہ دوسرے تھے جنہوں نے فتویٰ دیا تھا"
لیکن علامہ کی شان استقلال کے قربان جایئے کہ اللہ کے شیر نے گرج کر کہا :۔

" پہلے اس گواہ نے سچ کہا تھا اب عدالت میں میری صورت
دیکھ کر مرعوب ہو گیا ہے اور جھوٹ بول رہا ہے ———
اور آج اس وقت بھی میری وہی رائے ہے"

(از سیر علماء)

اس طرح بھری عدالت میں اپنے فتوے جہاد کا صاف لفظوں میں اقرار کر کے ہر قسم کے مصائب کو علامہ نے خود دعوت دی۔ مصلحت کوشی کو بالائے طاق رکھ کر رعایت کا ہر موقع ہاتھ سے نکل جانے دیا غرضکہ حالات سے کسی طرح سمجھوتا نہ کیا مگر آزادی کی لاج بہر حال رکھی اور حریت کی ناموس کا دفاع بہر طور کیا ——— نتیجہ جو ہونا تھا سو ہوا مگر علامہ نے تاحیات قید و بند کی سزا کو بڑی خندہ پیشانی سے قبول کیا۔

آخر کار وہاں بڑے اذیت ناک مصائب کا شکار ہو کر اپنی جان عزیز کو

Marfat.com

جان آفریں کے سپرد کر دیا ـــــ مگر انگریز کے سامنے سر نہ جھکایا۔

اس طرح اس سرفروش نے سر کٹا کر تاریخ آزادی ہند میں اپنا نام روشن حرفوں میں ہمیشہ کے لئے محفوظ کر لیا۔

ہرگز نمیرد آں کہ دلش زندہ شد ز عشق
ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما

اسی طرح ان غداران ملک وملت کے جانشینوں کا لعنتی کردار بھی اپنی مثال آپ ہے۔

چنانچہ اسی دوران علمائے دیوبند کے سرخیل مولوی رشید احمد گنگوہی کو جنگ آزادی میں شرکت کے شبہ میں پکڑا جاتا ہے اور مظفر نگر کی عدالت میں پیش کر کے پوچھا جاتا ہے: "کیا تم نے مفسدوں کا ساتھ دیا تھا"

اس پر مولوی گنگوہی ارشاد فرماتے ہیں:۔

"ہمارا کام فساد نہیں، نہ ہم مفسدوں کے ساتھی"

(از تذکرۃ الرشید جلد دوم ص ۱۸۵۔ از عاشق علی میرٹھی دیوبندی)

یہ تو رہا عدالتی کا حال اب ذرا ان بزرگوں کی نجی محفل کا احوال بھی خود انہی کی زبانی سن لیجئے۔ چنانچہ مولوی گنگوہی فرماتے تھے:۔

"جب حقیقت میں سرکار کا فرمانبردار ہوں تو جھوٹے الزام سے میرا بال بھی بیکا نہ ہوگا ـــــ اور اگر مارا بھی گیا تو سرکار مالک ہے۔ اسے اختیار ہے جو جو چاہے سو کرے۔

(تذکرۃ الرشید جلد دوم ص۸۰)

کیا غضب ہے کہ آقایان فرنگ کے انہی غلاموں کو آج حریت وآزادی کے بطل جلیل علامہ فضل حق خیرآبادی پر فوقیت دی جا رہی ہے انگریز کے پیر کی جوتی

Marfat.com

کو وہابیہ اپنے سر کا تاج بنا رہے ہیں ——— اور قوم کے سر تاج کے سر پر خاک اڑا رہے ہیں ۔

جنوں کا نام خرد پڑ گیا خرد کا جنوں
جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے

ذخیرہ
میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی
لاہور پاکستان

Marfat.com

Marfat.com

● — بارگاہِ الوہیت کے تقدس اور احترامِ نبوت کا کما حقہ پاسدار
● — مسلکِ اہلسنت و جماعت اور سلف صالحین کا صحیح ترجمان
● — قرآن پاک کا صحیح اور سب سے زیادہ مقبول ترجمہ
● — کوثر و تسنیم سے دُھلی ہوئی زبان

کنز الایمان

ترجمۂ قرآن (اردو)

اعلیٰحضرت امام احمد رضا خان بریلوی قدس سرہٗ العزیز

● — قاری محمد ظفر احمد ابن مفتی محمد مظفر احمدؒ کی خوش الحان تلاوت قرآن پاک۔
● — محترم سید محمد علی حمزہ گوھر کے منفرد انداز میں ترجمۂ قرآن۔
● — جدید ترین اسٹوڈیو میں ماہرین کی زیر نگرانی اسٹیریو ریکارڈنگ۔
● — تیس کیسٹوں پر مشتمل مکمل سیٹ۔ ہر پارہ علیحدہ کیسٹ میں۔

منجانب: ضیائیٹیپ لائبریری
میمن مسجد مصلح الدین گارڈن
پوسٹ بکس نمبر ۱۳۲۲۵۔ کراچی ۲
فون ۲۲۶۵۶۸

تعاون: آن اسٹوڈیو۔ (آن ڈیکوریشن) ۔ میٹھادر۔ کراچی

Marfat.com